نشہ آور اشیا اور اسلام

شراب، بیئر، افیون، ہیروئین، مورفین، چرس، کوکین، کراک، قات اور دیگر نشیلی اشیا کا تعارف اور ان سے متعلق شرعی احکام

ڈاکٹر سید حسنین احمد ندوی

(فاضل دارالعلوم دیوبند)

نشّہ آور اشیا اور اسلام

شراب، بیئر، افیون، ہیروئین، مورفین، چرس، کوکین، کراک،
قات اور دیگر نشیلی اشیا کا تعارف اور ان سے متعلق شرعی احکام

ڈاکٹر سید حسنین احمد ندوی

(فاضل دارالعلوم دیوبند)

بار اوّل

۱۴۳۴ھ = ۲۰۱۳ء

نام کتاب: .... نشہ آور اشیا اور اسلام

مصنف: .... ڈاکٹر سید حسنین احمد ندوی (فاضل دار العلوم دیو بند)

صفحات: 256

کمپوزنگ: .... محمد احسان اللہ سبیلی

تعداد: ۱۱۰۰

قیمت: 120

دار العلوم سبیل السلام حیدر آباد

ملنے کے پتے

- دار العلوم سبیل السلام مدینۃ العلم حیدر آباد
فون: 24440450-040 موبائیل: 9550848648
ای میل: dssalaam@yahoo.com
hanadvi@yahoo.com
- المکتبۃ الندویہ، ندوۃ العلماء، لکھنؤ
- ہندوستان پیپر ایمپوریم مچھلی کمان، حیدر آباد، 9246543507
- نصیر بک ڈپو دہلی

فہرست

☆☆☆

پیش لفظ

بحیثیت مسلمان ہم سب کا بنیادی عقیدہ ہے کہ اسلامی شریعت انسانی عقل و دماغ کی وضع اور ایجاد کی ہوئی نہیں ہے بلکہ یہ اللہ کی طرف سے ہے، جو انسان کی ضروریات اور اس کی مصلحتوں سے بدرجۂ اتم واقف ہے، اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ شریعت کے احکام پوری طرح فطرت سے ہم آہنگ اور انسانی ضروریات و مصالح کے مطابق ہیں، چنانچہ اسلام کے اصول و قانون کے ماہرین نے ان مقاصد و مصالح کو متعین کرنے کی کوشش کی ہے جو شریعت کے تمام احکام میں کارفرما ہیں اور جن کے ذریعہ اسلامی مزاج و مذاق کو سمجھا جاسکتا ہے، اس سلسلہ میں عام طور پر پانچ مقاصد کا ذکر کیا گیا ہے: دین کی حفاظت، جان کی حفاظت، نسل کی حفاظت، عقل کی حفاظت اور مال کی حفاظت۔ امام الحرمین اور امام غزالیؒ وغیرہ نے اختصار کے ساتھ ان مقاصد کا ذکر فرمایا ہے؛ لیکن علامہ ابو اسحاق شاطبیؒ نے شرح وبسط کے ساتھ احکام شریعت کے مقاصد و مدارج پر بحث کی ہے اور اس پر ایک عظیم الشان نیز اپنی نوعیت کی منفرد کتاب ''الموافقات'' کے نام سے لکھی ہے۔

موجودہ دور میں بعض اہل علم کا احساس ہے کہ ان مقاصد میں توسیع ہونی چاہیے؛ کیوں کہ موجودہ گلوبلائزیشن کے دور میں مسائل بڑھ گئے ہیں اور عالمی سطح پر بین الاقوامی معاہدات نے مختلف قوموں کی ذمہ داریوں میں اضافہ کر دیا ہے، ان مسائل کو سمیٹنے کے لیے ایک رجحان یہ ہے کہ ان ہی پانچ مقاصد کے مفہوم میں وسعت پیدا کی جائے، جیسے حفظِ دین میں جہاں یہ بات شامل ہے کہ مسلمانوں کے اپنے دین کی حفاظت ہو، وہیں یہ بات بھی شامل ہے کہ مذہب کے معاملہ میں دوسرے اہل مذاہب کے ساتھ جبر و اکراہ سے کام نہ لیا جائے، اسی طرح حفظِ نفس میں جہاں جان کی حفاظت شامل ہے، وہیں انسانی شرف اور عزت نفس کو بھی شامل ہونا چاہئے، دوسرا رجحان مقاصدِ شریعت میں نئے عنوانات کے اضافہ کا ہے اور اس سلسلہ میں معاصر اہل علم نے ایک لمبی فہرست تیار کی ہے، جس میں عالمی سطح پر تسلیم کیے جانے

والے بنیادی انسانی حقوق کو بھی ملحوظ رکھا گیا ہے۔

بہر حال مقاصدِ شریعت کی فہرست طویل ہو یا مختصر، لیکن اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ حفظِ عقل بھی اس کے اہم مقاصد میں سے ہے؛ کیوں کہ عقل ہی وہ جوہر ہے جو انسان کے لیے وجہ امتیاز ہے اور جس کی وجہ سے رب کائنات نے اسے فرشتوں کا مسجود بنایا ہے اور کائنات کی تسخیر کی کلید اس کے حوالہ کی گئی ہے، عقل کی اسی اہمیت کی وجہ سے قرآن مجید میں بار بار لوگوں کو دعوت دی گئی ہے کہ وہ فکر و تدبر سے کام لیں اور فقہاء نے بحث کی ہے کہ احکام شریعت کو سمجھنے میں عقل کا کیا درجہ و مقام ہے؟ گرچہ اس سلسلہ میں معتزلہ، اشاعرہ اور ماتریدیہ کے درمیان اختلاف رہا ہے، لیکن غالباً اس میں کوئی اختلاف نہیں کہ جن امور کے بارے میں قرآن وحدیث میں صراحۃً یا اشارۃً کوئی ایک پہلو متعین نہیں کیا گیا ہو، اس میں بھلے بُرے کی تمیز کے لیے عقل کو خاص اہمیت حاصل ہے۔

عقل کی اہمیت کی وجہ سے ''تکلیف شرعی'' یعنی انسان سے احکام شریعت کے متعلق ہونے کے لئے عاقل ہونے کو ضروری قرار دیا گیا ہے، نابالغ سے شرعی احکام متعلق نہیں ہوتے، گو اس میں معاملات کا شعور پیدا ہو گیا ہو کیوں کہ اس کی عقل ناپختہ ہوتی ہے، ''مجنون'' سے حکم شرعی متعلق نہیں ہوگا؛ کیوں کہ وہ بڑی حد تک عقل سے محروم ہوتا ہے، ''معتوہ'' سے حکم شرعی متعلق نہیں ہوتا؛ کیوں کہ وہ مغلوب العقل ہوتا ہے اور عقل کے مقابلہ بے عقلی اس پر غالب ہوتی ہے، سوئے ہوئے شخص کے قول و فعل سے کوئی حکم شرعی متعلق نہیں ہوتا؛ کیوں کہ وقتی طور پر وہ بھی عقل سے محروم ہوتا ہے، یہی کیفیت نشہ کی حالت میں ہوتی ہے، نہ انہیں اپنی زبان پر گرفت ہوتی ہے اور نہ اپنے عمل پر قابو ہوتا ہے اور بعض مے کشوں پر گو بالکل یہ کیفیت طاری نہیں ہوتی؛ لیکن غیر معمولی غفلت و سرور اور حقیقت کی دنیا سے باہر نکل جانے کے نفسیاتی احساس سے وہ بھی خالی نہیں ہوتے، اسی لیے اسلام میں نشہ آور چیزوں کے استعمال کو سختی کے ساتھ منع کیا گیا ہے اور اس کو ایسا جرم سمجھا گیا ہے کہ اس پر باضابطہ اور سخت جسمانی سزا متعین کی گئی ہے، نشہ آور چیزوں کے استعمال کے اخروی نقصانات تو اپنی جگہ ہیں ہی اور صحیح احادیث کے علاوہ خود قرآن مجید میں بھی ان کا ذکر موجود ہے، لیکن دنیوی زندگی میں جو نقصانات سامنے آتے ہیں اور جن کا دن رات سماج میں تجربہ کیا جاتا ہے، وہ بھی کچھ کم نہیں، ان نقصانات کو چند نکات میں اس طرح سمیٹا جا سکتا ہے۔

اول: اس سے انسان وقتی طور پر عقل وفہم، شعور اور قوت فیصلہ سے محروم ہو جاتا ہے اور اس بے شعوری میں بعض ایسے اقدام کر گزرتا ہے کہ آئندہ جن کی تلافی نہیں کی جاسکتی، آج بھی اس کی عملی مثال قمار خانوں میں دیکھی جاسکتی ہے، جہاں شراب کا نشہ اور جوے بازی کی خو، مل کر ایسا ستم ڈھاتی ہے کہ لکھ پتی فقیر بن کر واپس آتا ہے۔

دوسرے: یہ انسان کے اعضائے رئیسہ ــ قلب، پھیپھڑے، جگر اور گردہ ــ کو خاص طور پر غیر معمولی نقصان پہونچاتے ہیں اور جگر کا کینسر تو زیادہ تر اسی خوئے بد کا نتیجہ ہوتا ہے۔

تیسرے: نشہ عزت و ناموس کے لیے زہر سے کم نہیں، انسان نشہ کی حالت میں اپنی عزت وآبرو بھی کھوتا ہے، اور دوسروں کی عزت وآبرو پر بھی ہاتھ ڈالتا ہے اور بعض اوقات ایسے لوگوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بناتا ہے، جن کے ساتھ وہ عام حالات میں ایسی ناشائستہ حرکت کا تصور بھی نہیں کرسکتا اور پھر بعض اوقات ایسا بدمست ہو جاتا ہے کہ شرم وحیا کی چادر تار تار ہو کر رہ جاتی ہے؛ بلکہ آج کل تو ایسے مقاصد کے لیے باضابطہ نشہ کرایا جاتا ہے۔

چوتھے: نشہ کی وجہ سے جرم کی تحریک پیدا ہوتی ہے؛ اس لیے عام طور پر جو لوگ قتل، راہ زنی، چوری اور زنا بالجبر وغیرہ کے جرم میں پکڑے جاتے ہیں، وہ نشہ کے عادی ہوتے ہیں اور کبھی کبھی تو جب اس عادت کی تکمیل کے لیے ان کے پاس کوئی مالی ذریعہ دستیاب نہیں ہوتا تو وہ اس کو حاصل کرنے کے لیے سنگین سے سنگین جرم کے ارتکاب کے لیے تیار ہو جاتے ہیں؛ بلکہ مغربی ایجنسیاں اہم اسلامی شخصیتوں کے قتل کے لیے منظّم طور پر ایسے لوگوں کی پرورش کرتی ہیں اور ان سے کام لیتی ہیں۔

پانچویں: جو شخص نشہ میں مبتلا ہوتا ہے، وہ اپنی اس عادت کو پورا کرنے کے لیے ان لوگوں کے حقوق کو تلف کرتا ہے، جن کی ذمہ داری اس سے متعلق ہے؛ کیونکہ وہ سنجیدگی کے ساتھ کوئی مستقل کام نہیں کرسکتا اور اس بے عملی کے ساتھ ساتھ نشہ آور شئی کی طلب کی وجہ سے چاہتا ہے کہ گھر میں جو کچھ بھی ہو اسے بیچ ڈالے؛ بلکہ بعض اوقات عورتوں کی عزت وآبرو کا سودا کرنے سے بھی نہیں چوکتا۔

یہ اور دوسرے نقصانات کی وجہ سے اسلام نے نشہ کو ''ام الخبائث'' قرار دیا ہے، یعنی یہ

صرف برائی نہیں ہے؛ بلکہ برائیوں کی جڑ ہے، یہ صرف بے حیائی نہیں ہے؛ بلکہ بے حیائیوں کا سرچشمہ ہے اور یہ صرف گناہ نہیں ہے؛ بلکہ گناہوں کا منبع ہے۔

فقہاء نے نشہ آور اشیا کے موضوع پر تفصیل سے گفتگو کی ہے اور ان اشیا کو تین پہلوؤں سے بحث کا موضوع بنایا ہے، ایک تو نتیجہ واثر کے اعتبار سے کہ ان اشیا کی وجہ سے انسان کی عقل وفہم پر کیا اثر پڑتا ہے؟ یہ صرف عقل کو متاثر کرتی ہے یا اس کے علاوہ بھی صحت انسانی کو نقصان پہونچاتی ہے اور حدیث کی تعبیر میں یہ صرف مسکر ہے یا مفتر بھی ہے؟ —— دوسرے ان اجزاء کے لحاظ سے جو کسی نشہ آور چیز کی تیاری میں استعمال کئے جاتے ہیں، مثلاً یہ شراب انگور کی ہے یا کھجور کی یا دوسری چیزوں کی، پکے ہوئے شیرے سے بنائی گئی ہے، اور بعض فقہاء نے ان کے احکام میں بھی فرق کیا ہے —— تیسری جہت یہ ہے کہ نشہ آور شئی کی نوعیت کیا ہے؟ وہ سیال ہے یا جامد، اور قدرتی طور پر وجود میں آئی ہے یا مصنوعی طور پر؟ ان مختلف پہلوؤں کو سامنے رکھ کر فقہاء نے داد تحقیق دی اور احکام کا استنباط کیا ہے۔

لیکن موجودہ دور میں نشہ آور چیزوں کی یہ تقسیم کافی نہیں ہے، اب بہت سی نئی نئی صورتیں نشہ کی دریافت ہوئی ہیں؛ بلکہ نشہ کی صفت میں ترقی کے لئے بڑی محنتیں کی گئی ہیں، اب مختلف کیمیکلز کی ترکیب سے بھی نشہ تیار کیا جاتا ہے، ایسے اسپرے بھی وجود میں آچکے ہیں کہ صرف ان کو سونگھنے سے نشہ چڑھ جاتا ہے، موسیقی اور نغمہ ریزی کے ذریعہ بھی انسانی حواس پر وہی اثر ڈالنے کی کوشش کی جارہی ہے جو نشہ سے طاری ہوتی ہے، بعض لوگ اس بری خو میں اس درجہ کو پہونچ جاتے ہیں کہ سانپ سے ڈسائے بغیر انہیں چین نہیں آتا، اور سانپ کا زہر ان کے لیے نشہ کا کام کرتا ہے، فقہاء کی تحریروں کو دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ وہ جامد منشیات کو کمتر درجہ کا نشہ سمجھتے تھے، سیال شراب پینے والوں کو تو اسّی کوڑوں کی سزا دی جاتی تھی، مگر ایسے لوگوں کے لیے کمتر درجہ کی تعزیر کو کافی سمجھا جاتا تھا، لیکن اس دور میں جامد منشیات نے وہ آفت مچائی ہے کہ سیال نشہ آور مشروبات کا نقصان اس کے مقابلہ ہلکا معلوم ہوتا ہے، اور بہت سے ملکوں میں بجا طور پر اس زہر کے سوداگروں کے لیے سزائے موت رکھی گئی ہے۔

ان حالات میں ضرورت ہے کہ علماء وفقہاء منشیات سے متعلق جدید لٹریچر کا مطالعہ

کریں، اس کے نقصانات کا تجزیہ کریں اور پھر اس کی روشنی میں احکام متعین کریں، عربی زبان میں اس پہلو سے کسی قدر کام ہوا ہے؛ لیکن اردو زبان کا دامن اس سے قریب قریب بالکل ہی خالی ہے؟ بلکہ عام احساس یہ ہے کہ یہ موضوع غور وفکر اور بحث و تحقیق کا محتاج نہیں، میرے لیے بڑی خوشی اور مسرت کا باعث ہے کہ عزیز گرامی قدر مولانا سید حسنین احمد ندوی (فاضلِ دارالعلوم دیوبند) زیدت حسناتہ نے اس اہم موضوع پر توجہ کی ہے، اور اردو زبان میں عربی وانگریزی مآخذ سے استفادہ کرتے ہوئے اس پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے، انہوں نے اپنی اس کتاب کو دس ابواب پر تقسیم کیا ہے، پہلے باب میں منشیات کی تعریف کرتے ہوئے اس کی تاریخ بیان کی گئی ہے، دوسرے باب میں شراب کی مختلف اقسام پر روشنی ڈالی گئی ہے، تیسرے باب میں خاص طور پر الکحل آمیز شراب کے شرعی حکم پر گفتگو کی گئی ہے اور اس کے ذیل میں شراب کی مختلف قسموں کا ذکر آ گیا ہے جو اسلام سے پہلے بھی رائج تھیں، اور جن کا فقہاء نے ذکر کیا ہے اور اسی ذیل میں شراب اور شرابی سے متعلق بنیادی شرعی احکام بھی ذکر کیے گئے ہیں۔

چوتھے باب میں حالتِ نشہ سے متعلق مختلف شرعی احکام پر روشنی ڈالی گئی ہے، پانچویں باب میں جامد منشیات، پوست، بھنگ، کوکا اور قات نیز غیر طبعی منشیات کا تعارف، اس کی تاریخ اور انسان کی صحت اور دل و دماغ پر اس کے اثرات کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے، چھٹے باب میں مخدرات کا ذکر ہے جس میں تمباکو کی تاریخ، اس کے استعمال کی مختلف صورتیں اور اس کے شرعی احکام کو واضح کیا گیا ہے، ساتواں باب منشیات کے پھیلنے کے اسباب پر بصیرت مندانہ تجزیہ کے لیے وقف ہے، آٹھویں باب میں عادت، اس کے اثرات، اس کا علاج، نویں باب میں منشیات کے سدباب کے لیے کی جانے والی کوششیں اور دسویں باب میں منشیات سے بچاؤ کے طریقے زیر بحث آئے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اردو زبان میں اس موضوع پر میرے علم کے مطابق یہ پہلی تفصیلی کتاب ہے اور پنی جامعیت اور احاطہ واستیعاب کے اعتبار سے اگر یہ اس موضوع پر بہت بعد میں آنے والی کتاب ہوتی؛ تب بھی اپنے درجہ و مقام کے اعتبار سے اہم کتاب شمار کی جاتی، مؤلف نے کتاب میں تفسیر، حدیث، فقہ کے علاوہ عربی و انگریزی کی فنی کتابوں اور انسائیکلوپیڈیاؤں سے بھی استفادہ کیا ہے اور طبی کتابوں سے بھی روشنی حاصل کی ہے، یہ

کتاب نہ صرف مصنف کے علمی و تحقیقی ذوق اور علوم شرعیہ سے ان کی مناسبت پر شاہد ہے؛ بلکہ موضوع سے متعلق گہری فنی معلومات پر دسترس کی بھی گواہ ہے، اس کے ساتھ ساتھ مضامین واضح اور ابہام سے خالی ہیں، نیز زبان سہل اور عام فہم ہے۔

مصنف سے قرابت داری کے علاوہ میرے لیے ایک اور باعث مسرت امر یہ ہے کہ یہ دراصل ان کے وہ محاضرات ہیں، جو انہوں نے پہلی بار اس حقیر کی دعوت پر ''المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد'' میں دیئے تھے، جب مصنف نے اپنے لیے اس عنوان کا انتخاب کیا تو مجھے یہ ایک غیر دلچسپ اور کم فائدہ مند عنوان محسوس ہوا؛ لیکن ایک تو اس لیے کہ وہ اس مضمون کو پیشہ ورانہ حیثیت سے ''ابوظبی'' کے پولیس کالج میں پڑھاتے ہیں اور دوسرے ان کی دل داری کی نیت سے میں نے قبول کرلیا؛ لیکن جب ان کے محاضرہ کی پہلی نشست میں میں نے شرکت کی تو مجھے محسوس ہوا کہ یہ عنوان واقعی بڑا اہم ہے اور خاص کر علماء کو اس سے ضرور واقف ہونا چاہئے، یہی علمی سوغات ہے جو اب اہلِ علم اور اصحاب ذوق کی بارگاہ میں پیش ہے!

کتاب کے مؤلف ''دارالعلوم ، دیوبند'' کے فضلاء میں ہیں، پھر انہوں نے دارالعلوم ندوۃ العلماء میں عربی ادب کی تعلیم حاصل کی ہے، اس کے بعد عثمانیہ یونیورسٹی سے پولیٹیکل سائنس میں ایم ،اے کیا ہے اور بہار یونیورسٹی ،مظفر پور سے P.h.d کی ڈگری حاصل کی ہے اس سے پہلے ان کی ایک اہم کتاب ''حضرت ابو ہریرہؓ حیات وخدمات'' شائع ہوچکی ہے، اور وہ بھی اردو زبان میں اس موضوع پر پہلی تفصیلی کتاب ہے، انہوں نے عرصہ تک ہندوستان میں دینی وعصری درسگاہوں میں تدریس کی خدمت انجام دی ہے اور اب ابوظبی میں خدمت تدریس سے وابستہ ہیں، اللہ تعالیٰ نے انہیں ذہانت، جذبۂ تحقیق اور حسن تعبیر کا اعلیٰ ذوق عطا فرمایا ہے اور مجھے اپنی قرابت داری کی وجہ سے بھی اور دیرینہ ربط وتعلق کے باعث بھی ان کی علمی سرفرازیوں پر بے حد خوشی ہوتی ہے، دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور ان سے زیادہ سے زیادہ دین وعلم دین کی خدمت لے۔ و باللہ التوفیق و ھو المستعان .

(مولانا) خالد سیف اللہ رحمانی

(ناظم: المعہد العالی الاسلامی، حیدرآباد جنرل سکریٹری اسلامک فقہ اکیڈمی، انڈیا)

تعارف

عالم انسانیت آج جن سنگین مسائل سے دو چار ہے اس میں منشیات کا مسئلہ سرفہرست ہے، اس کے سدباب کے لئے مقامی اور بین الاقوامی، ہر سطح پر کوششیں ہو رہی ہیں لیکن اس کے باوجود اس کا کاروبار پھل پھول رہا ہے اور المیہ یہ ہے کہ اس کا مصدر و مرجع مسلم ممالک بنے ہوئے ہیں، چنانچہ ہلال جو مسلم دنیا کے لئے ایک علامت کی حیثیت رکھتا ہے، اب منشیات کے مراکز کی شناخت بن گیا ہے، اس طرح کہ ''ہلال ذہبی'' کی اصطلاح بین الاقوامی سطح پر منشیات کے مراکز کی جانب اشارہ کرنے کے لئے استعمال کی جانے لگی ہے اور اس سے مراد پاکستان ، افغانستان اور ایران لیا جاتا ہے، منشیات سے مسلمانوں کا ربط نہ صرف باعث شرمندگی وندامت ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ برصغیر کے مسلمانوں کی بربادی میں اس نے اہم رول ادا کیا ہے، یہ کافی حد تک اس علاقہ کی تاریخ کے بدلنے کا ذمہ دار ہے اس طرح کہ ہندوستان میں زوال پذیر مسلم اقتدار کو بچانے کی آخری کوشش یعنی تحریک سید احمد شہیدؒ کی ناکامی کی وجہوں میں ایک اہم وجہ یہی منشیات ہیں، اس طرح کہ سرحدی پٹھان جوان کے کاروبار سے منسلک تھے، مسلم دشمن عناصر نے ان کے ذہن میں یہ بات بٹھادی کہ اگر علماء کی یہ تحریک کامیاب ہوگئی تو منشیات پر پابندی لگادی جائیگی اور اس طرح ان کا منافع بخش کاروبار ختم ہو جائیگا، چنانچہ وہ پٹھان جو اس تحریک کا حصہ تھے اس کے مخالف ہوگئے اور تحریک کے قائد کو شہید کر دیا، اس طرح یہ تحریک ختم ہوگئی اور اس کے ساتھ ہی اس خطہ سے مسلم اقتدار کو بچانے کی آخری کوشش بھی ناکام ہوگئی۔

منشیات سے مسلمانوں کا ربط و تعلق ان کے دینی و مذہبی فکر کے بھی مغایر ہے اس لئے کہ اسلام نے منشیات سے متعلق شروع سے ہی انتہائی سخت موقف اپنایا ہے، اس نے مغرب کی طرح منشیات کے درمیان کوئی تفریق نہیں کی، اس طرح کہ الکحلی منشیات (شراب) مباح

ہوں اور غیر الکحلی منشیات (مخدرات) ممنوع، بلکہ اس نے ہر اس چیز کو حرام قرار دیا جو نشہ آور ہو، اسلام نے نہ صرف منشیات کے استعمال کو ممنوع قرار دیا ہے بلکہ اس سے کسی بھی قسم کے تعلق کو حرام قرار دیا ہے جیسے اس کی زراعت، تیاری، نقل وحمل، پیشکش اور حساب کتاب وغیرہ، اتنا ہی نہیں اسلام نے ایسی مجلس میں شرکت کو بھی ممنوع قرار دیا ہے جہاں نشہ آور مواد استعمال کیا جاتا ہو۔

منشیات کے موضوع کی اہمیت کے پیش نظر عرصہ سے یہ خواہش تھی کہ عام لوگوں کے استفادہ کے لئے اس موضوع پر کچھ لکھا جائے جو مختصر ہونے کے ساتھ ساتھ جامع بھی ہو، حضرت مولانا محمد رضوان القاسمیؒ اور حضرت مولانا خالد سیف اللہ رحمانی مدظلہ نے اس خواہش کو عملی روپ دینے میں اہم رول ادا کیا ہے، اس طرح کہ آپ حضرات نے دار العلوم سبیل السلام اور المعہد العالی الاسلامی حیدرآباد میں راقم کو اس موضوع پر محاضرہ کی دعوت دی، پھر اسے دائرہ تحریر میں لانے کے لئے برابر اصرار کرتے رہے۔

اس کتاب میں یہ کوشش کی گئی ہے کہ منشیات کی تمام معروف قسموں سے متعلق بنیادی معلومات کی فراہمی کے علاوہ اس سے متعلق شرعی احکام بھی درج کر دئے جائیں تا کہ منشیات سے متعلق اسلام کا موقف واضح طور پر سامنے آجائے، خدا کرے یہ تحریر عام لوگوں کے لئے نافع اور مصنف کے لئے ذخیرہ آخرت ہو۔

(ڈاکٹر) سید حسنین احمد ندوی
(فاضل دار العلوم دیوبند)

بابِ اوّل ﴿1﴾

مُنشّیات

منشیات

لفظ منشیات اردو میں وسیع معنوں میں مستعمل ہے،اس کا اطلاق ان تمام چیزوں پر ہوتا ہے جن میں کسی بھی طرح کا نشہ پایا جائے خواہ وہ مائع حالت میں ہوں یا ٹھوس، الکحلی ہوں یا غیر الکحلی ، اسی طرح یہ انگریزی لفظ Drug کو شامل ہے جس کے معنی دوا کے ہیں، اصطلاح میں اس سے مراد وہ ممنوعہ دوائیں ہیں جنہیں نشہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، ڈرگ کے علاوہ یہ لفظ Narcotic کو بھی شامل ہے جس سے افیون اور اس کی مشتقات مراد لی جاتی ہیں۔

منشیات کی تعریف:

منشیات میں اتنا تنوع پیدا ہو چکا ہے اور وقت کے ساتھ ساتھ اس کی فہرست اتنی طویل ہوگئی ہے کہ اس کی ایسی جامع تعریف مشکل ہے جو تمام اقسام پر صادق آتی ہو، پھر بھی کہا جاسکتا ہے کہ منشیات سے مراد وہ تمام چیزیں ہیں جن کے استعمال سے وقتی طور پر فہم وشعور کی صلاحیت متاثر ہوتی ہو، اس کے علاوہ یہ جسمانی اعضاء کی کارکردگی میں بھی خلل کا سبب بنتا ہو۔

منشیات کی تاریخ:

منشیات کی تاریخ انتہائی قدیم ہے بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اس کا تعلق اس عہد سے ہے جو قبل از تاریخ کا عہد کہلاتا ہے، چنانچہ کہا جاتا ہے کہ انسان نے شہد کو تقریبا 8000 آٹھ ہزار قبل مسیح میں نشہ کے لئے استعمال کیا، اسی طرح 6500 ساڑھے چھ ہزار سال قبل مسیح اس نے توت سے شراب تیار کیا۔(۱)

اسی طرح آشوریوں، جنکا عہد 6000 چھ ہزار سال قبل مسیح ہے، ان کے یہاں پوست کے پودے اور اس سے نشہ آور مادہ کشید کرنے کا تفصیلی ذکر ملتا ہے۔(۲)

---

(۱) المخدرات : امبر ا طورية الشيطان ، د. ها نی عرموش :ص،۱۲۱۔

(۲) أنماط تعاطى المخدرات فی مجتمع الامارات ، ڈاکٹر هاشم عبد الله سرهان :ص۴۹۔

سومری جنکا عہد 4000 چار ہزار سال قبل مسیح ہے، اس دور کی جو تختیاں برآمد ہوئی ہیں اس پر پوست کے پودہ کا نقشہ بنا ہوا ہے اور اس کے نیچے لکھا ہوا ہے نشاط انگیز پودا The plant of joy، اس سے پتہ چلتا ہے کہ سومری پوست کے پودہ اور اس کے خواص سے اچھی طرح واقف تھے۔(۱)

جبکہ ہندوستان اور چین میں یہ 2700 دو ہزار سات سو سال قبل مسیح سے متعارف ہے۔(۲)

قدیم مصریوں کے یہاں جن کا تعلق 2500 ڈھائی ہزار سال قبل مسیح سے ہے، شراب کی تیاری کے لئے خصوصی انگور کی زراعت کا ذکر ملتا ہے، اس کے علاوہ رومن امپائر میں شراب کی صنعت کافی ترقی یافتہ تھی، اس سلطنت کے زوال کے بعد جب وہاں عیسائی دور کا آغاز ہوا تو اس صنعت کو مزید فروغ ملا، خاص طور سے جرمنی، فرانس اور آسٹریلیا وغیرہ میں، جہاں شراب کی تیاری انگور کے علاوہ دوسری چیزوں سے کی جانے لگی۔(۳)

اس طرح شراب اور افیون ان قدیم ترین منشیات میں سے ہیں جن سے انسان قبل از تاریخ یعنی پتھر کے دور سے واقف ہے اور اسے استعمال کرتا رہا ہے۔

منشیات کی قسمیں:

منشیات کی بنیادی طور پر دو قسمیں ہیں: الکحلی اور غیر الکحلی

الکحل ایک کیمیائی مادہ ہے جو کاربن اور ہائیڈروجن کے علاوہ ہائیڈروا یکسیڈ کے مجموعہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس کی بہت سی قسمیں ہیں لیکن اس میں ایتیل الکحل (Ethyl Alcohol) اور میتیل الکحل (Methyl Alcohol) اہم ہیں۔

ایتیل الکحل پھلوں یا غلوں کی تخمیر کے دوران پیدا ہوتا ہے، یہ سیال مادہ پانی کی طرح ہوتا ہے جس کا کوئی رنگ نہیں ہوتا ہے، اس کا شمار زہریلے مادے میں ہوتا ہے، یہ جلد آگ پکڑتا

---

(۱) Opium History, Martin Both, London 1996 P.15

(۲) الاسلام والمخدرات، د. سلوی علوی سلیم، ص:۱۶

(۳) المسکرات والمخدرات والمکیفات وآثارها الصحیة والاجتماعیة والنفسیة وموقف الشریعة الاسلامیة، د. عبد المجید سید احمد منصور، ص:۲۳

اور پانی کو تیزی سے جذب کر لیتا ہے اس کی بو بہت ہلکی ہوتی ہے اور یہ کھلا رکھنے سے ہوا میں تحلیل ہو جاتا ہے، یہ الکحل کی سب سے معروف قسم ہے یہی وجہ ہے کہ جب بھی مطلقاً الکحل بولا جائے تو اس سے الکحل کی یہی قسم مراد ہوتی ہے، شراب اسی الکحل پر مشتمل ہوتی ہے۔

الکحل کی دوسری معروف قسم میتیل ہے جو لکڑی کو تقطیر کے عمل سے گذار کر حاصل کی جاتی ہے، یہ اپنے اثرات کے اعتبار سے انتہائی زہریلی ہے، اس کے استعمال سے انسان اندھا یا پاگل ہونے کے علاوہ مر بھی سکتا ہے۔

باب دوم ﴿2﴾

الکحلی مُنَشِّیات

الکحلی منشیات کی تاریخ

الکحلی منشیات اردو میں عام طور پر شراب کے نام سے جانی جاتی ہیں، منشیات میں شراب سب سے پہلی چیز ہے جس سے انسان سب سے پہلے واقف ہوا اور استعمال کیا، اس لئے کہ یہ کسی بھی ایسی چیز کے سڑ جانے کی وجہ سے بن جاتی ہے جس میں کچھ نہ کچھ شکر کی مقدار موجود ہو۔

چنانچہ کہا جاتا ہے کہ انسان نے شہد کو تقریباً آٹھ ہزار سال قبل مسیح نشہ کے لئے استعمال کیا، اسی طرح اس نے ساڑھے چھ ہزار سال قبل مسیح توت سے شراب تیار کی، سومری عہد سے متعلق جو مٹی کی تختیاں ملی ہیں اس میں ڈاکٹر نے بیئر تشخیص کی ہے جبکہ اس کا تعلق دو ہزار ایک سو قبل مسیح سے ہے، قانون حمورابی جس کا زمانہ سترہ سو ستر قبل مسیح ہے اس میں شراب کی تجارت اور اس کے استعمال سے متعلق قانون موجود ہے، فرعون جس کا عہد پندرہ سو قبل مسیح ہے وہاں بھی اس کا ذکر ملتا ہے، اسی طرح قدیم ہندوستانی کتابوں میں بھی اس کا ذکر ملتا ہے جبکہ اس کا تعلق ایک ہزار سال قبل مسیح سے ہے۔

اس کے علاوہ ہندوستانی آریہ جنکا عہد ایک ہزار سال قبل مسیح ہے، ان کی مذہبی کتاب وید میں شراب کے استعمال کی افادیت اور مضرت دونوں کو تفصیل سے بیان کیا گیا ہے۔

افریقی لوگ مکئی، کیلا اور شہد کو سڑا کر اس سے شراب تیار کرتے تھے، البتہ شمالی امریکہ میں ریڈ انڈین، Red Indian مختلف طرح کی منشیات سے واقف ہونے کے باوجود شراب سے واقف نہ تھے، یورپین جب وہاں پہنچے تو انہیں اس سے واقف کرایا۔

اس طرح شراب منشیات میں سب سے پہلی چیز ہے جسے انسان قدیم زمانہ سے استعمال کرتا اور تیار کرتا رہا ہے خواہ وہ انفرادی طور پر ہو یا اجتماعی طور پر، اس کا مقصد کسی مرض کا

علاج ہو یا مذہبی تقریب میں شرکت یا موج مستی، اور یہ سلسلہ آج بھی جاری ہے، چنانچہ اس کرۂ ارض پر آج بھی کروڑوں لوگ اس کے عادی ہیں اور یہ تعداد بتدریج بڑھ رہی ہے۔

شراب کی طبی تعریف:

طبی اعتبار سے شراب کا اطلاق اس مواد پر ہوتا ہے جو الکحل کی کم از کم اتنی مقدار پر مشتمل ہو جو عقل کو نقصان پہنچائے اور جسمانی امراض اور نفسیاتی بے چینی کا سبب بنے۔(۱)

شراب کی قسمیں:

شراب کی بنیادی طور پر پانچ قسمیں ہیں:

عام شراب، مقطر شراب، مخلوط شراب، دیسی شراب اور غیر الکحلی شراب

ا۔ عام شراب Wines & Beer

عام شراب پھلوں اور غلوں کی تخمیر Fermantation کے ذریعہ تیار کی جاتی ہے، پھلوں سے تیار کی جانے والی شراب کو Wine کہتے ہیں، یہ ان پھلوں سے تیار کی جاتی ہے جس میں شکر ہوتی ہے خاص طور پر انگور، سیب، کیلا اور توت وغیرہ، اس میں الکحل کی مقدار کا انحصار پھل کی نوعیت اور تیاری کے طریقہ پر ہوتا ہے، ویسے عام طور پر یہ مقدار 8% سے لے کر 21% تک ہوتی ہے۔

غلّوں سے تیار کی جانے والی شراب کو بیئر Beer کہتے ہیں اس میں بھی الکحل کی مقدار کا انحصار غلہ کی نوعیت، اس میں شکر کی مقدار اور طریقہ تخمیر پر ہوتی ہے، ویسے عام طور پر یہ 2% سے لیکر 8% تک الکحل پر مشتمل ہوتی ہے، لیکن بیئر کی بعض قسمیں ایسی بھی ہیں جن میں الکحل کی مقدار بہت زیادہ ہوتی ہے، چنانچہ جاپان میں تیار ہونے والی بیئر جو چاول سے تیار کی جاتی ہے اور SAKE کے نام سے جانی جاتی ہے اس میں الکحل کی مقدار 14% سے 17% تک ہوتی ہے۔

---

(۱) Avram Goldstein m.d. Addiction, From boilogy to drug policy. USA Library of Congress in publication Data, 1994, p.4

۲۔ مقطر شراب Distilled Liquors

یہ معمولی شراب کو تقطیر کے عمل سے گذار کر تیار کی جاتی ہے، اس کی بہت سی قسمیں ہیں ہر ایک میں الکحل کی مقدار الگ الگ ہوتی ہے، ان میں اہم درج ذیل ہیں:

اراک Arrack

یہ انگور کی شراب کو تقطیر کر کے تیار کی جاتی ہے، اس میں الکحل کی مقدار تقریباً 50% فیصد تک ہوتی ہے۔

وھسکی Whiskey

یہ غلّہ جیسے جَو یا گیہوں وغیرہ سے تیار کی جاتی ہے، اس میں بھی الکحل کی مقدار تقریباً 50% فیصد ہوتی ہے۔

شمپانیا Chmpagne

یہ سیب سے تیار ہوتی ہے اس میں الکحل کی مقدار تقریبا 18% فیصد ہوتی ہے۔

رم Rum

یہ گنّا یا شہد سے تیار کی جاتی ہے اس میں الکحل کی مقدار تیاری کے طریقۂ کار پر منحصر ہوتی ہے۔

۳۔ مخلوط شراب Cocktails

اس سے مراد وہ خاص قسم کی شراب ہے جو مقطر شراب میں اچھے مزہ اور خوشبو کے لئے شکر اور بعض چیزیں ڈال کر تیار کی جاتی ہے، جیسے برانڈی Brandy، یہ عام طور پر 50% الکحل پر مشتمل ہوتی ہے۔

۴۔ دیسی شراب Toddy

دیسی شراب مختلف علاقوں میں مختلف نام سے جانی جاتی ہے جیسے تاڑی، سیندھی اور گرمبا وغیرہ، یہ تاڑ اور کھجور کے درخت سے نکلنے والا دودھ جیسا مواد ہے جسے اس کے سرے

کے قریب شگاف لگا کر حاصل کیا جاتا ہے، اس غرض کے لئے ایک چھوٹا سا برتن درخت کے ساتھ لٹکا دیا جاتا ہے جس میں یہ مادہ قطرہ قطرہ ٹپکتا رہتا ہے، چند دنوں بعد جب برتن بھرنے کے قریب ہوتا ہے تو اسے اتار لیا جاتا ہے۔

۵۔غیر الکحلی شراب: Non Alcoholic

شراب کے متعلق یہ حقیقت پیش نظر رہنی چاہئے کہ اس کی تیاری کے عمل کے دوران اس میں الکحل کی جو مقدار بنتی ہے وہ کافی کم ہوتی ہے، چنانچہ مطلوبہ مقدار کے حصول کے لئے اسے بعض اضافی عمل سے گذارا جاتا ہے یا پھر الگ سے اس میں الکحل کا اضافہ کیا جاتا ہے، آج کل بعض ایسی شرابیں بھی تیار کی جانے لگی ہیں جن میں نہ صرف یہ کہ الگ سے الکحل کا اضافہ نہیں کیا جاتا ہے، بلکہ اس میں موجود الکحل کی مقدار کو بھی کافی کم کر دیا جاتا ہے اور اس کے بارے میں یہ کہا جاتا ہے کہ یہ شرابیں الکحل سے پاک ہیں، لیکن اس کے باوجود یہ اپنی مضرت میں دیگر شرابوں سے کسی طرح کم نہیں ہوتیں کیونکہ ان کی تیاری بھی دیگر شرابوں کی طرح ہوتی ہے، اس طرح کی شرابیں بازار میں بہت سے ناموں سے دستیاب ہیں جیسے موسکات Muscat رومانی Romani بودن Boden سلووینیا Slovenian شارونی Chardonnay وغیرہ۔

شراب کا اثر انسانی جسم پر:

الکحل کی خصوصیت یہ ہے کہ یہ بہت ہی تیزی کے ساتھ خون میں جذب ہوتا ہے اور پھر خون کے ذریعہ جسم کے تمام خلیوں تک پہنچتا ہے، اس کے فوری اثرات کا انحصار اس کی مقدار پر ہے جو عام طور پر اس طرح ہے:

		100 ملی گرام تک	خوشی، بکواس، شیخی بگھارنا
100	سے	300 ملی گرام تک	چال میں لڑکھڑاہٹ، گڈمڈ باتیں، قے، متلی
300	سے	400 ملی گرام تک	جسم میں سن پن کی کیفیت، مدہوشی
400	سے	600 ملی گرام تک	گہری بے ہوشی

600 سے 900 ملی گرام تک موت

شراب کے ایک عرصہ تک استعمال سے دماغ میں بعض مستقل نوعیت کی تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے جیسے دماغی بافت کی مقدار میں کمی، اسی طرح یہ بعض ضروری وٹامن کو دماغ تک پہنچنے نہیں دیتی جس میں سرفہرست وٹامن بی ہے، اس کی کمی بعض سنگین دماغی خلل کا سبب بنتی ہے، اس کے علاوہ قوت فیصلہ اور یادداشت کافی کمزور ہو جاتی ہے۔

الکحل سے مرکزی اعصابی نظام کو شدید نقصان پہنچتا ہے جس کی وجہ سے بینائی، سماعت، سونگھنے اور چکھنے کی صلاحیت کمزور ہو جاتی ہے۔ یہ جنسی صلاحیت کو بھی متاثر کرتا ہے، اسی طرح وقت اور فاصلہ کو محسوس کرنے کی صحیح صلاحیت باقی نہیں رہتی، یہ دل کے عضلوں کو کمزور کر دیتا ہے جس کی وجہ سے دل ٹھیک طور پر اپنا کام نہیں کر پاتا، جگر کے خلیے اس کی وجہ سے بتدریج مر جاتے ہیں اور پھر وہ اس قابل نہیں رہتے کہ اپنا کام کر سکیں۔(۱)

---

www.tcada.state.tx.us (۱)

باب سوم ﴿3﴾

الکحلی منشّیات کا شرعی حکم

الکحلی مُنشّیات کا شرعی حکم

الکحل پر مشتمل مشروبات کے لئے فقہاء کے یہاں مسکرات کی اصطلاح رائج ہے، یہ لفظ مسکر کی جمع ہے جو ''اَسکَرَ'' کا اسم فاعل ہے، اس سے مراد ایسی چیزیں ہیں جن کے استعمال سے انسان ہوش وحواس کھو بیٹھے، اسی سے لفظ سُکر کا بھی تعلق ہے جو کہ اسم ہے، اس کا اطلاق عقل وخرد سے بیگانگی کی حالت پر ہوتا ہے، یہ کیفیت انسان پر بعض چیزوں کے استعمال کے علاوہ شدید غصہ، عشق، کامیابی یا خوف کی وجہ سے بھی طاری ہوجاتی ہے جیسا کہ اس آیت میں کہا گیا ہے۔

وَتَرَی النَّاسَ سُکَارَی وَمَا هُم بِسُکَارَی وَلَکِنَّ عَذَابَ اللَّهِ شَدِیْدٌ. (۱)	لوگ تمہیں مدہوش نظر آئیں گے، حالانکہ وہ مدہوش نہیں ہونگے، یہ اثر ہوگا اللہ کے شدید عذاب کا۔

جنون کی کیفیت بھی سُکر سے ملتی جلتی ہوتی ہے البتہ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ سُکر عقل پر پردہ ڈال دیتا ہے جبکہ جنون عقل کو زائل کر دیتا ہے ۔ بہر حال الکحل پر مشتمل مشروبات میں سرفہرست نام خمر کا آتا ہے، خمر کے لفظی معنیٰ ڈھانپ لینے، چھپا لینے اور ملانے کے ہیں، اس سے مراد خاص طور پر انگور کا ایسا عرق لیا جاتا ہے جو نشہ آور ہو، جبکہ عام طور پر اس کا اطلاق ہر اس مشروب پر ہوتا ہے جس میں نشہ کی کیفیت پائی جاتی ہو اس طرح کہ وہ عقل پر پردہ ڈال دے یعنی اس کی کارکردگی کو متاثر کردے۔

ما اسکر من عصیر العنب أو عام کالخمرة وقد یُذکَّر والعموم اصح، لأنها حرمت و ما بالمدینة	اس سے مراد انگور کا وہ عرق ہے جو نشہ پیدا کردے، یا پھر یہ عام ہے خمر کی طرح، کہا گیا ہے کہ اسے عام رکھنا ہی زیادہ صحیح ہے اس

(۱) سورة الحج:۲

خمر عنب و ما كان شرابهم الا البسر والتمر، سميت خمرا لأنها تخمر العقل و تستره ـ(۱)

لئے کہ خمر کی حرمت نازل ہوئی جبکہ مدینہ میں انگور کی شراب کا وجود ہی نہیں تھا ان کی شرابیں تو کھجور سے بنی ہوتی تھیں، اسے خمر اس لئے نام دیا گیا کہ یہ عقل پر چھا جاتی ہے۔

خمر کی فقہی تعریف:

امام ابوحنیفہؒ کے یہاں خمر سے مراد انگور کا ایسا عرق ہے جس میں ابال کی کیفیت کی وجہ سے جھاگ اٹھنے لگا ہو، انہوں نے جھاگ کی شرط اس لئے لگائی ہے کہ ان کے خیال میں خمر میں نشہ کی کیفیت کا پایا جانا اس وقت یقینی ہو جاتا ہے جب اس میں جھاگ اٹھنے لگے، لہٰذا اس یقین کے حصول کے بغیر کسی چیز پر حکم لگانا صحیح نہیں ہوگا، لیکن امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کے یہاں اس کے لئے جھاگ اٹھنے کی شرط ضروری نہیں ہے، اس لئے کہ عقل کو جو چیز متاثر کرتی ہے وہ انگور کے رس میں تیزی کا پیدا ہو جانا ہے جس کی وجہ سے یہ نشہ آور بن جاتا ہے، لہٰذا جھاگ نہ اٹھنے کے باوجود اس پر خمر کا اطلاق ہوگا۔

خمر کا اطلاق حقیقتاً کس چیز پر ہوگا اس سلسلہ میں تین اقوال ہیں:

۱۔ پہلی رائے جو عام طور پر احناف کی رائے کے نام سے معروف ہے اس میں شوافع کی قابل لحاظ تعداد کے علاوہ نخعی، شعبی، ثوری، ابن ابی لیلیٰ، ابن شبرمہ، کوفہ کے تمام فقہاء اور بصرہ کے فقہا کی اکثریت شامل ہے، یہ سب اس بات کے قائل ہیں کہ خمر کا اطلاق حقیقتاً صرف اس شراب پر ہوگا جو انگور سے کشید کی گئی ہو۔(۲) ان کے دلائل یہ ہیں:

إِنِّیٓ أَرَانِیٓ أَعۡصِرُ خَمۡراً (۳)

میں نے خواب میں دیکھا کہ شراب کے لئے انگور نچوڑ رہا ہوں۔

یہ آیت اس جانب اشارہ کر رہی ہے کہ خمر انگور سے تیار کی جاتی ہے۔

---

(۱) القاموس المحيط، فصل : الخاء

(۲) رد المحتار :۴/۳۷، ۳۸، بدائع الصنائع: ۶/۲۹۳۴، المبسوط :۲۴/۲ـ۱۳، المجموع شرح المهذب للنووی :۱۳/۱۶۹، حاشية البجرمی علی الخطيب:۴/۱۵۷، حاشية الباجوری : ۲/۲۴۵، بداية المجتهد :۱/۳۴۵، المنتقی :۳/۱۴۶۔

(۳) سورة يوسف :۳۶

عن ابن عمرؓ لقد حرمت الخمر ومابالمدينة منها شيء .(۱)

ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ خمر کوحرام قرار دیا گیا جبکہ مدینہ میں اس طرح کی کوئی چیز موجود نہیں تھی۔

مدینہ میں مختلف طرح کی شرابیں موجود تھیں یہ جَو، کھجور یا دوسری چیزوں سے بنائی جاتی تھیں اس کے باوجود آپ کا یہ فرمانا کہ خمر موجود نہیں تھی، اس بات کی جانب اشارہ کرتا ہے کہ اس سے مراد انگور کی شراب ہے۔

عن ابن عباسؓ حرمت الخمر بعينها، قليلها و كثيرها و السكر من كل شراب . (۲)

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ خمر تھوڑی ہو یا زیادہ حرام ہے،اس کے علاوہ ہر وہ مشروب جونشہ پیدا کرے۔

حرمت کا حکم خمر کے ساتھ خاص کیا گیا ہے پھر اس پر دوسری چیزوں کو عطف کیا گیا ہے جو اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ دونوں الگ الگ چیزیں ہیں۔

۲۔ دوسری رائے امام ابو یوسفؒ کی ہے، ان کے خیال میں خمر کا اطلاق حقیقتاً انگور اور کھجور کی شراب پر ہوگا، ان کی دلیل یہ ہے:

وَمِن ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَالأَعْنَابِ تَتَّخِذُونَ مِنْهُ سَكَراً وَّرِزْقاً حَسَناً إِنَّ فِيْ ذَلِكَ لآيَةً لِّقَوْمٍ يَعْقِلُونَ. (۳)

کھجور اور انگور سے تم شراب تیار کرتے ہو اور عمدہ رزق کھاتے ہو، جو لوگ سمجھ رکھتے ہیں ان کے لئے اس میں نشانیاں ہیں۔

اس آیت میں اس جانب اشارہ ہے کہ خمر کھجور اور انگور سے تیار کی جاتی ہے۔

عن ابی هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ الخمر من هاتين الشجرتين (۴)

ابو ہریرہؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ خمر ان دو درختوں سے بنتی ہے یعنی کھجور اور انگور۔

لفظ ''الخمر'' میں الف لام جنس کے لئے ہے جس کا تقاضہ ہے کہ خمر ان دونوں چیزوں میں محدود ہو۔

---

(۱) صحیح البخاری: 5452 (۲) سنن النسائی :5669

(۳) سورة النحل :67 (۴) صحیح مسلم: 5098،سنن النسائی :5558

عن جابرؓ ان النبی ﷺ قال: الزبیب والتمر هو الخمر (۱)

جابرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: کشمش اور کھجور خمر ہیں۔

اس روایت میں انگور اور کھجور کو خمر قرار دیا گیا ہے جو اس بات کی جانب اشارہ کر رہا ہے کہ خمر کا تعلق ان دونوں سے ہے۔

۳۔ تیسری رائے فقہاء مالکی، حنبلی اور بعض شوافع کی ہے، انکا کہنا ہے کہ خمر کا اطلاق حقیقتاً ہر اس مشروب پر ہوگا جو نشہ آور ہو۔(۲) ان کے دلائل یہ ہیں:

عن انسؓ قال : حرمت الخمر علینا، حین حرمت وما نجد ۔ یعنی بالمدینة۔ خمر الاعناب الا قلیلا و عامة خمرنا البسر والتمر .(۳)

انسؓ نے بیان کیا کہ خمر ہم پر حرام کردی گئی، جب یہ حرام ہوئی تو اس وقت مدینہ میں انگور کی شراب بہت تھوڑی دستیاب تھی، ہماری شرابیں عام طور پر کھجور سے بنا کرتی تھیں۔

اس روایت میں انگور کے علاوہ کھجور کی شراب پر بھی خمر کا اطلاق ہوا ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ خمر انگور کی شراب کے ساتھ مختص نہیں ہے۔

شراب کی حرمت کا اعلان ہوتے ہی صحابہ نے اپنے پاس کی شرابیں ضائع کردیں اگر انہیں ذرا بھی شبہ ہوتا کہ اس سے مراد صرف انگور کی شراب ہے تو وہ حضور ﷺ سے ضرور رجوع کرتے۔

عن عقیل بن معقل ان همام بن منبه اخبره ان ابن عمرؓ قال: اما الخمر فلا سبیل الیها و اما ما سواها من الاشربة فکل مسکر حرام .(۴)

عقیل بن معقل بیان کرتے ہیں کہ ابن ہمام نے انہیں خبر دی کہ ابن عمرؓ نے فرمایا: خمر کی حلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، اور اس کے علاوہ مشروبات تو اس میں ہر نشہ آور مشروب حرام ہوگا۔

---

(۱) سنن النسائی :5530

(۲) الدسوقی : حاشیة علی الشرح الکبیر للدردیر :۳۱۳/۴،المهذب : ۲۸۷،المغنی : ۳۰۵/۸،کشاف القناع :۱۱۶/۶،شرح الزرقانی :۱۱۲/۸

(۳) صحیح البخاری :5494

(۴) مصنف الصنعانی: 18078

ابن عمرؓ نے تمام نشہ آور چیز کو خمر میں شامل قرار دیا ہے۔

مذکورہ تینوں رایوں میں پہلی رائے دلائل کے قوی ہونے کی بنیاد پر قابل ترجیح ہے، اس کی تائید جصاص کی اس تفصیل سے بھی ہوتی ہے جسے انہوں نے اپنی تفسیر میں نقل کیا ہے:

عن ابی سعید الخدریؓ قال : اتی النبیﷺ بنشوان فقال له: أشربت خمرا، قال: ما شربتها منذ حرمها الله و رسوله، قال: فماذا شربت؟ قال: الخليطين. قال فحرم رسول اللهﷺ الخليطين. (۱)

ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمﷺ کے پاس ایک شخص کو لایا گیا جو حالتِ نشہ میں تھا آپﷺ نے اس سے پوچھا: کیا تم نے شراب پی؟ انہوں نے عرض کیا: جب سے اللہ اور اس کے رسول نے اسے حرام قرار دیا ہے میں نے نہیں پی، آپﷺ نے دریافت فرمایا: پھر کیا پی ہے؟ انہوں نے جواب دیا خلیطین، اس پر رسول اللہﷺ نے اسے حرام قرار دیا۔

اور جہاں تک حدیث جابرؓ اور اس جیسی دوسری روایتوں کا تعلق ہے تو اس میں حضورﷺ نے خمر کی حقیقت بیان نہیں کی ہے بلکہ نشہ آور مشروب کا حکم بیان کیا ہے۔

اس طرح خمر کا اطلاق حقیقتاً یا مجازا ان تمام مشروبات پر ہوگا جو الکحل پر مشتمل ہو، چاہے وہ پھلوں سے کشید کی گئی ہو یا غلّہ سے اور اس کی تیاری میں قدیم اور روایتی طریقوں کو اختیار کیا گیا ہو یا جدید ترین، امام ابوزہرہؒ اس سلسلہ میں فقہاء کے درمیان پائے جانے والے اختلافات کی جانب اشارہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

وجوهر الخلاف بين الحنفية والجمهور ليس هو فی اصل تحريم المسكر و انما فی دخول اصناف فی النص القرآنی فقصروا التحريم القطعی علی صنف واحد،

احناف اور دیگر فقہاء کے درمیان بنیادی اختلاف نشہ آور چیز کی حرمت میں نہیں ہے بلکہ اس بات میں ہے کہ اس کی مختلف قسمیں نص قرآنی کے تحت بطور اصل داخل ہونگی یا نہیں، احناف نے قطعی حرمت کو ایک قسم تک

(۱) تفسیر جصاص

أوجبوا الحد في مجرد تناوله لان مجرد التناول داخل في عموم النص بالتحريم والاصناف الأخرى لاتدخل في عموم النص الا بالمعنى وهو الاسكار فلا يكون الحد بذات تناولها ولكن لما فيها من إسكار. (۱)

محدود رکھا ہے اور محض اس کے پینے پر حد لازم قرار دیا ہے اس لئے کہ اس کا پینا نص کی عمومیت کی وجہ سے حرام ہے، جبکہ اس کی دیگر قسمیں نص کے عموم کے تحت اصلا نہیں بلکہ معنوی خصوصیات کی وجہ سے داخل ہیں جو کہ نشہ ہے لہذا محض اس کے پینے کی وجہ سے نہیں بلکہ نشہ کی وجہ سے حد لازم ہوگی۔

شراب کی حرمت :

عربوں میں شراب نوشی کا عام رواج تھا بلکہ واقعہ یہ ہے کہ یہ ان کی تہذیب وثقافت کا حصہ تھا پھر بھی شراب کی مضرت کو دیکھتے ہوئے لوگوں کی قابل لحاظ تعداد ہر دور میں اس سے اجتناب کرتی رہی، خود آپ ﷺ نے قبل بعثت بھی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا، سیرت کی کتابوں میں اس کی صراحت موجود ہے، معراج کے موقع سے بھی جب آپ ﷺ کے سامنے شراب اور دودھ کا پیالہ پیش کیا گیا تو آپ ﷺ نے دودھ کو منتخب کیا۔

عن ابی هريرةؓ قال: قال رسول الله ﷺ أتي ليلة أسرى به بايلياء بقدحين من خمر ولبن، فنظر إليهما ثم أخذ اللبن، فقال الملک: الحمد للّٰه الذى هداک للفطرة لوأخذت الخمر غوت أمتک. (۲)

ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا: مجھے معراج کے موقع سے دو پیالے پیش کئے گئے، ایک شراب کا اور دوسرا دودھ کا، میں نے دودھ کا پیالہ منتخب کیا، اس پر فرشتہ نے کہا: اللہ کا شکر ہے جس نے تمہیں صحیح فطرت کی جانب رہنمائی کی، اگر تم نے شراب منتخب کی ہوتی تو تمہاری امت ہلاک ہو جاتی۔

اسی طرح حضرت ابو بکرؓ اور حضرت عثمان غنیؓ کے متعلق یہ صراحت ملتی ہے کہ انہوں نے

---

(۱) العقوبة :۱۶۵ (۲) صحيح البخارى :3349

ایام جاہلیت میں بھی کبھی شراب کو ہاتھ نہیں لگایا، البتہ بعض صحابی کے بارے میں یہ نقل کیا گیا ہے کہ وہ شراب کی حرمت سے قبل اسے پیا کرتے تھے، بہر حال فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شراب کا پینا چاہے کم ہو یا زیادہ ہر حال میں حرام ہے، اس کی حرمت قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس سے ثابت ہے۔

قرآن سے ثبوت:

شراب نوشی کی جڑیں چونکہ عرب معاشرہ میں کافی گہرائی تک پیوست تھیں اس کی وجہ سے اسے بتدریج حرام کیا گیا، بعض علماء نے اس کی حرمت کے سلسلہ میں چار مرحلوں کا ذکر کیا ہے، اس کی وجہ حضرت سعد بن وقاصؓ کی وہ روایت ہے جس میں آپؐ نے فرمایا کہ شراب سے متعلق چار آیتیں نازل ہوئیں۔

عن سعد بن وقاص ؓ قال: انزلت فی الخمر اربع آیات .(۱)	سعد بن وقاصؓ نے بیان کیا کہ خمر کے سلسلہ میں چار آیتیں نازل ہوئیں۔

ان کے نزدیک پہلی آیت وَمِنْ ثَمَرَاتِ النَّخِيلِ وَ الْاَعْنَابِ تَتَّخِذُوْنَ مِنْهُ سَكَرًا (۲) ہے، مذکورہ آیت کو شراب سے متعلق آیتوں میں شمار کرنے کی وجہ اس میں لفظ ''سکرا'' کا ہونا ہے جس سے مراد خمر لی جاتی ہے، اس طرح شراب کے ذکر کی حد تک اس آیت کو پہلی آیت قرار دیا جا سکتا ہے لیکن اس کی حرمت سے اس کا کوئی تعلق نہیں ہے، لہٰذا صحیح یہ ہے کہ شراب تین مرحلوں میں حرام ہوئی ہے جیسا کہ ابو ہریرہؓ کی یہ روایت اس کی جانب اشارہ کر رہی ہے۔

عن أبی هريرة رضی الله عنه قال: حرمت الخمر ثلاث مرات: قدم رسول الله ﷺ المدينة، وهم يشربون الخمر و ياكلون الميسر، فسألوا رسول الله ﷺ عنهما، فنزلت الآية

---

(۱) سنن البیهقی :17685

(۲) سورة النحل :67

﴿ يَسْأَلُونَکَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ ...... ﴾ فقال الناس : ماحرم علينا، إنما قال : فيهما إثم كبير.

وكانوا يشربون الخمر حتى كان يوم صلى رجل من المهاجرين، و أمّ الناس فى المغرب، فخلط فى قراء ته، فأنزل الله آية اغلظ منها ﴿ يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ لاَ تَقْرَبُواْ الصَّلاَةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى...... ﴾ وكان الناس يشربون حتى يأتى أحدهم الصلاة و هو مغبق، ثم نزلت آية اغلظ من ذلک ﴿ اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوْهُ ﴾ الى قوله: ﴿ فهل انتم منتهون ﴾ فقالوا : انتهينا ربنا .

فقال الناس: يا رسول الله ناس قُتلوا فى سبيل اللّٰه، وماتوا على فرشهم، كانوا يشربون الخمر وياكلون الميسر، و قد جعله الله رجسا من عمل الشيطان؟ فأنزل الله ﴿ ليس على الذين آمنوا و عملوا الصالحات ﴾ فقال النبى ﷺ : ”لو حرمت عليهم لتركوها كما تركتم “ . (۱)

ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ خمر تین مرحلوں میں حرام ہوئی، رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو لوگ شراب پیتے اور جوئے کی آمدنی کھاتے تھے، لوگوں نے اسکا حکم دریافت کیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی، (يسئلونک عن الخمر والميسر ......) لوگوں نے اس آیت سے یہ سمجھا کہ یہ چیزیں حرام نہیں کی گئیں بلکہ کہا گیا ہے کہ ان کے نقصانات بہت ہیں، چنانچہ وہ بدستور شراب پیتے رہے یہاں تک کہ ایک دن مہاجرین میں سے ایک شخص نے مغرب کی نماز پڑھائی اور قراءت میں خلط ملط کر دیا، تو

(۱) مسند امام احمد :8559۔

اللہ نے پہلی آیت سے زیادہ سخت آیت نازل فرمائی (**یاایھا الذین آمنوا لا تقربوا الصلاۃ وانتم سکاری**) لیکن لوگ اب بھی پیتے رہتے یہاں تک کہ اس حالت میں نماز کا وقت آجاتا، اب مزید سخت آیت نازل ہوئی (**انما الخمر والمیسر ...... فھل انتم منتھون**) اب لوگوں نے کہا: اے ہمارے رب ہم نے اسے ترک کردیا۔

بعض لوگوں نے حضورﷺ سے دریافت کیا کہ بہت سے لوگ اللہ کے راستے میں مارے گئے یا بستر پر مر گئے اس حالت میں کہ وہ شراب پیتے اور جوئے کی رقم کھاتے تھے، جسے شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے، اس پر یہ آیت نازل ہوئی (**لیس علی الذین ......**) رسول اللہﷺ نے فرمایا: اگر یہ چیزیں ان کے زمانہ میں حرام ہوئی ہوتیں تو انہوں نے بھی ایسے ہی چھوڑ دیا ہوتا جیسے تم نے چھوڑ دی ہیں۔

يَسْئَلُونَكَ عَنِ الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ (۱) پوچھتے ہیں شراب اور جوئے کا کیا حکم ہے؟ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ اس آیت کے ذریعہ شراب حرام کر دی گئی اور اس کے بعد نازل ہونے والی آیتیں محض تاکید کے لئے ہیں، اس خیال کی بنیاد درج ذیل دلائل پر ہے۔

(ا) مذکورہ آیت میں شراب کو اثم کہا گیا ہے اور لفظ اثم کسی چیز کی حرمت کی طرف اشارہ کرتا ہے جیسا کہ درج ذیل آیتوں میں ہے۔

قُلْ إِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّىَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ وَالْإِثْمَ وَالْبَغْىَ بِغَيْرِ الْحَقِّ. (۲) کہدو کہ میرے رب نے بے حیائی خواہ کھلے ہوں یا چھپے، گناہ اور حق کے خلاف زیادتی کو حرام قرار دیا ہے۔

وَذَرُوا ظَاهِرَ الإِثْمِ وَبَاطِنَهُ (۳) گناہ کو ترک کردو چاہے وہ ظاہر ہوں یا پوشیدہ۔

مذکورہ آیت میں اس جانب اشارہ ہے کہ شراب کی مضرت اس کی افادیت سے کہیں

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۲۱۹ (۲) سورۃ الاعراف: ۳۳

(۳) سورۃ الانعام: ۱۲۰

زیادہ ہے؛ لہٰذا غلبہ کا اعتبار کرتے ہوئے شراب حرام قرار پائے گی۔

البتہ جمہور کی رائے یہ ہے کہ اس آیت کے ذریعہ شراب حرام نہیں کی گئی بلکہ اس کا مقصد لوگوں میں اس سے نفرت وکراہیت پیدا کرنا ہے، تاکہ لوگ اس سے دور ہوں اور اگلے مرحلہ کے لئے تیار ہو جائیں اور جہاں تک لفظ اثم کی بات ہے، تو اس سے مراد وہ اثم ہے جس کا سبب شراب بنتی ہے نہ کہ وہ اثم جو حرمت کے بعد استعمال کے نتیجہ میں ہوتا ہے، اس لئے کہ یہ بات تواتر سے ثابت ہے کہ یہ آیت شراب کی حرمت سے قبل نازل ہوئی، یہی وجہ ہے کہ اس آیت کے نزول کے بعد بھی بعض صحابہ سے شراب نوشی ثابت ہے اور رسول اللہ ﷺ نے اس سے واقفیت کے باوجود انہیں منع نہیں فرمایا۔

يَـا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقْرَبُواْ الصَّلاَةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى. (۱)

اے ایمان والو! حالت نشہ میں نماز کے قریب بھی مت جاؤ۔

اس آیت کے پس منظر سے متعلق متعدد روایتیں نقل کی گئی ہیں، جن سے پتہ چلتا ہے کہ مغرب کی نماز پڑھانے کے دوران نشہ کی وجہ سے قراءت میں گڑبڑ ہوگئی جس پر یہ آیت نازل ہوئی، نماز پڑھانے والے کون تھے جن سے یہ غلطی ہوئی؟ اس سلسلہ میں مختلف اقوال ہیں، بعض کے مطابق یہ حضرت علیؓ تھے، جبکہ بعض کا کہنا ہے کہ یہ حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ تھے، اسی طرح بعض روایت میں مجہول شخص کا ذکر ہے۔(۲)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ سے اس سلسلہ میں مروی ہے کہ بعض لوگ حالت نشہ میں نماز کے لئے آئے تھے جس پر یہ آیت نازل ہوئی۔

عن ابن عباسؓ قال: ان رجالا كانوا يأتون وهم سكارى قبل ان تحرم الخمر فقال الله تعالىٰ: لا تقربوا الصلوٰة وانتم سكارىٰ .(۳)

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ شراب کی حرمت سے پہلے لوگ حالت نشہ میں نماز کے لئے آجاتے تھے، اس پر اللہ نے یہ آیت نازل فرمائی، لاَ تَقْرَبُواْ الصَّلاَةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى۔

---

(۱) سورة النساء: ۴۳

(۲) سنن أبي داؤد :3672۔

(۳) طبری :۶۱/۵

اس آیت کے ذریعہ نماز کے اوقات میں شراب کو قطعی طور پر حرام قرار دے دیا گیا، گویا یہ اس کے مستقل طور پر حرام کئے جانے کی تمہید تھی۔ **انما الخمر والمیسر الخ**،اس آیت کے ذریعہ شراب کو مکمل طور پر حرام قرار دے دیا گیا اس طرح کہ:

۱۔ اس آیت میں شراب کو رجس قرار دیا گیا ہے اور لفظ رجس کا اطلاق ایسی چیزوں پر ہوتا ہے جس کی حرمت پر اجماع ہے جیسے **أَوْ لَحْمَ خِنزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ**(۱)
فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْأَوْثَانِ (۲)

۲۔آیت کا آغاز ''إنما'' سے ہوا ہے جو کہ حصر پر دلالت کرتا ہے،اس طرح آیت کا یہ مطلب ہوگا کہ شراب سراپا رجس ہے لہٰذا اس سے دور رہو۔

۳۔اسے انصاب وازلام کے ساتھ ذکر کیا گیا ہے جو کہ بت پرستانہ اعمال کا حصہ ہیں جیسا کہ ابو ہریرہؓ کی یہ روایت اس کی جانب اشارہ کررہی ہے۔

قال النبی ﷺ: شارب الخمر کعابد الوثن. (۳) نبی کریم ﷺ نے فرمایا: شرابی بت کی پوجا کرنے والوں جیسا ہے۔

۴۔ اسے شیطانی عمل قرار دیا گیا ہے جو ظاہر ہے حرام ہوگا۔

۵۔ اس سے اجتناب کا حکم دیا گیا ہے جو انتہا درجہ کی نفی ہے،اس سے نہ صرف یہ ثابت ہوتا ہے کہ اس کا استعمال ممنوع ہے بلکہ اس کا نقل وحمل،خرید وفروخت اور تیاری وغیرہ سب کچھ ممنوع ہے۔

۶۔ اس سے اجتناب کو فلاح قرار دیا گیا ہے جو دنیا وآخرت دونوں کو شامل ہے لہٰذا اس کا استعمال دنیا وآخرت دونوں کی ناکامی وخسارہ کا باعث ہوگا۔

دیگر آیات:

دیگر آیات جن کا عموم شراب کی حرمت پر دلالت کرتا ہے وہ یہ ہیں:

---

(۱) سورة الأنعام :۱۴۵ (۲) سورة الحج : ۳۰

(۳) مصنف ابن أبي شيبة :19813

يَـا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُواْ كُلُواْ مِن طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ . (۱)	اے ایمان والو! جو پاکیزہ چیزیں ہم نے تم کو عطا کی ہیں ان کو کھاؤ۔

اس آیت میں طیبات کے کھانے کا حکم دیا گیا ہے جس کا مفہوم مخالف یہ ہے کہ جو چیزیں طیب نہ ہوں بلکہ خبیث ہوں، ان کا کھانا حرام ہوگا اور منشیات کے خبیث ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے، لہٰذا وہ حرام ہونگی۔

يَا أَيُّهَا النَّاسُ كُلُواْ مِمَّا فِيْ الأَرْضِ حَلاَلاً طَيِّباً وَّلاَ تَتَّبِعُواْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ إِنَّهُ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ . (۲)	اے لوگو! جو چیزیں زمین میں حلال وطیب ہیں انہیں کھاؤ، اور شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو، وہ تمہارا کھلا دشمن ہے۔

منشیات کا استعمال حرام اور خبیث چیزیں کھانے اور شیطان کی پیروی کرنے کے مترادف ہے۔

وَلاَ تُلْقُواْ بِأَيْدِيْكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ وَأَحْسِنُوَاْ إِنَّ اللّهَ يُحِبُّ الْمُحْسِنِيْنَ. (۳)	اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو، نیکی کرو، اللہ نیکی کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔

منشیات کا استعمال اپنے آپ کو ہلاکت وبربادی میں ڈالنا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔

وَلاَ تَتَبَدَّلُواْ الْخَبِيْثَ بِالطَّيِّبِ. (۴)	اور اچھی چیزوں کو بُری چیزوں سے نہ بدلو۔

منشیات کا استعمال طیب کو چھوڑ کر خبیث کو اختیار کرنے کے مترادف ہے۔

وَكُلُواْ مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّهُ حَلاَلاً طَيِّباً وَّاتَّقُواْ اللّهَ الَّذِيَ أَنتُم بِهِ مُؤْمِنُونَ. (۵)	اللہ نے تمہیں جو حلال روزی دی ہے اسے کھاؤ اور خدا سے جس پر ایمان رکھتے ہو ڈرتے رہو۔

منشیات کا استعمال حرام اور خبیث کھانا ہے اور اللہ سے نہ ڈرنا ہے۔

---

(۱) سورۃ البقرۃ: ۱۷۲ (۲) سورۃ البقرۃ :۱۶۸

(۳) سورۃ البقرۃ :۱۹۵ (۴) سورۃ النساء: ۲

(۵) سورۃ المائدۃ :۸۸

وَلاَ تَقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً. (۱)
اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو، اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

منشیات کا استعمال اپنے آپ کو بتدریج قتل کرنے کے مترادف ہے۔

وكُلُواْ وَاشْرَبُواْ وَلاَ تُسْرِفُواْ إِنَّهُ لاَ يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ. (۲)
کھاؤ، پیو اور بے جا نہ اڑاؤ، اللہ فضول خرچی کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

منشیات کا استعمال اسراف کی بدترین شکل ہے۔

يَا أَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحاً إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ. (۳)
اے رسولو، پاکیزہ چیزیں کھاؤ، اور نیک عمل کرو، تم جو کچھ کرتے ہو اس سے میں واقف ہوں۔

یہاں رسولوں کے ذریعہ امت کو خطاب کیا گیا ہے، انکا ذکر خاص طور پر اس لئے کیا گیا کہ وہ نمونہ ہیں، اس طرح یہ آیت اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ خبیث چیزیں ہر شریعت میں حرام رہی ہیں۔

سنت سے ثبوت:

خمر کی حرمت سے متعلق بہت سی حدیثیں ہیں، صاحب مغنی نے اس کی جانب اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ شراب کی حرمت پر اتنی حدیثیں ہیں کہ وہ مجموعی طور پر تواتر کی حد تک پہنچتی ہیں۔(۴)

عن ابن عمرؓ ان رسول الله ﷺ قال: من شرب الخمر فی الدنيا ثم لم يتب حرمها فی الآخرة . (۵)
ابن عمرؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا، جس نے دنیا میں شراب پی اور توبہ نہیں کیا تو اللہ اسے آخرت میں اس سے محروم رکھے گا۔

ابن عبد البرؒ نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے:

---

(۱) سورة النساء : ۲۹
(۲) سورة الاعراف :۳۱
(۳) سورة المومنون :۵۱
(۴) المغنی : ۱۵۸/۹
(۵) فتح الباری :۳۰۰/۱۰

هـذا وعيـد شديد يدل على حرمان دخول الجنة لأن الله تعالىٰ اخبر أن فـى الـجـنة انهـارا مـن الـخمر لذة لـلشـاربين وانهم لا يصد عون عنها ولاينزفون، فاذا دخلها وقد علم ان فيهـا خـمـرا و أنـه حرمها عقوبة له لـزم وقـوع الهـم والـحزن والجنة لاهم ولاحزن فيها .(۱)

یہ شدید وعید ہے، اس سے پتہ چلتا ہے کہ اللہ ایسے شخص کو جنت میں داخلہ سے محروم کردیگا، اس لئے کہ اس نے یہ واضح کر دیا ہے کہ جنت میں شراب کی نہریں ہونگی جس سے پینے والے بلا کسی روک ٹوک لطف اندوز ہوں گے، لہٰذا ایسا شخص اگر اس میں داخل ہوگا اور اسے پتہ چلے گا کہ یہاں شراب ہے لیکن بطور سزا وہ اسے نہیں ملے گی، تو ظاہر ہے اسے ایک طرح کا رنج ہوگا جبکہ جنت وہ جگہ ہے جہاں رنج وملال نام کی کوئی چیز نہیں۔

عن خالد بن يزيد عن ثابت بن يزيد الـخـولانـى اخبـره، أنـه كان له عم يبيـع الخمر، وكان يتصدق، فنهيته عـنهـا فـلـم يـنته، فقدمت المدينة، ولـقيـت ابـن عبـاس رضى الله عنه فسـألتـه عن الخمر و ثمنها؟ فقال: هـى حرام و ثمنها حرام، ثم قال: يا مـعشـر أمة محمد ﷺ إنه لو كان كتاب بعد كتابكم، و نبى بعد نبيكم، لأنـزل فيكم كما أنزل فيمن قبلكم، و مـا آخر ذلک من أمركم الى يوم

خالد بن یزید نے بیان کیا کہ انہیں ثابت بن یزید خولانی نے بتایا کہ ان کے ایک چچا تھے جو شراب بیچا کرتے تھے اور اس کی آمدنی صدقہ کر دیتے تھے، میں نے انہیں اس سے منع کیا لیکن انہوں نے نہیں مانا، میرا مدینہ آنا ہوا تو ابن عباسؓ سے ملا اور شراب اور اس کی قیمت کے متعلق دریافت کیا، انہوں نے بتایا کہ یہ حرام ہے، اس کی قیمت بھی حرام ہے پھر فرمایا: اے امت محمدیہ کی جماعت، اگر تمہاری کتاب کے بعد کوئی اور کتاب آتی، اور تمہارے نبی کے بعد کوئی نبی، تو بھی وہی

(۱) نیل الأوطار :۱۹۲/۲

القيامة، و لعمرى لهو أشد عليكم .
قال ثابت : ثم لقيت عبد الله بن
عمر رضى الله عنه فسألته عن ثمن
الخمر ، فقال: سأخبرک عن
الخمر : إنى كنت عند رسول الله
ﷺ فى المسجد، فبينما هو
محتب حل حبوته، ثم قال: من كان
عنده من هذه الخمر شيء فليأت
بها، فجعلوا يأتونه، فيقول
أحدهم: عندى راوية، و يقول
الآخر: عندى زق، او ماشاء الله أن
يكون عنده. فقال رسول الله ﷺ
اجمعوا ببقيع كذا وكذا ثم
آذنونى، ففعلوا، ثم أتوه، فقام و
قمت معه، فمشيت عن يمينه، وهو
متكئ على، فلحقنا أبا بكر رضى
الله عنه فأخرنى رسول الله ﷺ
فجعلنى عن شماله، و جعل أبا بكر
عن يمينه، ثم لحقنا عمر رضى الله
عنه، فأخرنى وجعله عن يساره،
فمشى بينهما، حتى اذا وقف على
الخمر فقال للناس: أتعرفون هذه ؟
قالوا: نعم يا رسول الله هذه

چیز نازل ہوتی جیسا کہ اس سے قبل نازل
ہوئی، اس میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی، میری
زندگی کی قسم شاید وہ اس سے بھی سخت ہوتی۔
ثابت نے کہا: پھر میں عبداللہ بن عمرؓ سے ملا
اوران سے شراب کی قیمت کے بارے میں
پوچھا؟ انہوں نے کہا کہ میں تمہیں شراب
کے بارے میں بتاتا ہوں، میں مسجد میں
رسول اللہ ﷺ کے پاس تھا، آپ ﷺ نے
فرمایا: جس کے پاس جو بھی شراب موجود ہو
لے کر آئے، لوگ شراب لے کر آنے لگے،
ایک نے کہا: میرے پاس راویہ ہے جبکہ
دوسرے نے کہا میرے پاس زق ہے، اس
طرح جس کے پاس جو تھی وہ اس نے بتایا،
رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب کو بقیع کے
پاس جمع کرو، پھر مجھے بتاؤ، انہوں نے ایسا
ہی کیا اور آ کر خبر دی، نبی کریم ﷺ اٹھے،
ان کے ساتھ میں بھی اٹھا، میں آپ ﷺ
کی دائیں جانب چلا اس طرح کہ آپ مجھ
پر سہارا لئے ہوئے تھے، راستہ میں ابوبکرؓ ساتھ
ہو لئے تو آپ ﷺ نے مجھے بائیں جانب
کر دیا، اور ابوبکرؓ داہنی جانب آ گئے، پھر عمرؓ
ہم سے آ ملے تو آپ ﷺ نے مجھے پیچھے کر
دیا اور انہیں بائیں جانب رکھا، اس طرح

الخمر. قال: صدقتم، قال : فإن الله لعن الخمر و عاصرها ومعتصرها و شاربها و ساقيها و حاملها و المحمولة اليه و بائعها و مشتريها و آكل ثمنها، ثم دعا بسكين فقال: اشحذوها، ففعلوا، ثم اخذها رسول الله ﷺ يخرق بها الزقاق، فقال الناس : إن في هذه الزقاق منفعة . فقال : اجل، ولكن افعل ذلک غضبا لله عزوجل ، لما فيها من سخطه .
قال عمر رضي الله عنه ، أنا أكفيک يا رسول الله قال: لا. (۱)

آپ ﷺ ان دونوں کے درمیان چلتے رہے یہاں تک کہ شراب کے پاس آ کر رک گئے اور لوگوں سے فرمایا: تمہیں پتہ ہے یہ کیا ہے؟ انہوں نے عرض کیا ، ہاں یہ شراب ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے سچ کہا ، پھر فرمایا : اللہ نے لعنت بھیجی ہے شراب پر، اس کے تیار کرنے والے، پینے والے، پیش کرنے والے، لے جانے والے، جس کے پاس لے جائی جائے، بیچنے اور خریدنے والے اور اس کی قیمت کھانے والے پر ، پھر آپ ﷺ نے چھری منگوائی اور فرمایا اس کو تیز کرو، اس کے بعد آپ ؐ اس سے اس مشک میں سوراخ کرنے لگے جس میں شراب تھی، لوگوں نے کہا یہ مَشک تو کام کی چیز ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: میں ایسا اللہ کی ناراضگی کو دیکھتے ہوئے کر رہا ہوں، عمرؓ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ یہ کام میں کر دیتا ہوں لیکن آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں"۔

عن أبي طعمة : سمعت ابن عمر رضي الله عنه يقول "خرج رسول الله ﷺ الى المربد، فخرجت

ابوطعمہ کہتے ہیں کہ میں نے ابن عمرؓ کو بیان کرتے ہوئے سنا کہ رسول اللہ ﷺ ایک میدان کی طرف نکلے تو میں بھی ان کے

(۱) سنن البيهقي:17694،المستدرك للحاكم: 7306

معــه، فكـنـت عـن يمينـه، و أقبل أبـوبـكـر فتأخـرت عـنـه فكان عن يـمـيـنــه، و كنت عن يساره، ثم أقبل عمر، فتنحيت له، فكان عن يساره، فـأتـى رسـول الـلــه المربد، فإذا بـأزقاق على المربد فيها خمر. قال ابن عمر : فدعاني رسول الله ﷺ بالمدية، قال: و ماعرفت المدية إلا يـومـئـذ، فـأمـر بالزقاق فشقت، ثم قال: لعنت الخمر وشاربها وساقيها وبـائـعهـا ومبتـاعهـا وحـامـلهـا والـمـحـمـولة اليـه وعـاصـرهـا ومعتصرها وآكل ثمنها .(١)

ساتھ چلا، میں آپ ﷺ کے داہنی جانب تھا، راستہ میں ابو بکرؓ آ گئے تو میں بائیں جانب ہوگیا اور وہ داہنی جانب، پھر عمرؓ آ ملے تو میں پیچھے ہٹ گیا اور وہ بائیں جانب آ گئے، اس طرح رسول اللہ ﷺ اس میدان تک پہنچے جہاں شراب رکھی گئی تھی، ابن عمرؓ کہتے ہیں کہ حضور ﷺ نے مجھے ایک بڑا چاقو لانے کو کہا: میں نے اس دن ہی اتنا بڑا چاقو دیکھا، پھر آپ ﷺ نے شراب کے مشک میں سوراخ کرنے کو کہا، تو میں نے کردیا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے شراب، اس کے پینے، پلانے، خرید وفروخت کرنے، لے جانے، جس کے پاس لے جائی جائے، اسے تیار کرنے اور اس کی قیمت کھانے والے، سب پر لعنت بھیجی ہے۔

عن ابن عباس رضى الله عنه ”أن رسول الـلـه ﷺ أتا ه جبريل عليه السلام فقال: ”يا محمد إن الله لعن الخمر و عـاصـرها و معتصرها و حاملها و الـمحمولة إليه و شاربها و بائعها و مبتاعها و ساقيها و مسقاها“ (٢)

حضرت ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس جبرئیلؑ آئے اور کہا: اے محمد ﷺ اللہ نے شراب تیار کرنے والے، اسے اٹھانے والے، جس کے لئے اٹھائی جائے، پینے والے، خرید وفروخت کرنے والے اور پلانے والے سب پر لعنت بھیجی ہے۔

---

(۱) سنن البیہقی:17695،المستدرك للحاكم :7307

(۲) مسند امام احمد: 2900

عـن ابـن عباس رضى الله عنه قال: قـال رسول الله ﷺ من كان يؤمن بـالـلـه واليـوم الآخـر فلا يشـرب الـخـمـر، و مـن كــان يؤمن بـالـلـه واليوم الآخر فلا يجلس على مائدة يشرب عليها الخمر. (١)

حضرت عبداللہ بن عباسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہے اسے چاہئے کہ شراب نہ پیئے اور نہ ہی اس دسترخوان پر بیٹھے جس پر شراب کا دور چلتا ہو۔

عـن عبـد الله بن محمد مولى أسلم قــال: أخبـره أن الـنبى ﷺ قــال: ”لايحل لأحد يؤمن بالله واليوم الآخر أن يـجـلـس على مائدة يشرب عليها الخمر، ولا يحل لأحد يومن بالله واليوم الآخر أن يتخلف عن الجمعة. (٢)

عبداللہ بن محمد نے بیان کیا کہ ان تک رسول اللہ ﷺ کا یہ فرمان پہنچا ہے جس میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے یہ حلال نہیں ہے کہ ایسے دسترخوان پر بیٹھے جس پر شراب موجود ہو یا جمعہ کی نماز کے لئے حاضر نہ ہو۔

عـن مـعـاوية رضـى الـلـه عنه، قال كتـب إلينا عمر رضى الله عنه، ”لا يـجـاورنّكم خنزير، ولا يرفع فيكم صـلـيـب، ولا تـاكـلـوا عـلـى مائدة يشـربـون عـليهـا الخمـر، وأدبوا الخيل. (٣)

معاویہؓ نے بیان کیا کہ عمرؓ نے ہمیں یہ ہدایتیں لکھ کر بھیجیں کہ تمہارے گرد و پیش میں خنزیر نہ رہے، نہ صلیب بلند کیا جائے اور نہ ہی ایسے دسترخوان پر کھاؤ جس پر شراب ہو، اپنے گھوڑے کو اچھی تربیت دو۔

عن ابن عمر رضى الله عنه أن النبى ﷺ قال كل مسكر خمر، و كل

ابن عمرؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز خمر ہے، اور حرام ہے جو

---

(١) سنن الدارمی: 2093

(٢) جامع الاحاديث والمراسيل :26781

(٣) ايضا :3840

مسكر حرام، و من شرب الخمر في الدنيا ومات وهو يدمنها لم يتب منها لم يشربها في الآخرة.(۱)

دنیا میں شراب پیتا رہا اور اس لت کے ساتھ بنا توبہ کئے مر گیا تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہے گا۔

و عن ابن عمر رضي الله عنه أن رسول الله ﷺ قال "من شرب الخمر سقاه الله من حميم جهنم" والحميم: هو الماء الحار، قال تعالىٰ : ﴿ وسقوا ماءً حميمًا فقطّع أمعاء هم﴾ (۲)

عبد اللہ بن عمرؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے شراب پی، اللہ اسے حمیم جہنم پلائے گا، حمیم جہنم سے مراد جہنم کا کھولتا ہوا پانی ہے، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے ان کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا جس سے ان کی انتڑیاں کٹ جائیں گی۔

عن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنه وقد قيل له : هل سمعت رسول الله ﷺ ذكر شان الخمر بشيء ؟ قال: نعم، سمعته يقول: " لا يشرب الخمر رجل من أمتي، فيقبل الله منه صلاة أربعين يوما". (۳)

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاصؓ سے دریافت کیا گیا کہ آپ نے شراب سے متعلق رسول اللہ ﷺ سے کچھ سنا ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ میری امت میں سے جو بھی شراب پیئے گا اللہ اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کریگا۔

إن الله حرم الخمر والميسر والكوبة . (۴)

اللہ نے ہم پر شراب، جوا اور ڈھول کو حرام کر دیا ہے۔

---

(۱) جامع الاحاديث والمراسيل : 15839، سنن أبى داؤد : 3680

(۲) سنن النسائي : 5137

(۳) سنن النسائي : 5649

(۴) سنن أبي داؤد :3096

وعـن قيـس بـن سعد بن عبادة رضى الـلـه عنه أن رسول الله ﷺ قال: إن الـلــه . ربـى تبـارک و تعـالىٰ حرم الـخـمـر و الـكـوبة والـقنين، وإياكم والغبيراء ، فإنها ثلث خمر العالم.(۱)

قیس بن سعد بن عبادہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ نے شراب اور شطرنج کو حرام قرار دیا ہے، خاص طور پر غبیرا، جو شراب کی دنیا کا ایک تہائی ہے۔

عـن جابر رضى الله عنه أن رجلاً قدم من جيشان. و جيشان من اليمن . فسأل رسول الله ﷺ عن شراب يشربونه بـأرضهـم مـن الذرة يقال له: المزر ؟ فـقـال رسـول الـله ﷺ : أوَ مسكر هو؟ قال: نعم ، قال رسول الله ﷺ: كـل مسـكـر حرام، و إن عـلـى الـلـه عهـدا لمن يشرب المسكر أن يسقيه مـن طينة الخبال. قالوا: يا رسول الله ﷺ ومـا طيـنـة الـخبال؟ قال : عرق اهل النار، او عصارة اهل النار. (۲)

جابرؓ نے بیان کیا کہ یمن سے دو آدمی رسول اللہ کے پاس آئے اور مزر کے بارے میں دریافت کیا ، یہ ایک شراب ہے جو مکئی سے بنائی جاتی ہے، آپ ﷺ نے پوچھا: کیا وہ نشہ آور ہے؟ انہوں نے کہا ہاں، اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے اللہ نے طے کیا ہے کہ جو بھی نشہ آور چیز پیے گا اللہ اسے جہنمیوں کا بہنے والا پسینہ پلائے گا۔

عـن ابـن عـمـر رضى الله عنهما أن رسـول الـلــه ﷺ قال ”ثلاثة حرم الـلـه تبارک و تعالىٰ عليهم الجنة: مـدمـن الـخـمـر والعـاق والديوث الذى يقر فى اهله الخبث“ .(۳)

ابن عمرؓ سے مروی ہے، رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا کہ تین شخص پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے، شراب پینے والا ، والدین کا نافرمان اور دیوث۔

---

(۱) مسند إمام أحمد :15179

(۲) صحيح مسلم :5173

(۳) مسند امام احمد :5364

وعـن جابر رضى الله عنه ان رسول الـلـه ﷺ قـال: ”ثلاثة لا يقبل الله لهم صـلاة ، ولا تـصـعـد لهم إلـى السـمـاء حسـنـة : الـعبد الآبق حتى يـرجـع إلـى مـواليـه، فيضع يده فى أيـديهم، والـمرأة الـسـاخـط عليها زوجهـا حتـى يـرضـى، والسكران حتى يصحوا“ . (١)

جابرؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تین لوگ ایسے ہیں جن کی اللہ تعالیٰ نہ تو نماز قبول کرے گا نہ کوئی اور نیکی ، بھاگا ہوا غلام یہاں تک کہ مالک کے پاس لوٹ جائے ، ایسی عورت جس کا شوہر اس سے ناراض ہو یہاں تک کہ راضی ہو جائے اور نشہ میں مست ، یہاں تک کہ نشہ ختم ہو جائے۔

عـن انـس رضـى الله عنه أن رسول اللهؐ قـال: ”من ترک الخمر وهو يقدر عليه لأسقيـنه منه فى حظيرة القدس، و من تـرک الـحرير وهو يقدر عليه لأكونه إياه فى حظيرة القدس“. (٢)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے شراب پر قدرت کے باوجود چھوڑ دی تو میں اسے خصوصی شراب پلاؤں گا ، اور جس نے ریشم قدرت کے باوجود چھوڑ دیا تو میں اسے پہناؤں گا ۔

عـن أبـى هـريـرة رضى الله عنه قال: قـال رسـول الله ﷺ : ”من سره أن يسقيـه الـلـه الـخـمـر فـى الآخـرة فـليتـركهـا فـى الـدنيـا، ومن سره أن يـكسـوه الـلـه الـحـريـر فى الآخرة فليتركه فى الدنيا“. (٣)

ابو ہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ اسے آخرت میں شراب پلائے تو اسے چاہئے کہ وہ دنیا میں چھوڑ دے، اسی طرح جو یہ چاہتا ہے کہ اللہ اسے ریشم آخرت میں پہنائے تو اسے چاہئے کہ وہ اسے دنیا میں ترک کر دے۔

عـن خبـاب بن الأرت رضى الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ : ” إياک

خباب بن الارتؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شراب سے بچو، اس سے

(١) سنن البيهقي : 1860

(٢) الترغيب والترهيب :3733

(٣) جامع الاحاديث والمراسيل :22099

والخمر، فان خطيئتها تفرع الخطايا كما أن شجرتها تفرع الشجر ". (١)

برائیاں ایسے ہی پھوٹتی ہیں جیسے اس کے درخت سے شاخیں۔

عن أبى الدرداء رضى الله عنه قال: اوصانى خليلى ﷺ "أن لا تشرك بالله شيئاً و إن قطعت وإن حرقت، ولا تترك صلاة مكتوبة متعمداً، فمن تركها متعمداً فقد برئت منه الذمة، ولا تشرب الخمر، فإنها مفتاح كل شر". (٢)

ابو درداءؓ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میرے خلیل نے یہ وصیت کی کہ اللہ کے ساتھ کسی کوشریک نہ ٹھہراؤں اگر چہ کاٹ ڈالا جاؤں یا جلا دیا جاؤں، جان بوجھ کر فرض نماز نہ چھوڑوں کیوں کہ ایسا کرنے والے سے اللہ بری ہو جاتا ہے اور شراب نہ پیوں کیوں کہ یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

عن ابن عمر عن النبى ﷺ قال: "من ترک الصلاة سكراً مرة واحدة، وكأنما كانت له الدنيا وما عليها فسلبها .(٣)

ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے حالت نشہ میں ایک مرتبہ بھی نماز چھوڑی اس کی حالت ایسی ہی ہے جیسے اس سے سب کچھ چھین لیا گیا۔

عن ابن عباس رضى الله عنه قال : قال رسول الله ﷺ: " اجتنبوا الخمر، فإنها مفتاح كل شر. (۴)

ابن عباسؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: شراب سے بچو یہ ہر برائی کی کنجی ہے۔

عن عثمان رضى الله عنه أن النبى ﷺ قال: "اجتنبوا الخمر فإنها أم الخبائث، وإنها لا تجتمع هى والإيمان إلا أوشک أحدهما أن يخرج صاحبه". (٥)

عثمانؓ راوی ہیں، رسول اللہ نے فرمایا: شراب سے بچو یہ برائیوں کی جڑ ہے، یہ اور ایمان ایک جگہ جمع نہیں ہوتا ہے مگر اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ کوئی ایک چلا جائے۔

---

(١) سنن ابن ماجة :3451

(٢) سنن ابن ماجة :4121

(٣) مؤطا امام احمد :6641

(۴) المستدرك :7309

(٥) سنن النسائى :5652

عـن أبی هـريرة رضـی الـلـه أن النبی ﷺ قال: "لا يزنی الزانی حين يزنی وهـو مؤمن ، ولا يسرق السارق حين يسـرق وهـو مـؤمـن ، ولا يشـرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن". (١)

ابو ہریرہؓ روایت کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: زنا کرنے والا جب زنا کرتا ہے تو وہ مومن نہیں رہتا، اسی طرح نہ چوری کرنے والا اور نہ ہی شراب پینے والا۔

عـن عـلـی رضـی الله عنه قال: قال رسـول الـلـه ﷺ: إذا فـعلت أمتی خمس عشرة خصلة حل بها البلاء. قيـل: ومـا هن يا رسول الله ؟ قال: إذا كـان الـمـغـنـم دولاً، والأمـانة مـغـنمًا، والـزكوٰة مـغـرما، وأطاع الرجل زوجته و عق أمه،و برّصديقه و جـفا أباه، وارتفعت الأصوات فی الـمسـاجـد، وكـان زعيـم الـقوم أرذلهـم ، وأكـرم الـرجـل مخـافة شـره، وشـربـت الـخـمور، ولـبـس الـحـريـر، واتـخـذت الـقيـان والـمـعـازف، ولعن آخر هذه الأمة أولهـا، فـليـرتـقبوا عند ذلک ريحا حمراء أوخسفا أومسخا. (٢)

حضرت علیؓ سے مروی ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں جب پندرہ خصلتیں پیدا ہو جائیں گی تو ان پر عذاب مسلط کیا جائے گا، پوچھا گیا وہ خصلتیں کیا ہیں یارسول اللہ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب امانت غنیمت بن جائے، زکوٰۃ ٹکس، مرد بیوی کی سنے اور ماں کی نافرمانی کرے، دوست کے ساتھ وفا کرے اور باپ کے ساتھ جفا، مسجدوں میں ہنگامے ہوں، قوم کے سردار ذلیل لوگ بن جائیں، لوگوں کا احترام ان کے شر سے بچنے کے لئے کیا جائے، شراب پی جائے، ریشم پہنا جائے، موسیقی عام ہو جائے، بعد والے لوگ پہلے والوں پر لعنت بھیجیں تو پھر سرخ آندھی کا انتظار کرو، یا پھر زمین میں دھنسا دیئے جانے یا مسخ کردیئے جانے کا۔

(١) صحيح البخاری : 6662، صحيح مسلم:165

(٢) سنن الترمذی:2242

عن عبادة بـن الـصـامت رضى الله عـنـه أن رسـول الـلـه ﷺ قـال: والـذى نفسى بيده ليبيتن أناس من أمتـى عـلى أشر و بطر ولعب ولهو، فيصبحوا قردة و خنازير باستحلالهم المـحـارم، واتـخـاذهم القينـات، وشـربهـم الـخـمـر ، وأكـلـهم الربا ولبسهم الحرير . (١)

عبادة بن صامتؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، میری امت کے بہت سے لوگ برائیوں، تکبر، اور کھیل تماشوں میں مبتلا ہو جائیں گے، حرام چیزوں کو حلال کرنے، گانے والیوں سے رسم وراہ بڑھانے، شراب پینے، سود کھانے اور ریشم کے استعمال کی وجہ سے اللہ بعض کو خنزیر اور بندروں میں تبدیل کر دے گا۔

عـن عـمـران بـن حصين رضى الله عـنـه أن رسـول الـلـه ﷺ قال: فى هـذه الأمة خسف ومسـخ وقـذف، قـال رجل من المسلمين: يا رسول الـلـه ﷺ متـى ذلک؟ قـال: إذا ظهـرت القيان والمعازف و شربت خمور . (٢)

عمران بن حسینؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اس امت میں دھنسنے، مسخ کئے جانے اور سنگباری کے واقعات پیش آئیں گے، صحابہ نے دریافت کیا، ایسا کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جب گانے والیوں اور موسیقی کاروں کا دور دورہ ہوگا اور شراب برسرعام پی جانے لگے گی۔

عـن أبى مالک الأشعرى رضى الله عنه أنه سمع رسول الله ﷺ يقول: "ليشـربـن أنـاس مـن أمتـى الخمر، يسمونها بغير اسمها". (٣)

ابو مالک الاشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت کے بہت سے لوگ شراب کا نام بدل کر اسے پئیں گے۔

عـن أنـس بن مالـک رضى الله عنه

انس بن مالکؓ نے بیان کیا کہ میں نے

(١) مسند امام احمد :22411

(٢) سنن الترمذی :2244

(٣) سنن أبي داؤد :3689

قال: سمعت من رسول الله ﷺ حديثا لا يحدثكم به غيرى، قال: ”من أشراط الساعة أن يظهر الجهل ويقل العلم، و يظهر الزنا، و تشرب الخمر، و يقل الرجال، و يكثر النساء، حتى يكون لخمسين امرأة، قيمهن رجل واحد“. (١)

رسول اللہ ﷺ سے وہ بات سنی جو کسی اور نے نہیں سنی، آپ ﷺ نے فرمایا: قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ جہالت بڑھے گی اور علم کم ہو جائیگا، زنا عام ہو جائے گا، شراب پی جائے گی، مرد کم ہو جائیں گے اور عورتوں کی تعداد بڑھ جائیگی، اس حد تک کہ پچاس عورتوں کے لئے بس ایک مرد ہوگا۔

عن أبی مالک الأشعری رضی الله عنه قال: قال رسول الله ﷺ: ”ليكونن من أمتى أقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف، ولينزلن أقوام إلى جنب علم، يروح عليهم بسارحة لهم، يأتيهم – يعنى الفقير – لحاجة، فيقولون: ارجع الينا غدا، فيبيتهم الله، ويضع العلم، و يمسخ آخرين قردة و خنازير الى يوم القيامة“.(٢)

ابو مالک اشعریؓ راوی ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میری امت میں بعض لوگ زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال کرلیں گے، لوگ پہاڑوں کی چوٹیوں کے دامن میں ڈیرا ڈالیں گے، کوئی ضرورت مند ان سے کچھ مانگے گا تو کہیں گے کل آؤ؟ لیکن اللہ بعض کو رات میں ہی ہلاک کردے گا جبکہ بعض کو خنزیر اور بندر کی شکل میں تبدیل کردے گا۔

عن طلقؓ أنه قال: ”كان عند رسول الله ﷺ فجاءه صحار بن عبد القيس فقال: يا رسول الله ماترى فى شراب نصنعه بأرضنا من ثمارنا؟ فأعرض عنه النبی ﷺ

طلقؓ نے بیان کیا کہ وہ ایک موقع سے رسول اللہ ﷺ کے پاس تھے، اس دوران صحار بن عبد قیس آئے اور کہا: یا رسول اللہ آپ کا اس شراب کے بارے میں کیا خیال ہے جو ہمارے علاقے میں پھلوں سے تیار

(١) صحيح البخاری:5450

(٢) صحيح البخاری:5463

حتی سألہ ثلاث مرات، حتی قام فصلی، فلما قضی صلاته قال: من سائلی عن المسکر؟ لا تشربه ولا تسقه أخاک، فوالذی نفس محمد بیده لا یشربه رجل ابتغاء لذة سکره فیسقیه الله الخمر یوم القیامة'' (۱)

کی جاتی ہے؟ آپ ﷺ نے کوئی جواب نہ دیا، آپ نماز کے لئے اٹھے اور اس کے بعد فرمایا: کس نے سوال کیا تھا نشہ آور چیز کے بارے میں؟ نہ تم پیو اور نہ اپنے بھائی کو پلاؤ، اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں محمد ﷺ کی جان ہے جو شخص نشہ کے لئے شراب نہیں پیے گا ، اللہ اسے قیامت کے دن شراب پلائے گا۔

عن حذیفة رضی الله عنه قال رسول الله ﷺ : یأتی علی الناس زمان یستحل فیه خمسة أشیاء بخمسة أشیاء: یستحلون الخمر باسم یسمونها اِیاه، والسحت بالهدیة، والقتل بالرهبة ، والزنا بالنکاح، والربا بالبیع . (۲)

حذیفہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :ایک زمانہ ایسا آئے گا جس میں پانچ چیزیں پانچ ناموں سے حلال کر لی جائیں گی، شراب کسی اور نام سے، رشوت ہدیہ کے نام سے، قتل دہشت گردی کے نام سے، زنا نکاح کے نام سے اور سود تجارت کے نام سے۔

عن أبی سعید الخدری، رضی الله عنه، قال: قال رسول الله ﷺ: لایدخل الجنة منان ولا عاق ولا مدمن خمر .(۳)

ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جنت میں احسان جتانے والا ، والدین کی نافرمانی کرنے والا اور شرابی داخل نہیں ہوگا۔

اجماع سے ثبوت:

خمر کی حرمت پر حضرات صحابہ کا اجماع منعقد ہو چکا ہے، قدامہ بن مظعون، عمرو بن معدیکرب اور ابوجندل کے بارے میں آتا ہے کہ انہوں نے اسے حلال سمجھ کر پیا اس آیت کی بنیاد

(۱) مجمع الزوائد: 2818 (۲) اعلام الموقعین: 88/2

(۳) سنن النسائی :5657

پر ''لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصَّالِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْآ''(۱)

لیکن علماء صحابہ نے اس آیت کا صحیح مطلب اور خمر کی حرمت ان پر واضح کی تو انہوں نے رجوع کرلیا، چنانچہ ان پر حد جاری کی گئی، جوز جانی نے ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ قدامہ بن مظعون نے شراب پی تو عمرؓ نے ان سے دریافت کیا کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے ''لَیْسَ عَلَی الَّذِیْنَ آمَنُوْا وَ عَمِلُوْا الصَّالِحٰتِ جُنَاحٌ فِیْمَا طَعِمُوْا''میں ابتدائی مہاجرین میں سے ہوں، اس کے علاوہ بدر اور احد میں بھی شرکت کی ہے، عمرؓ نے وہاں موجود لوگوں سے کہا انہیں جواب دو لیکن سب ہی خاموش رہے، پھر انہوں نے ابن عباسؓ سے کہا کہ آپ جواب دیں، چنانچہ آپ نے فرمایا کہ مذکورہ آیت شراب کی حرمت سے قبل نازل ہوئی ہے پھر آپ نے یہ آیت پڑھی ''اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَیْسِرُ وَالْاَنْصَابُ وَالْاَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّیْطَانِ فَاجْتَنِبُوْہُ''(۲)

قیاس سے ثبوت:

علامہ ابن قیمؒ نے زاد المعاد میں لکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے جن چیزوں کو بھی ہم پر حرام کیا ہے وہ اس کی مضرت اور ناپسندیدہ ہونے کی وجہ سے ہے، گویا اس کی حرمت ہمارے حق میں خیر ہے، ام الخبائث خمر کی حرمت میں بھی یہی حکمت ہے، جدید تحقیقات سے اس کی مضرتیں مزید واضح ہو چکی ہیں۔(۳)

ایک شبہ اور اسکا جواب :

خمر کی حرمت قرآن، حدیث، اجماع اور قیاس سے ثابت ہے پھر بھی بعض لوگوں نے اپنے طبعی شر کی وجہ سے اس میں شکوک وشبہات پیدا کرنے کی کوشش کی ہے، انکا کہنا ہے کہ خمر سے متعلق قرآن میں جو نہی وارد ہوئی ہے وہ تادیبی نوعیت کی ہے جیسا کہ عورتوں سے متعلق کہا گیا ہے ''وَاھْجُرُوْھُنَّ فِی الْمَضَاجِعِ وَاضْرِبُوْھُنَّ''(۴) اسی طرح متعلقہ آیت میں خمر

---

(۱) سورة المائدة :۹۳ (۲) سورة المائدة :۹۰

(۳) زاد المعاد :۱۴۳/۳ (۴) سورة النساء :۳۴

اور میسر کو ناپاک چیز قرار دیا گیا ہے اور اس سے بچنے کا حکم دیا گیا لیکن اس کی حرمت سے متعلق کچھ نہیں کہا گیا اس لئے کہ اجتناب اور حرمت میں فرق ہے۔(۱)

لیکن یہ شبہات بے بنیاد ہیں، مذکورہ آیت خمر کی حرمت میں بالکل صریح ہے اس طرح کہ:

۱۔ اللہ تعالیٰ نے خمر کا ذکر انصاب و ازلام کے ساتھ کر کے انہیں ایک حکم میں رکھا ہے، انصاب و ازلام بت پرستی کے اعمال میں سے ہیں اس طرح کہا جاسکتا ہے کہ خمر، انصاب و ازلام کے مماثل ہے جس کا تعلق کفر و شرک سے ہے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ نے خمر کو رجس قرار دیا ہے، رجس کے معنی انتہائی قبیح، خبیث اور بُری چیز کے ہیں۔

بعض مفسرین نے اسکی تشریح نجس سے کی ہے اور نجس اور خبیث یہ دونوں ہی اسلام میں حرام ہیں۔

۳۔ اللہ تعالیٰ نے خمر کو شیطانی عمل قرار دیا ہے اور شیطانی عمل سراپا شر، خبث اور اللہ کے ذکر میں رکاوٹ ہے لہٰذا یہ حرام ہوگا۔

۴۔ آیت میں لفظ ''فَاجْتَنِبُوْهُ'' حرمت کے انتہائی درجہ کو ظاہر کرتا ہے، صاحبِ قرطبی نے اسکی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ اس سے مطلق اجتناب مراد ہے یعنی اس سے کسی بھی طرح کا نفع حاصل کرنا صحیح نہیں ہوگا، (۲) علامہ رشید رضا مصری نے لکھا ہے کہ خمر کی حرمت کی تاکید جس طرح قرآن میں آئی ہے ویسی کسی اور چیز کے بارے میں نہیں آئی، اس کی حکمت غالبا لوگوں کا اس میں بُری طرح مبتلا ہونا ہے۔(۳)

اسکے علاوہ کسی چیز کو حرام قرار دینے کے لئے لفظ حرام کا استعمال ضروری نہیں ہے اور نہ ہی حلال قرار دینے کے لئے لفظ حلال کا استعمال ضروری ہے، قرآن کا اپنا اسلوب ہے، کبھی وہ کسی چیز کا مطالبہ لفظ امر کے ذریعہ کرتا ہے ''اِنَّ اللّٰهَ يَاْمُرُكُمْ اَنْ تُؤَدُّوا الْاَمَانَاتِ اِلٰى

---

(۱) تفسیر المنار :۴۸/۲ (۲) تفسیر قرطبی: ۲۸۹/۶

(۳) تفسیر المنار :۴۸/۲

اَهْلِهَا. " (۱) جبکہ کبھی کسی فعل پر انعام کے ذریعہ سے جیسے ''مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَهٗ لَهٗ '' (۲) اسی طرح کسی چیز سے روکنے کے لئے بھی قرآن کا اسلوب مختلف ہے، چنانچہ کبھی صریح نہی کا لفظ اختیار کیا جاتا ہے جیسے ''وَیَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْیِ'' (۳) کبھی لفظ حرام سے جیسے ''اِنَّمَا حَرَّمَ رَبِّیَ الْفَوَاحِشَ مَاظَهَرَ مِنْهَا وَمَابَطَنَ'' (۴) کبھی حلت کی نفی کے ذریعہ جیسے ''لَایَحِلُّ لَكُمْ اَنْ تَرِثُوا النِّسَآءَ كَرْهًا'' (۵) کبھی کسی فعل پر وعید کے ذریعہ جیسے ''اِنَّ الَّذِیْنَ یَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ الْیَتٰمٰی ظُلْمًا اِنَّمَا یَاْكُلُوْنَ فِیْ بُطُوْنِهِمْ نَارًا'' (٦)

اگر یہ بات تسلیم بھی کر لی جائے کہ خمر سے متعلق آیت، اسکی حرمت میں صریح نہیں ہے جب بھی صحیح اور صریح احادیث کی بڑی تعداد موجود ہے جو اسکی حرمت کے ثبوت کے لئے کافی ہے، یہی وجہ ہے کہ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خمر کو حلال قرار دینے والا کافر سمجھا جائیگا اس لئے کہ خمر کی حرمت کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے اور اس میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں۔(۷)

شراب کب حرام ہوئی؟

شراب کب حرام ہوئی؟ اس سلسلہ میں قطعی طور پر کچھ کہنا مشکل ہے، اس لئے کہ اس کے متعلق مختلف اقوال منقول ہیں جس کے مطابق شراب ۲ھ، ۳ھ، ٦ھ، ۷ھ، اور ۸ھ میں حرام ہوئی، امام قرطبیؒ کی رائے ہے کہ یہ تیسری ھجری میں جنگ اُحد کے بعد حرام ہوئی، علامہ ابن حزمؒ کی رائے بھی یہی ہے۔(۸)

---

(۱) سورة النساء: ۵۸ (۲) سورة البقرة: ۲۴۵

(۳) سورة النحل:۹۰ (۴) سورة الاعراف:۳۳

(۵) سورة النساء:۱۹ (٦) سورة النساء:۱۰

(۷) حاشیة ابن عابدین: ۲۸۹/۵، الفتاوی الهندیة: ۴۱۲/۲، المغنی: ۳۰۳/۸، الشرح الکبیر: ۳۲۷/۱۰، نهایة المحتاج: ۱۱/۱، مغنی المحتاج: ۱۸٦/۴

(۸) تفسیر قرطبی: ۲۸۸/٦، الاحکام فی اصول الاحکام: ۴۷/۴

علامہ ابن حجرؒ کا خیال ہے کہ شراب کی حرمت فتح مکہ کے سال نازل ہوئی، ابن عباسؓ کے اس حدیث کی بنیاد پر کہ رسول اللہؐ کے بعض دوست جنکا تعلق ثقیف اور دوس سے تھا، وہ فتح مکہ کے دن آپ سے ملے اور بطورِ ہدیہ شراب پیش کیا، آپؐ نے فرمایا: کیا تمہیں معلوم نہیں ہے کہ اللہ نے شراب کو حرام کر دیا ہے، اس پر انہوں نے اپنے غلام سے کہا جاؤ اسے بیچ دو، رسول اللہؐ نے فرمایا: جس چیز کا پینا حرام ہے اسکا فروخت کرنا بھی حرام ہے، پھر آپؐ نے اسے بہا دینے کا حکم دیا۔(۱)

اس کی تائید اس روایت سے بھی ہوتی ہے جسے احمد اور ابو یعلی نے تمیم داری سے نقل کیا ہے جس میں انہوں نے کہا ہے کہ وہ ہر سال رسول اللہؐ کو شراب کا ایک مٹکا بطورِ ہدیہ بھیجا کرتے تھے، جس سال شراب حرام ہوئی اس سال بھی وہ ایک مٹکا لیکر آئے، اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں ہے کہ شراب حرام ہو چکی ہے، انہوں نے کہا پھر کیوں نہ اسے بیچ دوں اور اس سے فائدہ اٹھاؤں لیکن آپؐ نے اس سے منع فرما دیا، تمیم داریؓ چونکہ فتح مکہ کے بعد اسلام لائے تھے اس طرح اس سے اس موقف کی تائید ہوتی ہے۔(۲)

علتِ تحریم:

جمہور فقہاء کے یہاں خمر اصلا حرام ہے، چاہے کم ہو یا زیادہ اور اس سے نشہ ہو یا نہ ہو، اس لئے کہ اسکی حرمت نص قطعی سے ثابت ہے، جبکہ مالکیہ اور شوافع کے یہاں چونکہ اسکی وجہ اس میں نشہ کا پایا جانا ہے، لہٰذا اگر خمر میں نشہ کی کیفیت نہ ہو تو انکے نزدیک یہ حرام نہ ہوگی۔(۳)

شراب کو حلال قرار دینے والوں کا کفر:

جمہور فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ خمر کو اگر کوئی شخص حلال قرار دے تو وہ کافر قرار پائے گا، اس لئے کہ خمر کی حرمت کتاب وسنت اور اجماع سے ثابت ہے اور اس میں کسی تاویل کی گنجائش نہیں ہے، اسکے علاوہ خمر ان چند چیزوں میں سے ایک ہے جسے حلال کرنا اللہ کی

---

(۱) نیل الاوطار: ۱۹۱/۸ (۲) شرح الزرقانی علی الموطا: ۱۳۲/۵

(۳) البحرالزخار: ۳۴۹/۵، الاحکام فی اصول الاحکام للآمدی: ۲۷۶/۳

ناراضگی اور غضب کو دعوت دینا ہے جیسا کہ ان احادیث سے واضح ہے:

ليكونن من أمتي أقوام يستحلون الحر والحرير والخمر والمعازف وينزلن أقوام إلى جنب علم، يروح عليهم بسارحة لهم، يأتيهم ـ يعني الفقير ـ لحاجة، فيقولون ارجع إلينا غدا، فيبيتهم الله ويضع العلم ويمسخ الآخرين قردة وخنازير اِلى يوم القيامة. (١)

میری امت میں سے بعض لوگ زنا، ریشم، شراب اور گانے بجانے کو حلال کرلیں گے لوگ پہاڑوں کی چوٹیوں کے دامن میں ڈیرہ ڈالیں گے، کوئی ضرورت مندان سے کچھ مانگے گا تو کہیں گے کل آؤ، لیکن اللہ بعض کو رات میں ہی ہلاک کر دے گا جبکہ بعض کو خنزیر اور بندر کی شکل میں تبدیل کر دے گا۔

لتستحلن طائفة من أمتي الخمر باسم يسمونها إيّاه .(٢)

میری امت کے بعض لوگ شراب کو دیگر ناموں سے حلال کرلیں گے۔

لاتذهب الليالي والأيام حتى تشرب طائفة من أمتي الخمر ويسمونها بغير اسمها.(٣)

کوئی شب وروز ایسے بسر نہیں ہونگے جس میں کہ میری امت کی ایک جماعت شراب کو دیگر ناموں سے حلال نہ کرلے۔

شراب کی دیگر قسمیں:

احناف اور دیگر بہت سے فقہاء کے یہاں چونکہ صرف خمر - یعنی وہ شراب جو انگور سے تیار کی گئی ہو- کی حرمت نصِ قطعی سے ثابت ہے لہٰذا دیگر شرابوں کا حکم اس سے مختلف ہوگا۔ خمر کے علاوہ دیگر شرابوں کو انکی نوعیت اور متعلقہ احکام کی بنیاد پر تین قسموں میں بانٹا جا سکتا ہے، پہلی قسم وہ ہے جس کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے، دوسری قسم وہ ہے جسکی ایسی تھوڑی مقدار کی

---

(١) صحيح البخاري: ٥٤٦٣

(٢) نيل الاوطار: ٢٠٣/٨، جامع الاحاديث والمراسيل: ١٦٩٥٨

(٣) سنن ابن ماجه: ٣٤٦٣

حرمت میں اختلاف ہے جونشہ نہ پیدا کرتی ہواور تیسری قسم وہ ہے جس کی کثیر مقدار کی حرمت پر اختلاف ہے اگر وہ نشہ آور ہو۔

پہلی قسم:

خمر کے علاوہ ایسی شرابیں جنکی حرمت پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے وہ پانچ ہیں:

۱۔السکر:

یہ پکی ہوئی کھجور سے تیار کی جاتی ہے، اس طرح کہ پکی ہوئی کھجور کو پانی میں ڈال کر چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ اس میں تخمیری عمل کی وجہ سے ابال یا جھاگ پیدا ہو جائے۔(۱)

۲۔الفضیخ:

کچے کھجور کو بیچ سے چاک کر کے پانی میں چھوڑ دیا جاتا ہے، کچھ دنوں کے بعد جب تخمیری عمل کی وجہ سے اس میں ابال پیدا ہو جائے یا جھاگ اٹھنے لگے تو یہ فضیخ کہلاتا ہے۔(۲)

۳۔نقیع الزبیب:

منقیٰ یا کشمش کو پانی میں ڈال کر چھوڑ دیا جاتا ہے جب تخمیر کی وجہ سے اس میں ابال پیدا ہو جائے یا جھاگ اٹھنے لگے تو یہ نقیع الزبیب کہلاتا ہے۔(۳)

۴۔باذق:

اس سے مراد انگور کا ایسا رس ہے جسے اتنی دیر پکایا گیا ہو کہ وہ ایک ثلث سے کچھ ہی زیادہ باقی رہ گیا ہواور اس میں نشہ کی کیفیت پیدا ہو گئی ہو۔(۴)

۵۔المُنَصَّف:

اس سے مراد انگور کا ایسا رس ہے جسے اتنی دیر پکایا گیا ہو کہ وہ نصف رہ گیا ہواور اس میں

---

(۱) حاشیة ابن عابدین ۲۹۱/۵،تکمله فتح القدیر۹۸/۱۰

(۲) المبسوط ۲۴/۵،الفتاوی الهندیة ۴۰۹/۵ (۳) تکمله فتح القدیر ۹۸/۱۰

(۴) البحر الرائق ۲۴۷/۸،تکمله فتح القدیر۹۵/۱۰۔

نشہ کی کیفیت پیدا ہوگئی ہو۔(۱)

احکام:

شراب کی مذکورہ قسمیں خمر کے حکم میں ہونگی، لہذا اسکا پینا چاہے کم ہو یا زیادہ حرام ہوگا، اس حدیث کی بنیاد پر جس میں آپ ﷺ نے کھجور اور انگور کے درخت کی جانب اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ''**الخمر من ھا تین الشجر تین**'' خمر کا تعلق ان دو درختوں سے ہے،(۲) البتہ اسکی حرمت کا انکار کرنے والوں کو خمر کی حرمت کے منکر کی طرح کافر قرار نہیں دیا جائیگا بلکہ صرف فاسق اور گمراہ کہا جائیگا، اس لئے کہ اسکی حرمت خمر کی طرح نصِ قطعی سے ثابت نہیں ہے بلکہ یہ غیر قطعی دلائل جیسے خبر آحاد اور آثار سے ثابت ہے،(۳) اسی طرح اسکی اتنی تھوڑی مقدار جو نشہ آور نہ ہو اس کے پینے پر حد جاری نہ ہوگی، اس لئے کہ خمر کے علاوہ دیگر شرابوں کی حرمت کی وجہ اس میں نشہ کا ہونا ہے، لہذا نشہ کے نہ پائے جانے کی وجہ سے حد جاری نہیں ہوگی۔(۴)

جمہور فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مذکورہ شرابوں کا شمار خمر کی طرح نجاست غلیظہ میں ہوگا، اس لئے کہ خمر کی طرح اسکا بھی کم یا زیادہ پینا دونوں حرام ہے، لہذا یہ اگر ایک درہم سے زیادہ کی مقدار کپڑے کو لگ جائے تو اس میں نماز درست نہیں ہوگی۔(۵)

امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کا دوسرا قول اس سلسلہ میں یہ ہے کہ اسکا شمار نجاست خفیفہ میں ہوگا اس لئے کہ اسکی حرمت خمر سے کم تر درجہ کی ہے۔(۶) صاحب مبسوط نے اس قول کو ترجیح دی ہے۔(۷)

---

(۱) البحر الرائق ۲۴۷/۸،تکملہ فتح القدیر ۹۵/۱۰۔

(۲) سنن ابن ماجہ:۳۴۵۷

(۳) بدائع الصنائع ۲۹۴۱/۶،مغنی المحتاج ۱۸۶/۶،نہایۃ المحتاج ۱۱/۸

(۴) تبیین الحقائق ۴۴/۶،حاشیہ ابن عابدین ۴۵۶/۶،بدائع الصنائع ۱۱۵/۵

(۵) تکملہ فتح القدیر ۹۹/۱۰،المغنی ۳۱۲/۸،المجموع شرح المھذب۵۷۹/۲

(۶) الفتاوی الھندیۃ ۴۱۴/۵

(۷) المبسوط:۱۵/۲۴

مذکورہ شرابوں کا شمار مال متقوم میں ہوگا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں فقہائے احناف کی دو رائے ہے، امام ابو حنیفہؒ کی رائے یہ ہے کہ یہ مال متقوم ہے، لہٰذا اسکا مالک بننا یا بنانا صحیح ہوگا اور اسکا ضائع کرنے والا ضامن ہوگا، انکی دلیل یہ ہے کہ مذکورہ شرابوں کی حلت وحرمت کے متعلق رائیں مختلف ہیں، اسکی معمولی مقدار کو بھی حرام احتیاطا قرار دیا گیا ہے، لہٰذا صرف اس احتیاط کی بنیاد پر اسکی مالیت کا انکار نہیں کیا جائیگا اس لئے کہ لوگوں کے مال میں احتیاط کی بنیاد پر فیصلہ کرنا معتبر نہیں ہے۔

اس سلسلہ میں دوسری رائے امام ابو یوسفؒ اور امام محمدؒ کی ہے، ان کے یہاں اسکا شمار مال متقوم میں نہیں ہوگا، لہٰذا نہ اسکا مالک بننا یا بنانا صحیح ہوگا اور نہ ہی اسکا ضائع کرنے والا ضامن ہوگا، اسی طرح اسکی خرید وفروخت بھی درست نہیں ہوگی، احناف کے یہاں مفتی بہ قول یہی ہے۔(۱)

دوسری قسم :

ایسی شرابیں جسکی اس تھوڑی مقدار کی حرمت میں اختلاف ہے جو نشہ نہ پیدا کرتی ہو، یہ چار ہیں:

۱۔مثلث/طلاء:

اس سے مراد انگور کا ایسا رس ہے جسے اتنا پکایا گیا ہو کہ اسکا دو تہائی ختم ہو گیا ہو اور صرف ایک تہائی باقی بچا ہو اور زیادہ پینے کی صورت میں نشہ پیدا کرتا ہو۔(۲)

۲۔جمہوری:

مثلث یا طلاء میں اگر اتنا پانی ملا دیا جائے کہ وہ پتلا ہو جائے اور پھر اسے تھوڑا سا پکا دیا جائے تو یہ جمہوری کہلاتا ہے، اسکی بھی زیادہ مقدار نشہ آور ہوتی ہے۔ (۳)

---

(۱) الفتاوی الهندية :۴۱۴/۵،بدائع الصنائع:۲۸۴۱/۶

(۲) البحرالرائق: ۲۴۷/۸،حاشيه ابن عابدين :۲۹۰/۵

(۳) المبسوط :۲۴/۳

۳۔ نبیذ تمر یا زبیب:

کھجور یا کشمش کو پانی میں بھگو دیا جاتا ہے اور پھر اسے تھوڑا سا پکایا جاتا ہے، یہ بھی زیادہ پینے کی صورت میں نشہ پیدا کرتا ہے۔ (۱)

۴۔ الخلیطان:

کھجور اور کشمش کو پانی میں بھگو کر تھوڑی دیر پکایا جاتا ہے، اس کی بھی زیادہ مقدار نشہ آور ہوتی ہے۔ (۲)

احکام:

شراب کی مذکورہ قسموں سے متعلق احناف سے دو قول مروی ہیں، پہلا قول امام ابو حنیفہؒ اور امام یوسفؒ کا ہے، اس کے مطابق مذکورہ شرابوں کی اتنی مقدار کا پینا جائز ہوگا جس سے نشہ نہ پیدا ہو، اس شرط کے ساتھ کہ اسے کسی جائز مقصد کے حصول کے لئے پیا گیا ہو جیسے طاقت کا حصول یا کھانا ہضم کرنے کے لئے، لیکن اگر اسے موج مستی کے لئے پیا جائے تو پھر اسکی تھوڑی مقدار کا پینا بھی جائز نہیں ہوگا (۳) اس دلیل کی بنیاد پر:

حرمت الخمر بعينها قليلها وكثيرها والسكر من كل شراب۔ (۴)	خمر اپنی اصل کے اعتبار سے ہی حرام ہے چاہے تھوڑی ہو یا زیادہ اور اسی طرح بقیہ نشہ آور مشروب۔

لہٰذا مذکورہ شرابوں کی اتنی مقدار کا پینا حرام ہوگا جو نشہ آور ہو، نشہ کی صورت میں حد جاری ہوگی، اسکا شمار مال متقوم میں ہوگا، لہٰذا اسکی خرید و فروخت یا مالک بننا یا بنانا جائز ہوگا اور اسکا تلف کرنے والا ضامن ہوگا۔

دوسرا قول امام محمدؒ کا ہے اور احناف کے یہاں اسی پر فتوی ہے، اس کے مطابق مذکورہ شرابوں کی تھوڑی مقدار کا پینا بھی جائز نہیں ہوگا چاہے وہ نشہ آور نہ ہو، اس کا شمار مال متقوم میں نہیں ہوگا، لہٰذا اسکی خرید و فروخت یا ملکیت صحیح نہیں ہوگی اور نہ ہی اسکا تلف کرنے والا ضامن

---

(۱) الدر المختار: ۲/۲۶۰ (۲) حاشية ابن عابدين: ۵/۲۹۲

(۳) حاشية ابن عابدين: ۵/۲۹۲ (۴) سنن النسائی: ۵۶۲۹

ہوگا،اسی طرح اسکا شمار نجاست غلیظہ میں ہوگا(۱) ان کی دلیل یہ حدیث ہے''کل مسکر خمر و کل خمر حرام.(۲)

تیسری قسم:

اس کے تحت وہ شرابیں آتی ہیں جنکی اس کثیر مقدار کی حرمت میں اختلاف ہے جو نشہ پیدا کرتی ہو، اس سے مراد ایسی شرابیں ہیں جو انگور اور کھجور کے علاوہ دیگر چیزوں سے تیار کی جاتی ہیں جیسے گیہوں، جو، انجیر، سیب اور شہد وغیرہ سے تیار کی جانے والی شرابیں۔

احکام:

امام ابوحنیفہؒ اور امام ابو یوسفؒ کے یہاں یہ دو شرطوں کے ساتھ حلال ہے:

۱۔ پینے والے کو اس بات کا گمان غالب ہو کہ اس سے نشہ پیدا نہیں ہوگا۔

۲۔ اس کے پینے کا مقصد کوئی مباح چیز ہو جیسے طاقت کا حصول وغیرہ۔

مذکورہ شرائط کے مطابق اگر کوئی اس طرح کی شراب پیے اور اسے نشہ آجائے تو کیا اس پر حد جاری ہوگی؟ اس سلسلہ میں دو قول ہیں:

پہلا قول:

ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی درج ذیل دلائل کی بنیاد پر:

۱۔ حضور ﷺ نے خمر کو انگور اور کھجور کے ساتھ خاص کیا ہے لہذا یہ شرابیں اسکے تحت نہیں آئیں گی۔

۲۔ اس میں وہ شدت نہیں پائی جاتی جو خمر کا خاصّہ ہے۔

۳۔ نشہ ایک مباح چیز کے پینے سے ہوا ہے لہذا ایسے شخص پر حد جاری نہیں ہوگی۔(۳)

دوسرا قول:

اس سلسلہ میں دوسرا قول یہ ہے کہ ایسے شخص پر حد جاری ہوگی اس دلیل کی بنیاد پر کہ رسول

---

(۱) بدائع الصنائع :۶/۲۹۴۳/۶،تکملہ فتح القدیر: ۹۹/۱۰

(۲) رد المحتار علی الدر المختار :۳۱۱/۶

(۳) تبیین الحقائق: ۴۷/۶

اللہ ﷺ کا فرمان ''اَلسُّکر مِن کُلِّ شَراب'' عام ہے، اسی طرح طحاوی نے ابو موسیٰؓ سے نقل کیا ہے:

قال بعثني رسول اللهؐ أنا ومعاذ إلى اليمن فقلنا يا رسول الله ان بها شرابين يصنعان من البر والشعير، أحدهما يقال له مزر والآخر يقال له البتع، فما نشرب، فقال: اشربا ولاتسكرا.(۱)

ابو موسی اشعریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے مجھے اور معاذ کو یمن بھیجا، ہم نے آپؐ سے پوچھا وہاں گیہوں اور جو سے شرابیں بنتی ہیں، ایک مزر کہلاتی ہے دوسری بتع، تو کیا اسے پی سکتے ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: اتنا پی سکتے ہو جس سے نشہ نہ آئے۔

احناف کے یہاں جواز اور عدم جواز سے متعلق مفتی بہ قول امام محمدؒ کا ہے، اس کے مطابق اسکا پینا سرے سے جائز نہیں ہے، چاہے تھوڑی مقدار ہو یا زیادہ، اس لئے کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ آور ہو اسکی قلیل مقدار بھی حرام ہے، نشہ آنے کی صورت میں اسکے پینے والے پر حد جاری ہوگی، اس سے متعلق بقیہ احکام وہی ہیں جو اس سے پہلے دیگر شرابوں کے تحت ذکر کئے گئے۔

خلاصہ کلام:

مختلف طرح کی شرابیں جو تین قسموں کے تحت ذکر کی گئیں ہیں ان کے احکام سے متعلق اگر احناف کے مفتی بہ قول کو اختیار کیا جائے تو کہا جا سکتا ہے کہ انکی حرمت پر تمام فقہاء کا اتفاق ہے اس لئے کہ یہ فقہاء مالکی، حنبلی اور شوافع کے یہاں بھی حرام ہیں، اس موقع سے یہ حقیقت ذہن میں رہنی چاہئے کہ مذکورہ شرابیں وہ ہیں جو عہد نبوی یا اس کے بعد کے دور میں عربوں کے درمیان متعارف تھیں، دیگر صنعتوں کی طرح اب چونکہ شراب کی صنعت بھی کافی ترقی یافتہ ہو چکی ہے اس لئے شراب کی بہت سی نئی قسمیں نئے نئے ناموں سے وجود میں آچکی ہیں، لیکن ناموں کی اس تبدیلی سے ان کے احکام میں کوئی فرق نہیں پڑیگا، لہٰذا ان کے احکام وہی ہونگے جو مذکورہ بالا شرابوں کے تحت درج کئے گئے ہیں، قارئین کی معلومات کے لئے بین الاقوامی سطح پر بعض مشہور و مقبول شرابوں کے نام یہاں درج کئے جاتے ہیں:

---

(۱) شرح المعانی الآثار :۱۵۵/۴

شرابوں کے نام:

LIQUOR

STANDARD WHISKY

100pipers

Ballantine

Bells Ltr. Old

Black & white

Crown Royal Canadian

Cutty Sark Blended

Dewers W/L

Famous Grouse

Famous Grouse RVS

Haig

Highland Queen

J&B Rare

Johinnie Walker Red Label

King Robert

Lombard Gold Label

Long John

Passport

Scottish Royal

Teachers Highland Cream

VAT 69

White Horse

Whyte & Mckay

William Grasnts

Ballintine Seal

Chivas Regal

Dewar Spl Reserve

Dimple

J&B RSV

J/Walker Gold B/L

J/Walker Blue Label

J/Walker Gold 18Y0

Johnnie Walker Blue Labell

Royal Salute 21yr Old

Something Special

Black Bushmill

Bushmills Original

Jameson Irish 1608

Canadian Club

Jack Daniel B/L

Jim Beam Bourbo

Southern Comfort

Cardhu Malt

Glenfiddich Single Malt

Glendfiddich 15Y0

Glendfiddich 18Y0

Glenmorangie Port Wood Finish

Glenmorangie Traditional

Tullamore Dew Irish.

Famous Grouse

Famous Grouse VIN

COGNAC VSOP

Camus VSOP

Courvoiser VSOP

Hennsessy VSOP

Mertell VSOP

Remy Mertin VSOP

COGNAC X0

Camus Xo Promo 35cl free

Courvoosier Xo

Hennessy Xo

Martell Xo Supereme

Remy Martin Xo Special

Bardinet Napoleon

Saint Reamy Napoleon

Dom Perignon Vintage

Lanson Black Label Brut

Lanson Rose Brut

Moet & Chandon Brut Imperial

Noble Cuvee

Beefeater

Bombay Sapphir

King Robert

Absoult Vodka

Absolut Vodka Red

Absolut Citron /Kurant /Mandrain

WINE.RISERVADUCALEORDCHINTICLD

WINE . SANTEDAME CHAINTI CLASICOD ROS

SOUTH AFRICAN WINE . CHAINTI DOGG

ROSSO U.K.

WHITE WINE Longridge Bay view chorry 99

RED WINE Wincarnis tonic wine ltr

FRENCH

RHONE

RED WINE COTES DU RHONE 1999

RED WINE CHATEUNEUF DP 1998

ROSE WINE TAVEL

BEAUJOLAIS

WHITE WINE POULLY FUISSE BLANCE

CHABLIS

RED WINE BEAJOLAIS 1999

WHITEWINECHABUSPREMIER98LARCHE

BORDEAUX

WHITE WINE CH GABARON 1999

RED WINE CH GABRON1998

RED WINE CH DUBRAUN 1997

RED WINE CH LA ROUSSELIERE LE BERNET 96

WHITE WINE CH ROQUETALLADE BERNET 99

RED WINE CH LA ROSE FRANCE 1990

RED WINE CH BRANAIRE ST JULIEN

RED WINE CH HAUT CARMAILLFT 1997

RED WINE CH LAMARSALLE ST EMILLION 1998

LOIREREDWINECHAREAULAQUROU1996

WHITE WINE MUSCADET DE SEVRET MAINE 96

WHITE WINE SANCERRE 99

ROSE WINE ROSE DANJDOU 98

RED WINE MERLOT GRENACHE 1998

ROQUE BALANCE

WHITE WINE CHARDONNAY

TEREET ROQUALBALANCE 1999

ARAK DE KAFRAYA

HADDAD SPL CRYSTAL

HADDAD FLAT GOLD LABEL

HADDAD GOLDEN ENGLE

Danzka Grain Vodka Blue Label

Danzka Grain Vodka Red Label

Danzka Black Currant/Citron

Graffti

Smirnoff Black Label

Smirnoff Blue Label

Smirnoff Red Label

Smirnoff Silver

Smirnoff Twisted/ Raspberry

Bacardi 8Y0

Bacardi (Black,Gold,Limon)

Capt,Morgan's Black

Lambas Navy

WINE

RED WINE cabernet sauvignon

WHITE WINE.CHARDONNAY ICALIF 1998

RED WINE.TURNSTONE1998

RED WINE .PETITE SYRAH 1996

WHITE WINE.CHARDONNAY 1997(CALIF)

MIRANDA SOMERTON SEMILON

CHARDOWNNAY

MIRINDA SOMERRTON SHIRAZ

CABERNET MIERROT

BAROSSA CABERNET SAUVIGNON

CABERNET

Yalumba Oxford Landing Chardownnay 02

YalumbaOxfordLandingCabernetSauvinorvSharaz

Ghost Gum Cabernet Merlot 2000

Ghost Shiraz Cabernet 2000

Madfish Shiraz 01

Madfish Sauvigon Blanc/Semilon 02

JACOB'S CREEK SHIRAZ

JOCOB'S CREEK CHARDONNAY

ALVINDE CHARDOWNNAY

ALVINDE SAUVINON

GERMAN ALVINDE MERLOT

WINE .BLUE NUN (SPARKING)

PROTUGUSES WHITE . BLUE NUN

ITALIAN RED WINE . MATEUS SIGNATUR 1999

WINE .MARTINI A/SPUMANTE (SPARKING)

غیرالکحلی بیئر:

جدید شرابوں میں غیر الکحلی بیئر BEERاس اعتبار سے قابل ذکر ہے کہ اس کے بارے میں یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ یہ الکحل سے پاک ہے، اس بیئر کو مصر کی ایک کمپنی الاھرام AL- AHRAM BEVERAGES CO. نے تیار کیا ہے، اسکی مقبولیت کا یہ عالم ہے کہ 2000 عیسوی میں مصر میں اسکی فروخت 39 ملین لیٹر تھی ،اسکے علاوہ یہ 27 ملکوں کو اکسپورٹ ہوتی ہے جن میں اکثریت عرب ملکوں کی ہے،اس غیر معمولی قبول عام کا سبب کمپنی کے ڈائرکٹر نے یہ بتایا کہ یہ الکحل سے پاک ہے، لہٰذا اس کے پینے میں اسلامی نقطۂ نظر سے کوئی حرج نہیں ہے، اس کے علاوہ یہ عام مشروبات میں اپنی نوعیت ،عمدگی اور اثرات میں مختلف ہے جس نے اسے مارکٹ میں جداگانہ حیثیت عطا کی ہے۔(۱)

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا واقعی یہ بیئر الکحل سے خالی ہے اور عام بیئر جسکا شمار شراب میں ہوتا ہے یہ اس سے مختلف چیز ہے؟ حقیقت یہ ہے کہ ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔ الکحل بیئر کا بنیادی جزء ہے، فرق صرف اس کی مقدار کا ہے جو اس کی اقسام کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے، یہ مقدار عام طور پر 2% سے لے کر 8% تک ہوتی ہے۔ مغربی ممالک میں چونکہ ایسی شراب کا استعمال کثرت سے کیا جاتا ہے جس میں 40% سے 60% تک الکحل ہوتا ہے، اس لئے ہلکے قسم کی بیئر جو 2% تک الکحل پر مشتمل ہوتی ہے اسے وہ بغیر الکحل کی بیئر کہتے ہیں اور پانی کے بدلے اسے پیتے ہیں۔ لہٰذا الکحل سے پاک بیئر کی کہانی بس شراب کا نام بدل کر اسے جائز کرنے کی کوشش ہے جس کی پیشن گوئی خود حضورؐ نے کر دی ہے۔

لیشربن أناس من أمتی الخمریسمونها بغیر اسمها. (۲)	میری امت کے بہت سے لوگ شراب کا نام بدل کر اسے پئیں گے۔
لاتذهب اللیالی والأیام حتی	کوئی شب وروز ایسے نہیں گذریں گے جس

(۱) www.mmorning.com/article.asp(4/5/2001)

(۲) سنن أبي داؤد :۳٦۸۹

تشـرب فيهـا طـائفة من أمتي الخمر ويسمونها بغير إسمها. (۱)

میں میری امت کے کچھ لوگ شراب کو اس کا نام بدل کر نہ پیئں گے۔

لہٰذا مذکورہ بیئر بس نام کی حد تک نئی چیز ہے ورنہ اسکا تصور کافی پرانا ہے، عرب میں یہ جَو سے تیار کی جاتی تھی اور اسے ''جُعۃ'' کہا جاتا تھا، اگر اسے مکئی اور جو کو ملا کر تیار کیا جاتا تو یہ مُزر کہلاتا تھا، مذکورہ بیئر نہ صرف ان عمومی احادیث کی بنیاد پر حرام ہوگی جس میں یہ کہا گیا ہے کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے بلکہ اسکی حرمت کی صراحت احادیث میں موجود ہے۔

عـن عـلـي بن طالبؓ أنه قال: نهاني رسـول الـلـهﷺ عـن حـلـقة الـذهـب والقسي والميثرة والجعة. (۲)

حضرت علیؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے مجھے سونے کی انگوٹھی، ریشم ملے کپڑے اور جَو سے تیار ہونے والی نبیذ سے منع فرمایا ہے۔

عـن سعـيـد بـن أبي بردة عن أبيه عن جـدهؓ قـال: بعث رسول اللهﷺ أباموسى ومـعـاذ بـن جـبـل إلـى اليمن فقال ابو مـوسىؓ :يارسول الله أنا بأرض يصنع بهـا شـراب مـن الـعسل يقال له البتع وشـراب مـن الـشـعير يقال له المزر؟ قـال: فـقـال رسـول الـلـهﷺ كل مسكر حرام.(۳)

سعید بن بردہ نے اپنے والد اور دادا سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہﷺ نے ابو موسیؓ اور معاذ بن جبلؓ کو یمن بھیجا، تو ابو موسیؓ نے کہا: یا رسول اللہ، میں ایک ایسی جگہ ہوں جہاں شہد سے شراب تیار ہوتی ہے اور بتع کہلاتی ہے اسی طرح جو سے شراب تیار ہوتی ہے جو مزر کہلاتی ہے، اسکا کیا حکم ہے؟ آپﷺ نے فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

عـن أبـي مـوسـىؓ قـال :قـلـت : يـا رسـول الـلـه افتـنـا فـي شرابين كنا نـصـنـعهـمـا بـاليمن، البتع وهومن

ابو موسیؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہﷺ سے درخواست کی کہ آپ ہمیں ان دو شرابوں کے بارے میں بتائیں جو ہم یمن میں

---

(۱) سنن ابن ماجه :۳۴۶۳ (۲) سنن الترمذی: ۲۸۸۶

(۳) صحیح مسلم:۵۱۷۰

العسل، ينبذ حتى يشتد، والمزر وهومن الذرة والشعير ينبذ حتى يشتد ؟ قال: وكان رسول اللهؐ قد أعطى جوامع الكلم بخواتمه فقال: كل مسكر حرام ۔(۱)

بناتے ہیں، بتع جو شہد سے تیار ہوتی ہے اورمزر جو مکئی اور جو سے؟ آپؐ نے اس سلسلہ میں بہترین اصول عنایت فرمایا، وہ یہ کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔

موجودہ دور میں جو بیئر تیار کی جاتی ہے وہ وہی ہے جو عربوں کے یہاں مزر کے نام سے معروف تھی۔

☆☆☆

(۱) صحیح مسلم :۵۱۷۲

نجاست خمر

شراب کا شمار پاک چیزوں میں ہوگا یا ناپاک چیزوں میں؟ اس سلسلہ میں دو رائے ہے، پہلی رائے جمہور فقہاء کی ہے جس میں فقہاء اربعہ کے علاوہ ابن حزمؒ بھی شامل ہیں، ان حضرات کے نزدیک شراب ایسے ہی نجس العین ہے جیسے پیشاب، خون، سور اور اس طرح کی دیگر نجس چیزیں، لہٰذا اگر یہ کپڑے کو لگ جائے تو نماز درست نہیں ہوگی، ان کے دلائل یہ ہیں:

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالْأَنصَابُ وَالْأَزْلَامُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (۱)

شراب، جوا، بت اور پانسے یہ سب ناپاک اور شیطانی عمل ہیں، لہٰذا ان سے بچتے رہنا۔

مذکورہ آیت میں شراب کو رجس قرار دیا گیا ہے اور رجس کا اطلاق گندی اور نجس چیزوں پر ہوتا ہے (۲)، قرطبی نے مذکورہ آیت کے ضمن میں لکھا ہے کہ خمر کی حرمت اور اس کے رجس قرار دینے سے جمہور نے اسکا ناپاک ہونا سمجھا ہے (۳)، بیضاوی نے اس آیت کی تفسیر کے تحت لکھا ہے، مذکورہ آیت میں لفظ رجس جمع ہے ارجاس کی، اس سے مراد نجس ہے اس لئے کہ یہ لفظ مفرد ہونے کی وجہ سے صرف خمر کی خبر ہوسکتا ہے کیونکہ مفرد لفظ ایک سے زیادہ چیزوں کے لئے خبر نہیں ہوسکتا، لہٰذا خمر کے علاوہ دوسری چیزوں کی خبر محذوف ہوگی (۴)، اسی طرح کہا گیا ہے کہ اس آیت میں میسر، انصاب اور ازلام جو پاک ہیں انہیں رجس کے تحت ذکر کئے جانے سے کوئی فرق نہیں پڑتا کیونکہ مذکورہ تینوں چیزیں اجماع کے ذریعہ نجاست سے مستثنیٰ ہوگئی ہیں اور صرف خمر باقی رہ گئی جس پر رجس یعنی ناپا کی کا اطلاق ہوگا۔ (۵)

---

(۱) سورة المائدة:۹۰
(۲) المصباح المنير: ۲۳۵
(۳) تفسير قرطبی :۲۸۸/۶
(۴) تفسير بيضاوی، ص:۱۳۳
(۵) المجموع للنووی :۵۶۳/۲

اس کے بالمقابل دوسری رائے داؤد ظاہریؒ، لیث بن سعدؒ، امام محمدؒ اور امام مزنیؒ وغیرہ کی ہے، انہوں نے اسے پاک قرار دیا ہے، ان کے دلائل یہ ہیں:

چیزوں میں اصل پاکی ہے لہذا شراب کو پاک تصور کیا جائیگا، اس کے علاوہ کسی چیز کو حرام قرار دئے جانے سے اسکا ناپاک ہونا لازم نہیں آتا جیسے سونا یا ریشم کا پہننا مردوں کے حق میں حرام ہے لیکن ناپاک نہیں۔

رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ (۱) ناپاک شیطانی عمل ہے

اس آیت میں رجس سے مراد رجس معنوی ہے جو خمر کے علاوہ میسر اور انصاب واز لام کو بھی شامل ہے، لفظ رجس کے مفرد ہونے سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اس لئے کہ یہ مصدر ہے جو قلیل وکثیر دونوں کو شامل ہے جیسے إِنَّمَا الْمُشْرِكُونَ نَجَسٌ (۲) لہٰذا اس آیت سے شراب کا نجس العین ہونا ثابت نہیں ہوتا۔

☆☆☆

---

(۱) سورۃالمائدۃ : ۹۰ (۲) سورۃ التوبۃ:۲۸

شراب کی مالیت

شراب کی حرمت کی وجہ سے مسلمانوں کے حق میں اسکی مالیت ختم ہوگئی ہے، اس لئے اس سے کسی بھی طرح کا فائدہ اٹھانا جیسے اسکی خرید وفروخت کرنا یا کسی کو بطورِ ہدیہ دینا جائز نہیں ہوگا۔

عن إبن عمر رضی الله عنه ، قال رسول الله ﷺ :"لعن الله الخمر وشاربها وساقيها وبائعها ومبتاعها وعاصرها ومعتصرها وحاملها والمحمولة إليه. (۱)

ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا: اللہ کی لعنت ہے شراب پر، اسکے پینے والے، پلانے والے، خرید وفروخت کرنے والے، انگور نچوڑنے اور شراب تیار کرنے والے، اسے اٹھانے والے اور جس کے لئے لے جائی جائے اس پر۔

عن أبی سعيد الخدری رضی الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: إن الله تعالى يعرض بالخمر، ولعل الله سينزل فيها أمراً، فمن كان عنده منها شئ فليبعه ولينتفع به. قال: فما لبسنا الايسيراً حتى قال رسول الله ﷺ: " إن الله حرم الخمر، فمن أدركته هذه الآية وعنده منها شئ،

ابو سعید خدریؓ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ اللہ کی جانب سے شراب کے بارے میں کوئی حکم آنے والا ہے، لہٰذا جس کے پاس بھی یہ ہے اسے چاہئے کہ وہ اسے بیچ کر فائدہ اٹھالے، انہوں نے کہا کہ کچھ ہی مدت کے بعد آپؐ نے فرمایا: اللہ نے شراب کو حرام کر دیا ہے لہذا جسے بھی یہ آیت پہنچے اور اسکے پاس شراب ہو تو اسے نہ پیے، نہ بیچے اور نہ

---

(۱) مسند امام احمد :۵۷۰۰

فـلايشـر بها، ولايبعها ولاينتفع بها. قال: فاستقبل الناس بما كان عندهم منها طرق المدينة فسفكوها،، (۱)

فائدہ اٹھائے ،انہوں نے کہا: لوگوں نے اسے مدینہ کی گلیوں میں بہا دیا۔

عـن إبـن عبـا س رضـى الـله عنهما قـال: ”إن رجـلا أهـدى لـرسـول الـلـه ﷺ راوية خـمـر، فقـال لـه رسـول الـلـه ﷺ :هـل علمت أن الـلـه قـد حرمهـا ؟ قـال: لا، فسـارَّ اِنسـانـا، فـقـال له رسول الله ﷺ: بـم سـاررتـه؟ قـال: أمـرتـه ببيـعهـا،فقال: إن الذى حرم شربها حـرم بيعها. قال ففتح المزادة حتى ذهب ما فيها،، (۲)

ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص نے شراب رسول اللہ ؐ کو تحفہ میں دی ،آپؐ نے فرمایا: تمہیں اس بات کا علم ہے کہ شراب حرام ہو چکی ہے؟ اس نے کہا نہیں، پھر اس نے ایک شخص کے کان میں کوئی بات کہی ، آپؐ نے اس سے پوچھا: تم نے اسے کیا کہا ؟ اس نے کہا میں نے اسے بیچنے کا حکم دیا، اس پر رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے شراب حرام کی اس نے اسکی خرید وفروخت بھی حرام کر دی ہے۔ چنانچہ اس نے اسے ضائع کر دیا۔

عن أبى هـريرة رضـى الـلـه عنه أن رجـلا كـان يهدى للنبي ﷺ راوية خمر ،فأهداها اليه عاماً وقد حرمت، فـقـال ﷺ ”إنها قد حرمت ،فقال الرجل :أفلا أبيعها؟ فقال: إن الذى حـرم شـربهـا حـرم بيعهـا. قـال: أفلاأكارم بها اليهود؟ قال: إن الذى حـرم شـربهـا حـرم أن يكـارم بهـا

ابوھریرہؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص رسول اللہؐ کو بطور ہدیہ شراب دیا کرتا تھا چنانچہ ایک سال جب اس نے شراب پیش کیا تو اس وقت تک اسکی حرمت نازل ہو چکی تھی، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ حرام ہو چکی ہے، اس شخص نے کہا تو پھر میں اسے فروخت نہ کر دوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: جس نے اس کا پینا حرام کیا اس نے اس کی خرید و

(۱) صحیح مسلم : ۲۳۹۹۷

(۲) صحیح مسلم: ۳۹۹۸

اليهود. قال: كيف أصنع؟ قال: شنها على البطحاء" (١)

فروخت بھی حرام کر دی، اس نے کہا پھر یہ یہود کو نہ دے دوں؟ آپؐ فرمایا: جس نے اسکا پینا حرام کیا اس نے اسے کسی کو دینا بھی حرام کیا، اس نے کہا پھر کیا کروں؟ آپؐ نے کہا: نالے میں بہا دو ۔

عن تميم الدارى رضى الله عنه أنه كان يهدى لرسول الله ﷺ كل عام راوية من خمر، فلما أنزل الله تحريم الخمر جاء بها فلما رآها رسول الله ﷺ ضحك وقال: " إنها قد حرمت بعدك. فقال: يا رسول الله فأ بيعها وأنتفع بثمنها؟ فقال رسول الله ﷺ: لعن الله اليهود حرمت عليهم شحوم البقر و الغنم فأذابوه وباعوه، والله حرم الخمر وثمنها" (٢)

تمیم داریؓ نے بیان کیا کہ ایک شخص ہر سال آپؐ کی خدمت میں شراب بطورِ ہدیہ پیش کیا کرتا تھا، جب شراب کی حرمت نازل ہوگئی تو اس سال بھی وہ شراب لے کر آیا، رسول اللہؐ اسے دیکھ کر ہنسے اور فرمایا: یہ تمہارے غائبانہ میں حرام ہوگئی، اس نے دریافت کیا، کیا اسے فروخت کر کے اسکی قیمت سے فائدہ اٹھا سکتا ہوں؟ آپؐ نے فرمایا: اللہ نے یہود پر اس وجہ سے لعنت بھیجی کہ جب ان پر گائے اور بکری کی چربی حرام کی گئی تو وہ اسے پگھلا کر فروخت کرنے لگے، اللہ نے شراب اور اس کی قیمت، دونوں حرام کر دی ہے۔

عن نافع بن كيسان أن أباه أخبره أنه كان يتجر فى الخمر فى زمن رسول الله ﷺ وأنه أقبل من الشام ومعه خمر فى الزقاق يريد بها التجارة، فأتى بها رسول الله ﷺ:

نافع بن کیسان نے بیان کیا کہ انکے والد نے انہیں بتایا کہ وہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں شراب کی تجارت کیا کرتے تھے، چنانچہ وہ شام سے آئے تو انکے پاس فروخت کے لئے شراب موجود تھی، وہ اسے لے کر رسول اللہؐ

(١) نيل الاوتار، كتاب الاشربة، باب تحريم الخمر، ص:٢

(٢) مسند امام احمد :١٧٦٥٧

فقال: یا رسول الله اِنی جئتك بشراب طیب، فقال رسول الله ﷺ: ”یا کیسان إنها قد حرمت بعدك .قال: فأبیعها یا رسول الله؟ فقال رسول الله ﷺ: إنها قد حرمت وحرم ثمنها: فانطلق کیسان إلی الزقاق فأخذ بأرجلها ثم أهراقها“ .(۱)

کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: یا رسول اللہ میں بہت اچھی شراب لے کر آیا ہوں، آپؐ نے فرمایا: اے کیسان یہ تمہارے غائبانہ میں حرام کر دی گئی، انہوں نے دریافت کیا، کیا اسے فروخت کر دوں؟ آپؐ نے فرمایا: یہ حرام کر دی گئی اور اس کی قیمت بھی، چنانچہ گلی میں گئے اور اسے بہا دیا۔

عن عائشة رضی الله عنها قالت: ”لما نزلت الآیات من آخر سورة البقرة خرج رسول الله ﷺ فاقترأهن علی الناس، ثم نهی عن التجارة فی الخمر،،(۲)

عائشہؓ نے بیان کیا کہ جب سورۃ بقرہ کی آخری آیتیں نازل ہوئیں تو رسول اللہؐ باہر تشریف لے گئے، لوگوں کو وہ پڑھ کر سنایا اور شراب کی تجارت سے روک دیا۔

عن جابر رضی الله عنه أنه سمع رسول الله ﷺ یقول عام الفتح وهو بمكة: إن الله ورسوله حرم بیع الخمر والمیتة والخنزیر والأصنام. فقیل یارسول الله: أرأیت شحوم المیتة فإنه یطلی بها السفن، ویدهن بها الجلود، ویستصبح بها الناس؟ فقال: لا، هو حرام، ثم قال رسول الله ﷺ عند

جابر بن عبد اللہؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہؐ سے فتح مکہ کے سال جبکہ آپؐ مکہ میں تھے یہ باتیں سنیں: اللہ اور اسکے رسول نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی خرید و فروخت حرام کر دی ہے، لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ، مردار کی چربی کے بارے میں آپؐ کا کیا خیال ہے، اسے کشتیوں پر لگاتے ہیں، چمڑے کو پالش کرتے ہیں، لوگ اسے چراغ میں جلاتے ہیں،

---

(۱) مسند امام احمد :۱۲/۷

(۲) صحیح مسلم :۴۰۰۰

ذلك: قاتل الله اليهود، إن الله عز وجل لما حرم عليهم شحومها أجملوه ثم باعوه فأكلوا ثمنه". (۱)

آپؐ نے فرمایا: جائز نہیں ہے، حرام ہے، پھر فرمایا: اللہ نے یہود کو برباد کر دیا اس لئے کہ جب اللہ نے چربی حرام کی تو وہ اسے پگھلا کر بیچتے اور اس کا پیسہ کھا لیتے تھے۔

اگر کوئی کسی مسلم کے پاس سے شراب غصب کر لے یا ضائع کر دے تو وہ اسکا ضامن نہیں ہوگا کیونکہ وہ مسلم کے حق میں مال باقی نہیں رہا، لیکن اگر کوئی کسی غیر مسلم کے پاس سے شراب غصب کر لے یا ضائع کر دے تو وہ اسکا ضامن ہوگا، اس لئے کہ شراب غیر مسلم کے حق میں مالیت رکھتی ہے۔ (۲) البتہ شوافع کے یہاں اسکا ضامن نہیں ہوگا (۳)۔

☆☆☆

---

(۱) صحيح مسلم: ۴۰۰۲

(۲) الغرة المنفية فى تحقيق مسائل ابى حنيفة: ۱۱۵/۱

(۳) نهاية المحتاج: ۱۹۷/۵

شراب نوشی کی حد (سزا)

حد کے لفظی معنی رکاوٹ یا فاصلہ کے ہیں، سزا کے لئے حد کا لفظ اس لئے استعمال کیا جاتا ہے کہ وہ معصیت کی طرف دوبارہ جانے سے روکتی ہے(۱) حد سے مراد وہ سزا ہے جسے شریعت نے متعین کر دیا ہے، اور وہ سزا جو شرعاً متعین نہیں تعزیر کہلاتی ہے۔

احناف کے یہاں شراب نوشی کی حد اور نشہ کی حد دو الگ الگ چیزیں ہیں، شراب نوشی کی حد صرف خمر کے پینے کی صورت میں ہوگی، جس سے مراد انگور کی شراب ہے، جبکہ نشہ کی حد خمر کے علاوہ چیزوں کے پینے پر ہوگی، اگر اس سے نشہ آ جائے، احناف کی دلیل یہ ہے کہ دیگر مشروبات کی حرمت کا ثبوت اسے خمر پر قیاس کرنے کی وجہ سے ہے اور حد قیاس سے ثابت نہیں ہوتی، البتہ خمر کے علاوہ مشروبات میں حد نشہ کی وجہ سے ہوتی ہے جو اس حدیث سے ثابت ہے۔

حرمت الخمر لعينها والسكر من كل شراب. (۲) شراب اپنی اصل کے اعتبار سے حرام ہے اور دیگر مشروب جو نشہ آور ہوں۔

دیگر فقہاء کے یہاں ایسی کوئی تفریق نہیں ہے، ان کے یہاں ہر نشہ آور چیز کے پینے پر حد جاری ہوگی چاہے اس سے نشہ آئے یا نہ آئے، ان کے دلائل یہ ہیں:

كل مسكر خمر و كل خمر حرام. (۳) ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور خمر حرام ہے

ما اسكر كثيره فقليله حرام . (۴) جس کی زیادہ مقدار سے نشہ آئے اسکی قلیل مقدار بھی حرام ہے

---

(۱) القاموس المحيط، فيروز آبادى :۲۸۶/۱

(۲) تكملة فتح القدير :۳۰۵/۹

(۳) صحيح ابن حبان: ۵۲۵۷

(۴) سنن البيهقى :۱۷۷۴۴

نشہ کی تعریف:

احناف کے یہاں چونکہ نشہ سے حد کا تعلق ہے اس لئے نشہ کی کیفیت کا تعین ضروری ہے، امام ابوحنیفہؒ اور شافعیہ میں سے امام مزنیؒ کا کہنا ہے کہ نشہ سے مراد ایسی کیفیت ہے جس میں انسان کی سمجھ بوجھ کی صلاحیت بالکل ہی معدوم ہو جائے، اس حد تک کہ وہ زمین و آسمان، مرد و عورت اور ماں بیوی کے درمیان تمیز نہ کر سکے (۱)۔ فقہاء احناف میں سے صاحبینؒ اور امام شافعیؒ کا یہ قول ہے کہ حالتِ نشہ سے مراد یہ ہے کہ آدمی مرتب بات نہ کر سکے، اپنے پوشیدہ رازوں کو کھول دے اور مہمل باتیں کرے (۲)۔ صاحبین کا یہ بھی کہنا ہے کہ حالتِ نشہ سے مراد عرف میں یہ ہے کہ آدمی سنجیدہ اور پر مذاق باتوں کو ملا دے، کسی ایک چیز پر قائم نہ رہے، یہی قول مفتی بہ ہے۔

شراب نوشی کی سزا حد ہوگی یا تعزیر؟ اس سلسلہ میں علماء کی الگ الگ رائیں ہیں، اس کی وجہ یہ ہے کہ قرآن نے شراب کو حرام کیا لیکن زنا، چوری، یا قذف کی طرح اس کی کوئی سزا متعین نہیں کی، اسی طرح رسول اللہؐ سے بھی اس سلسلہ میں قطعی طور پر کچھ ثابت نہیں ہے اور نہ ہی صحابہ کا کسی مقدار پر قطعی طور پر اجماع ہوا (۳)۔ یہی وجہ ہے کہ بعض علماء اس بات کے قائل ہیں کہ شراب کی سزا حد نہیں بلکہ تعزیر ہے (۴) البتہ جمہور علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شراب نوشی کی سزا تعزیر نہیں بلکہ حد ہے اور یہ انکے خیال میں سنت سے ثابت ہے:

عن أنسؓ أن النبی ضرب فی الخمر بالجرید والنعال واجلد ابوبکرؓ أربعین. (۵)

انسؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں شراب کے معاملہ میں کھجور کی ٹہنی اور جوتے سے پٹائی کی گئی جبکہ ابوبکرؓ نے چالیس کوڑے لگوائے۔

---

(۱) ردالمحتار علی الدرالمختار :۴/۴۱، روضۃ الطالبین:۸/۶۲۔

(۲) فتح القدیر لکمال الدین بن ہمام :۵/۳۱۲، بدائع الصنائع: ۶/۹۴۶۔

(۳) بدائع الصنائع: ۹/۱۶۵ (۴) الطبری :۲/۲۱۳

(۵) صحیح البخاری :۶۲۲۵

عن انسؓ ان النبیؐ اَتی برجل قد شرب الخمر فجلده بجریدتین نحوأ ربعین. (۱)	انسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو آپؐ نے کھجور کی دوٹہنی سے اسے چالیس کوڑے لگوائے۔
عن عقبة بن حارث أن رسول اللهؐ أتی با لنعیمان وھوشارب. فأمر رسول اللهؐ من فی البیت أن یضربوہ، فضربوہ بالجرید والنعال وکنت فیمن ضربه .(۲)	عقبہ بن حارثؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ کے پاس نعیمانؓ کولایا گیا اس حال میں کہ انہوں نے شراب پی تھی ،تو رسول اللہؐ نے وہاں موجودلوگوں کوانہیں مارنے کا حکم دیا، چنانچہ انہوں نے اسے کھجور کی شاخ اور جوتے سے مارااور میں بھی مارنے والوں میں شامل تھا۔

شراب نوشی کی حدسنت کے علاوہ اجماع صحابہ سے بھی ثابت ہے، اس اجماع کوامام ترمذی کے علاوہ امام نوویؒ، ابن حزمؒ، ابن قدامہؒ، ابن حجرؒاور ابن قیمؒ نے نقل کیا ہے۔(۳)

حد کی مقدار:

جمہورفقہاء احناف، مالکیہ اورحنابلہ کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شراب نوشی کی حد اسّی (۸۰) کوڑے ہیں(۴)،ان کی دلیل یہ ہے:

عن انسؓ أن النبیؐ أتی برجل قدشرب الخمر فجلده بجرید نحو أربعین قال:وفعله أبوبکرؓ،فلما کان عمرؓ استشار الناس فقال له عبد الرحمن:	انسؓ نے بیان کیا کہ نبی کریمؐ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے شراب پی تھی تو آپؐ نے اسے کھجور کی دوشاخوں سے چالیس بار مارنے کا حکم دیا ،ابوبکرؓ نے بھی ایسا ہی

(۱) صحیح مسلم:۴۴۰۶ (۲) صحیح البخاری :۶۶۲۷

(۳) شرح مسلم للنووی ،مراتب الاجماع ۱۳۳،المغنی لابن قدامة:۳۳۳/۱۰

(۴) فتح القدیر: ۳۱۰/۵،تبیین الحقائق:۱۹۸/۳،الزرقانی علی الموطأ :۱۵۳/۵،بدایة المجتھد :۴۰۷/۲،المغنی: ۳۰۷/۸،شرح النووی علی المسلم :۲۱۷/۱۱۔

اخف الحدود ثمانين فأمر به عمرؓ (۱)

کیا، جب عمرؓ کا دور آیا تو آپ نے لوگوں سے مشورہ کیا، عبدالرحمٰنؓ نے کہا کم سے کم حد اسّی ہے، چنانچہ عمرؓ نے اس کا حکم دیا۔

مسلم کی روایت میں ہے کہ ''**فجلده بجريد تين نحو أربعين** ''اس سے پتہ چلتا ہے کہ ضرب کی مجموعی تعداد چالیس تھی البتہ چونکہ یہ دہرا کوڑا تھا اس طرح اس کی مجموعی تعداد اسّی ہوگئی، اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رسول اللہؐ کے زمانہ میں اسّی کوڑے لگائے گئے۔ اسّی کوڑے کی تعداد عمرؓ نے صحابہ سے مشورہ کے بعد طے کیا اور اس کی اطلاع اپنے زمانہ کے تمام گورنروں کو دی، اس طرح اس پر صحابہ کا اجماع ہوگیا، البتہ فقہاء شوافع کے نزدیک یہ حد صرف چالیس کوڑے ہوگی، انکی دلیل وہ حدیثیں ہیں جن میں چالیس کوڑے کا ذکر ہے، (۲) اس طرح شراب نوشی کی حد میں کوڑے کی تعداد میں اختلاف ہے، یہ چالیس بھی ہوسکتی ہے اور اسّی بھی، البتہ اس بات پر سب کا اتفاق ہے کہ شراب نوشی کی بنیاد پر کسی کو سزائے موت نہیں دی جائیگی، اس لئے کہ اس طرح کی جو بھی حدیثیں ہیں وہ سب منسوخ ہیں۔ (۳)

اخروی سزائیں:

شراب نوشی پر دنیاوی سزا کے علاوہ اخروی سزا بھی ہے جسکا ذکر احادیث میں تفصیل سے آیا ہے۔

عن إبن عمرؓ قال: قال رسول اللهؐ كل مسكر خمر و كل مسكر حرام، ومن شرب الخمر في الدنيا فمات وهو يدمنها، لم يتب لم يشربها في الآخرة. (۴)

ابن عمرؓ نے بیان کیا، رسول اللہؐ نے فرمایا ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور حرام ہے، جس شخص نے دنیا میں شراب پی اور بغیر توبہ کئے مر گیا تو اسے یہ آخرت میں نصیب نہ ہوگی۔

---

(۱) مسند امام احمد:۱۲۵۱۳

(۲) مغنی المحتاج :۱۸۹/۴،شرح النووی:۲۱۶/۱۱

(۳) البحر الرائق: ۲۹/۵،فتح الباری:۱۰/۱۲

(۴) صحیح مسلم :۵۱۷۴

عـن ابن عمرؓ قال:قال رسول اللهﷺ لعن الـلـه الخمر وشاربها وساقيها وبائعها وصـانعهـا و عـاصـرهـا ومـعتـصرها وحاملها والمحمول اليه.(۱)

ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: اللہ نے لعنت بھیجی ہے شراب پر، اسکے پینے والے، پلانے والے، اسکی تجارت کرنے والے، اسے تیار کرنے والے، نچوڑ نے والے، بنا نے والے، نقل کرنے والے اور جسکے لئے لے جائی جائے سب پر۔

روی عـن عـائشةؓ عـن الـرسولﷺ أنـه قـال:اتـانی جبرئیلؑ فقال لي:هذه ليلة النصف من شعبان ولله فيها عتقاء من النار بعدد شعر غنم كلب،لا ينظر الله فيها الى مشرک ولاإلى مشاحن ولا إلـى قـاطع رحم ولاإلى مسبل ولاإلى عاق لوالديه ولاإلى مدمن خمر.(۲)

عائشہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبرئیل آئے اور کہا: یہ نصف شعبان کی رات ہے اس میں اللہ بے شمار لوگوں کو آگ کے عذاب سے رہائی دیتا ہے، البتہ مشرک، بدعتی، قطع رحمی کرنے والا اور متکبر کی جانب دیکھتا بھی نہیں، اور نہ ہی والدین کے نافرمان اور شرابی کی جانب۔

عـن ابـی هـريرةؓ ان النبیﷺ قال: أربع حـق عـلـى الله أن لايدخلهم الجنة ولايـذيـقهم نعيمها: مـدمـن الخمر وآكـل الـربـاء، وآكل مـال اليتيم بغير حق والعاق لوالديه.(۳)

ابوھریرہؓ نے بیان کیا: رسول اللہﷺ نے فرمایا: چار افراد اس بات کے مستحق ہیں کہ اللہ انہیں جنت میں داخل نہ کرے اور نہ ہی اپنی نعمتوں کا مزہ چکھائے۔ شراب کا عادی، سودخور، ناحق یتیم کا مال کھانے والا، اور والدین کا نافرمان۔

روی عـن إبـن عمرؓ، أن رسول اللهﷺ قـال : مـن شـرب الـخمر سقاه الله من حميم جهنم .(۴)

ابن عمرؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: جس نے شراب پی، اللہ اسے جہنم کا کھولتا ہوا پانی پلائے گا۔

---

(۱) مسند امام احمد :۵۷۰۰
(۲) التر غیب والتر ھیب:۱۵۴۷
(۳) التر غیب والترھیب :۳۵۶۱
(۴) التر غیب والتر ھیب :۱۸۵/۳،۳۵۷۹

عن ابن عباسؓ قال :سمعت رسول اللہؐ يقول:من شرب حسوة من خمر لم يقبل الله منه ثلاثة أيام صرفا ولا عدلا،ومن شرب كاساً لم يقبل الله صلاته اربعين صباحا،ومد من الخمر حقا على الله أن يسقيه من نهر الخبال ، قيل: يارسول اللهؐ،ما نهر الخبال؟ قال:صديد أهل النار .(۱)

ابن عباسؓ نے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جس نے ایک گھونٹ شراب پی اللہ تین دن تک اسکا کوئی عمل قبول نہیں کریگا،اور جس نے ایک گلاس پی اس کی چالیس دن کی نماز قبول نہیں کریگا، جوشراب کا عادی ہوگا اللہ اسے نہر خبال سے پلائے گا، لوگوں نے دریافت کیا، یارسول اللہؐ نہر خبال کیا ہے؟ آپؐ نے فرمایا: جہنمیوں کا بہتا ہوا پیپ۔

کیا شرابی مسلم باقی رہے گا؟

مسلم شرابی کی حیثیت کیا ہوگی؟ اسکا شمار مسلمانوں میں ہوگا یا اسے اسلام سے خارج تصور کیا جائیگا؟ ظاہر حدیث سے ایسا لگتا ہے کہ ایسا شخص مومن باقی نہیں رہیگا۔

لايزني الزاني حين يزني وهو مؤمن ولايسرق السارق حين يسرق وهومؤمن ولايشرب الخمر حين يشربها وهو مؤمن .(۲)

زنا کرنے والا اس وقت مومن باقی نہیں رہتا جبکہ وہ زنا کرتا ہے اور چوری کرنے والا اس وقت مومن نہیں رہتا جبکہ چوری کرتا ہے ،اسی طرح شراب پینے والا اس وقت مومن نہیں رہتا جب شراب پیتا ہے۔

عن ابن عمرؓ أن رسول اللهؐ قال :ثلثة حرم الله تبارك وتعالى عليهم الجنة: مد من الخمر والعاق والديوث

ابن عمرؓ سے مروی ہے،رسول اللہؐ نے فرمایا: تین شخص پر اللہ نے جنت حرام کر دی ہے شراب پینے والا ،والدین کا نافرمان

(۱) الترغیب والترهيب :۳/۱۸۶،۳۵۸۶

(۲) صحيح البخاری:۲۴۷۵،صحيح مسلم:۵۷

الذی یقر فی أهله الخبث .(۱)

اور دیوث۔

عن أبی سعید الخدریؓ قال: قال رسول اللهﷺ : لایدخل الجنة منان ولاعاق ولا مدمن خمر .(۲)

ابوسعید خدریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہﷺ نے فرمایا: جنت میں احسان جتانے والا، والدین کی نافرمانی کرنے والا، اور شراب پینے والا داخل نہیں ہوگا۔

عن إبن عمرؓ أن النبیﷺ قال : کل مسکر خمر وکل مسکر حرام ومن شرب الخمر فی الدنیا ومات وهو یدمنها، لم یتب منها لم یشربها فی الآخرة. (۳)

ابن عمرؓ سے مروی ہے رسول اللہﷺ نے فرمایا، ہر نشہ آور چیز خمر ہے اور حرام ہے، جو دنیا میں شراب پیتا رہا اور بغیر توبہ کئے مر گیا تو وہ آخرت میں اس سے محروم رہیگا۔

خطابی نے اس حدیث کی تشریح کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ کنایہ ہے جنت میں عدم دخول سے، اس لئے کہ جنتیوں کو شراب فراہم کی جائیگی لہٰذا اس سے محرومی کا مطلب ہے جنت سے محرومی۔

ظاہر حدیث کی بنیاد پر بعض علماء کی رائے ہے کہ ایسا شخص مسلم باقی نہیں رہے گا، لیکن علماء کی اکثریت کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مذکورہ احادیث سے جو ایمان کی نفی ثابت ہوتی ہے وہ کمال ایمان کی نفی ہے، اصل ایمان کی نہیں، جیسا کہ ابوذر غفاریؓ کی اس حدیث سے واضح ہے۔

مامن عبد قال لااله الاالله ثم مات علی ذلک الاَّ دخل الجنة .(۴)

جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہا اور اسی پر اسکی موت ہوئی تو وہ ضرور جنت میں داخل ہوگا۔

لہٰذا شرابی کا شمار بدستور مسلمانوں میں ہوگا اور اسکا یہ عمل گناہ تصور کیا جائیگا، یہ حکم اس وقت ہے جبکہ اسے شراب کی حرمت سے انکار نہ ہو لیکن اگر کوئی شخص شراب کی حرمت کا انکار کر دے اور اسے حلال سمجھ کر پیے تو وہ کافر تصور کیا جائیگا، اس لئے کہ شراب کی حرمت نصِ قطعی سے ثابت ہے۔

---

(۱) مسند امام احمد :۶۰۹۷

(۲) مسند امام احمد:۱۱۲۴۰

(۳) صحیح مسلم :۵۱۷۴

(۴) مسند امام احمد:۲۱۰۸۳

باب ِ چہارم ﴿4﴾

حالتِ نشّہ کے احکام

حالت نشہ کے احکام

نشہ کے بارے میں کہا گیا ہے کہ یہ سرور کی خاص کیفیت کا نام ہے جو وقتی طور پر عقل پر غالب آ جاتی ہے اور اسکی کارکردگی کو متاثر کر دیتی ہے۔(۱)

امام ابوحنیفہؒ اور بعض فقہاء شافعیہؒ کے قول کے مطابق حالت نشہ سے مراد ایسی کیفیت ہے جس میں انسان کی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کسی چیز کے استعمال کے نتیجہ میں عارضی طور پر متاثر ہو جائے، اس حد تک کہ آسمان وزمین، مرد وعورت اور ماں بیوی کے درمیان تمیز نہ کر سکے۔(۲)

جب کہ صاحبین اور امام شافعیؒ نے اس کی یہ تعریف کی ہے کہ آدمی کی گفتگو پر ہذیان کا غلبہ ہو جائے یعنی وہ غیر معقول، غیر مرتب اور بے معنی باتیں کرنے لگے۔(۳)

حالت نشہ میں انسان کی حیثیت:

حالت نشہ میں انسان شرعی احکام کا مکلّف ہو گا یا نہیں؟ اسی طرح اس سے صادر ہونے والے اقوال واعمال کو معتبر سمجھا جائیگا یا نہیں؟ اس کا انحصار نشہ کے اسباب پر ہے، اگر نشہ کسی مباح چیز کے پینے کی وجہ سے ہوا ہے یا چیز تو حرام تھی لیکن مجبوراً پینا پڑا، جیسے کسی نے شراب پینے پر مجبور کیا یا پیاس بجھانے کے لئے مجبوراً پینا پڑا کیونکہ اس کے علاوہ کوئی اور چیز موجود نہیں تھی، اور اس کے نتیجہ میں نشہ آیا ہو تو فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایسا شخص پاگل کی طرح غیر مکلّف سمجھا جائیگا۔

رفع القلم عن ثلاث عن النائم حتی	تین شخص کو مرفوع القلم قرار دیا گیا ہے
یستیقظ وعن الصبی حتی یحتلم	سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہو جائے،

(۱) کشف الاسرار :۳۵۲/۱، فتح الغفار:۱۰۶/۳

(۲) رد المحتار علی الدر المختار:۴۱/۴،روضۃ الطالبین للنووی :۶۲/۸

(۳) فتح القدیر لابن همام :۳۱۲/۵،بدائع الصنائع :۹۴۶/۶

وعن المجنون حتی یفیق. (۱) بچہ یہاں تک کہ بالغ ہو جائے اور مجنون یہاں تک کہ ٹھیک ہو جائے۔

البتہ نشہ اگر ایسی چیز کے پینے سے ہوا جو حرام ہے اور پینے والے نے بغیر کسی عذر کے جان بوجھ کر اسے پیا ہے تو ایسی صورت میں وہ شرعاً مکلّف سمجھا جائیگا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں فقہاء کی الگ الگ رائے ہے، جمہور فقہاء جس میں احناف، مالکیہ، حنابلہ اور شوافع شامل ہیں انکا کہنا ہے کہ ایسا شخص شرعی احکام کا مکلّف سمجھا جائیگا۔ (۲) البتہ احناف نے سات چیزوں کو اس سے مستثنیٰ کیا ہے۔ (۳)

۱- ارتداد

۲- حدود کا اقرار

۳- دوسرے کو اپنے حق میں گواہ بنانا

۴- نابالغ بچی کی شادی مہر مثل سے کم یا زیادہ پر کرانا

۵- بحیثیت وکیل طلاق دینا

۶- بحیثیت وکیل سامان فروخت کرنا

۷- مال مغصوبہ کی واپسی

جمہور فقہاء کے یہاں مذکورہ استثناءات کو چھوڑ کر انسان حالت نشہ میں بھی بدستور شرعی احکام کا مکلّف سمجھا جائیگا حسب ذیل دلائل کی بنیاد پر:

یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُواْ لاَ تَقْرَبُواْ الصَّلوٰةَ وَأَنتُمْ سُکَارىٰ. (۴) اے ایمان والو حالت نشہ میں نماز مت پڑھو۔

---

(۱) صحیح ابن حبان: ۱۴۱/۱

(۲) فتح القدیر: ۴۹۰/۳، الاشباہ والنظائر: ۳۱۰، المغنی: ۲۵۶/۸، شرح مختصر خلیل: ۲۰۹، حاشیة الدسوقی: ۳۹۷/۳، الاحکام السلطانیة: ۲۲۹، الأم: ۲۳۵/۵۔

(۳) حاشیة ابن عابدین: ۴۱/۴، الاشباہ والنظائر: ۳۱۰، الفتاوی الهندیة: ۴۱۵/۴

(۴) سورة النساء: ۴۳

اس آیت میں حالت نشہ میں آدمی کومخاطب بنایا گیا ہے،اگراس حالت میں آدمی مکلّف نہیں ہوتا تو اس سے خطاب بے معنی ہوجائیگا،اسی طرح صحابہ نے حدقذف کے معاملہ میں اسے عام آدمی کے درجہ میں رکھا ہے۔

عن أبی وبرة الکلبی أنه قال : أرسلني خالد بن ولید إلی عمرؓ فأتیته، ومعه عثمان وعبد الرحمن بن عوف، وعلي وطلحة وزبیرؓ فقلت: إن خالد بن ولید یقرأ علیک السلام ، ویقول أن الناس قد انهمکوا في الخمر، وتحاقروا العقوبة فیه. قال عمر:هم اولاء عندک فسلهم ، فقال علیؓ تراه إذاسکر هذی وإذاهذی إفتری وعلی المفتری ثمانون، فقال عمرؓ بلغ صاحبک ماقال.(۱)

ابووبرہ کلبی نے بیان کیا کہ مجھے خالد بن ولیدؓ نے عمرؓ کے پاس بھیجا،میں ان کے پاس پہنچاتو وہاں عثمانؓ،عبدالرحمٰن بن عوفؓ،علیؓ، طلحہؓ اورزبیرؓ موجود تھے میں نے عمرؓ سے کہا کہ خالد بن ولیدؓ نے آپ سے سلام کہاہےاورکہا ہے کہ لوگ شراب بہت زیادہ پینے لگے ہیں، انہوں نے سزا کی پرواہ چھوڑ دی ہے،عمرؓ نے کہا: یہ لوگ بہتر بتائیں گے،ان سے پوچھو، اس پرعلیؓ نے کہا میراخیال ہےنشہ کی حالت میں آدمی غیرضروری باتیں کرتاہےاورتہمت لگاتاہےاورتہمت لگانے والے پراسّی کوڑا ہے،عمرؓ نے کہا اپنے ساتھی کو پہنچادو جو کچھ انہوں نے کہاہے۔

اس سے ثابت ہوتا ہے کہ ایسا شخص قتل کے بدلے قتل کیا جائے گا، چوری کی صورت میں اس کا ہاتھ کاٹا جائے گا،اس طرح یہ معاملہ جنون سے مختلف ہوگیا۔(۲)

---

(۱) کنز العمال :۱۳۶۷۶

(۲) الشرح الکبیر :۲۵۶/۸،الانصاف :۴۳۲/۸

حالت نشہ کی طلاق

حالت نشہ میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ یہ ان مسائل میں سے ہے جن میں فقہاء کے درمیان کافی اختلاف ہے، اس اختلاف کی بنیادی وجہ حضرات صحابہ کی مختلف رایوں کے علاوہ اس مسئلہ میں پائے جانے والے اختلاف کو بھی کافی دخل ہے کہ حالت نشہ میں انسان مکلّف ہوگا یا نہیں؟ جمہور فقہاء جس میں احناف، مالکیہ، شوافع، اور حنابلہ شامل ہیں، انکا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر نشہ کسی مباح چیز کے استعمال کے نتیجہ میں آیا ہے یا چیز تو حرام تھی لیکن اسے بطور دوا کے استعمال کیا یا اس طرح کی کوئی چیز جیسے شراب پینے پر کسی نے مجبور کیا یا شدید پیاس کی حالت میں مجبوراً پینا پڑا اور اس کی وجہ سے نشہ آ گیا تو اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوگی۔(١)

أن النبیؐ قال :رفع القلم عن ثلاثة، عن النائم حتی یستیقظ، وعن الصبیی حتی یحتلم وعن المجنون حتی یفیق. (٢)

نبی کریمؐ نے فرمایا: تین شخص کو غیر مکلّف قرار دیا گیا ہے، سونے والا یہاں تک کہ بیدار ہوجائے، بچہ یہاں تک کہ بالغ ہوجائے اور پاگل یہاں تک کہ ٹھیک ہوجائے۔

عن أبی هریرة أن النبیؐ قال: کل الطلاق جائز إلاَّ طلاق المعتوه المغلوب فی عقله (٣)

ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ نے فرمایا: ہر طلاق جائز ہے سوائے بے عقل اور پاگل کے۔

البتہ اگر نشہ کسی ممنوعہ چیز کے استعمال کے نتیجہ میں ہوا ہے جیسے کسی نے بلا کسی عذر کے

(١) روضة الطالبين :٦٢/٨،الأحكام السلطانية :٢٢٩،فتح القدير: ٢٩٠/٣،المهذب : ٧٧/٢،حاشية ابن عابدين :٢٣٤/٣،حاشية الدسوقی :٣٦٥/٢۔

(٢) مسند امام احمد :٢٤٣٠١

(٣) سنن الترمذی :١١٨٨

قصداً شراب پی لی جسکی وجہ سے اس کی عقل جاتی رہی اور نشہ کی حالت میں اس نے طلاق دے دی تو یہ طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اس سلسلہ میں فقہاء کی الگ الگ رائے ہے، جمہور احناف، مالکیہ، شوافع اور حنابلہ کی رائے ہے کہ یہ طلاق واقع ہو جائیگی (۱) حضرات صحابہ میں یہ رائے حضرت عمرؓ اور حضرت معاویہؓ سے منقول ہے:

عن سعید أن رجلا طلق إمرأته، وهو سكران فرفع إلى عمر بن الخطاب، وشهد عليه أربع نسوة ففرق عمرؓ بينهما . (۲)

سعید نے بیان کیا کہ ایک شخص نے حالت نشہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی، معاملہ عمرؓ تک پہنچا، چار عورتوں نے اس پر گواہی بھی دی تو عمرؓ نے ان دونوں کے درمیان تفریق کردی۔

عن سليمان بن يسار أن رجلا من آل البختری قيل هو المطلب بن البختری طلق إمرأته وهو سكران فجلده عمر بن الخطاب الحد واجاز طلاقه . (۳)

سلیمان بن یسار نے بیان کیا کہ آل بختری میں سے ایک شخص جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ وہ مطلب بن بختری تھا، اس نے حالت نشہ میں اپنی بیوی کو طلاق دے دی تو عمرؓ نے اسے حد میں کوڑے لگوائے اور اسکی طلاق کو جائز قرار دیا۔

عن سعيد بن مسيب أن معاويةؓ اجاز طلاق السكران . (۴)

سعید بن میسّب نے بیان کیا کہ معاویہؓ حالت نشہ کی طلاق کو جائز قرار دیتے تھے

تابعین کی بڑی تعداد دوسرے لفظوں میں جمہور تابعین اس بات کے قائل ہیں کہ

---

(۱) فتح القدير :۴۹۰/۳، مختصر الطحاوی :۲۷۰، بدائع الصنائع :۱۷۹۰/۴، حاشية ابن عابدين :۲۳۹/۳، المغنی :۲۵۶/۸، الانصاف: ۴۳۳/۸، تحفة المحتاج :۲/۸۔

(۲) المحلی : ۵۳۶/۱۱

(۳) المدونة الكبرى:۲۹/۶

(۴) المحلی : ۵۳۶/۱۱، مصنف عبد الرزاق :۸۲/۲

حالت نشہ کی طلاق واقع ہو جائیگی، ان میں قابل ذکر نام یہ ہیں، شعبی، ابراھیم نخعی، ابن شھاب زھری، عطا، مجاھد، ابن مسیّب، ابن ابی لیلی اور قاضی شریح وغیرہ۔(۱)

جن لوگوں نے حالت نشہ کی طلاق کو معتبر قرار دیا ہے ان کے دلائل یہ ہیں:

۱. الطَّلاَقُ مَرَّتَانِ فَإِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوفٍ أَوۡ تَسۡرِيحٌ بِإِحۡسَانٍ (۲)

طلاق دوبار ہے، اسکے بعد بیوی کو اچھی طرح نکاح میں رکھنا یا پھر اسے مناسب انداز میں چھوڑ دینا ہے۔

فَإِن طَلَّقَهَا فَلاَ تَحِلُّ لَهُ مِن بَعۡدُ حَتَّىَ تَنكِحَ زَوۡجاً غَيۡرَهُ (۳)

اگر تیسری بار طلاق دے دے تو اس کے بعد وہ عورت اسکے لئے اس وقت تک حلال نہ ہوگی جبتک کہ دوسرے سے شادی نہ کر لے۔

مذکورہ آیتوں میں اللہ نے طلاق کی اس تعداد کو بیان کر دیا ہے جو ایک شوہر دینے کا مجاز ہوتا ہے، اس میں حالت نشہ یا غیر حالت نشہ کے درمیان کوئی فرق نہیں کیا گیا ہے۔

لہٰذا آیت کے عموم سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حالت نشہ کی طلاق واقع ہوگی۔(۴)

۲. عن إبن عباسؓ عن النبیﷺ أنه قال: کل طلاق جائز إلاَّ طلاق المعتوه المغلوب علی عقله. (۵)

ابن عباسؓ سے مروی ہے، رسول اللہﷺ نے فرمایا: ہر طلاق جائز ہے سوائے کم عقل اور مغلوب العقل کی طلاق کے۔

مذکورہ آیت میں جن حالتوں کو مستثنی کیا گیا ہے اس میں نشہ کی حالت شامل نہیں ہے لہٰذا عمومی حکم کے تحت حالت نشہ کی طلاق واقع ہو جائیگی۔(۶)

---

(۱) مصنف عبد الرزاق :۲۹/۲،مصنف ابی شیبة :۳۲/۵،فتح القدیر :۴۹۰/۳

(۲) سورة البقرة:۲۲۹

(۳) سورة البقرة :۲۳۰

(۴) بدائع الصنائع :۱۷۹۰/۴، حاشیة ابن عابدین :۲۳۹/۳

(۵) سنن الترمذی :۱۱۸۸

(۶) المغنی :۲۵۶/۸،بدائع الصنائع :۱۷۹۰/۴،المحلی: ۵۲۶/۶۔

۳۔حضرات صحابہ نے حد قذف کے معاملہ میں حالت نشہ کو عام حالت کے درجہ میں رکھا ہے۔(۱)

۴۔حالت نشہ میں طلاق کا صدور ایک مکلّف شخص سے ہو رہا ہے جس پر کوئی جبر نہیں ہے لہٰذا اس کی طلاق کا اعتبار کیا جائیگا، ایسے ہی جیسے وہ قتل کے بدلہ میں قتل کیا جائیگا اور چوری کی صورت میں اسکا ہاتھ کاٹا جائیگا، اس لئے کہ حالت نشہ کا معاملہ ایک دیوانہ کے معاملہ سے بالکل مختلف ہے۔(۲)

۵۔آیت ''لا تقربوا الصلوۃ وانتم سکاری'' میں اللہ نے ان افراد کو مخاطب کیا ہے جو حالت نشہ میں ہوں اور اس حالت میں مخاطب کئے جانے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ نے انہیں مکلّف کے درجہ میں رکھا ہے جو دراصل معصیت کے ارتکاب کی سزا ہے، یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے اگر کوئی اپنے مورث کو قتل کر دے تو اسے میراث سے محروم رکھا جاتا ہے گویا وہ شخص اس کے حق میں مرا ہی نہیں۔(۳)

۶۔حالت نشہ کی طلاق کا واقع ہونا دراصل احکام کا اس کے اسباب سے مربوط ہونا ہے، لہٰذا جب طلاق دینا طلاق کے واقع ہونے کا سبب ہے تو یہ واقع ہوگی۔(۴)

۷۔حدیث ''لاقیلولة فی الطلاق''(۵) اس بات پر دلالت کرتی ہے کہ حالت نشہ کی طلاق معتبر ہوگی۔(۶)

مذکورہ رائے کے بالمقابل دوسری رائے ان فقہاء کی ہے جو حالت نشہ کی طلاق کے واقع نہ ہونے کے قائل ہیں، ان میں قابلِ ذکر نام امام کرخی، طحاوی اور محمد بن مسلمہ کا ہے جنکا

---

(۱) المغنی: ۲۵۶/۸، الشرح الکبیر: ۲۵۶/۸، المھذب: ۲۸۶/۲

(۲) الانصاف: ۴۳۲/۸، الشرح الکبیر: ۲۵۶/۸

(۳) فتح القدیر: ۴۹۰/۳، بدائع: ۱۴۹/۴

(۴) تکملة المجموع: ۳۸۵/۱۵، فتح القدیر: ۴۹۰/۳

(۵) تکملة المجموع ۳۸۵/۱۵، فتح القدیر ۴۹۰/۳

(۶) زاد المعاد: ۵۱/۲، المحلی: ۳۶۵/۳

تعلق احناف سے ہے،اسی طرح امام مزنی، ابن سریج، ابوسھیل الصعلو کی وغیرہ ہیں جنکا تعلق شوافع سے ہے، مالکیہ میں محمد بن عبدالحکیم اور حنابلہ میں ابن تیمیہ، ابن قیم جوزی، ابوبکر بن عبدالعزیز اور مرداوی کا نام اس سلسلہ میں اہم ہے (۱) حضرات صحابہ میں حضرت عثمانؓ اور حضرت عبداللہ بن عباسؓ اس کے قائل تھے۔

عن الزهری عن أبان بن عثمان عن عثمان :قال :كان لا يجيز طلاق السكران والمجنون (۲)

زہری نے ابان بن عثمان سے نقل کیا ہے کہ عثمانؓ حالت نشہ میں پاگل کی طلاق کو جائز قرار نہیں دیتے تھے۔

حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا قول امام بخاریؒ نے نقل کیا ہے

طلاق السكران والمستكره ليس بجائز. (۳)

حالت نشہ کی طلاق اور اس پر مجبور کئے جانے والے کی طلاق جائز نہیں ہے۔

تابعین میں جولوگ اس کے قائل ہیں ان میں قابل ذکر نام یہ ہیں، قاسم بن محمد، ربیعہ بن عبدالرحمٰن، عکرمہ، طاؤس، لیث بن راھویہ، ابوثور اور عمر بن عبدالعزیز وغیرہ۔

جولوگ حالت نشہ کی طلاق کے واقع نہ ہونے کے قائل ہیں ان کے دلائل یہ ہیں:

۱ . يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ لاَ تَقْرَبُواْ الصَّلاَةَ وَأَنتُمْ سُكَارَى حَتَّىَ تَعْلَمُواْ مَا تَقُولُونَ. (۴)

اے ایمان والو، حالت نشہ میں نماز مت پڑھو، تاکہ تم جانو اس چیز کو جو تم کہتے ہو۔

مذکورہ آیت سے یہ ثابت ہے کہ حالت نشہ میں آدمی ایسی بات کہتا ہے جو جانتا ہی نہیں اور نہ ہی اسے اس بات کا احساس ہوتا ہے کہ وہ کیا کہہ رہا ہے، اس لئے ایسا شخص مکلّف قرار نہیں دیا جاسکتا، کیونکہ مکلّف ہونے کے لئے فہم کی صلاحیت ضروری ہے۔(۵)

---

(۱) الانصاف: ۴۳۲/۸، زادالمعاد: ۵۰/۴، حاشية الدسوقی: ۳۵۹/۴، الاكليل شرح مختصر الخليل: ۲۰۹، المهذب: ۷۷/۲، مختصر الطحاوی: ۲۸۰، بدائع الصنائع: ۱۷۹۰، فتح القدير: ۴۹/۳۔ (۲) مصنف ابن أبی شيبة: ۱۲۸۴۰

(۳) فتح الباری: ۳۹۱/۹ (۴) سورة النساء: ۴۳

(۵) تكملة المجموع: ۳۸۵/۱۵، المحلی: ۵۳۶/۱۱

۲۔ حضرت عثمانؓ اور عبداللہ بن عباسؓ کا نشہ کے حالت کی طلاق کو معتبر قرار نہ دینا اس بات کی اہم دلیل ہے کہ نشہ کی طلاق غیر معتبر ہے، امام احمد نے اسے حدیث "**کل طلاق جائز الاطلاق المعتوہ**" سے زیادہ صحیح قرار دیا ہے۔(۱)

۳۔ حالت نشہ میں چونکہ عقل وقتی طور پر زائل ہوجاتی ہے اس لئے ایسا شخص پاگل یا سونے والے کے مشابہ ہوجاتا ہے، عقل کا ہونا تصرف کی اہلیت کے لئے شرط ہے یہی وجہ ہے کہ مجنون اور بچے کی طلاق واقع نہیں ہوتی کیونکہ وہ عقل نہیں رکھتا، لہٰذا حالت نشہ میں دی ہوئی طلاق معتبر نہیں ہوگی۔(۲)

۴۔ عقل کا متاثر ہونا کسی معصیت کے نتیجہ میں ہوا ہو یا بغیر معصیت کے، احکام میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا ہے، یہ ایسے ہی ہے جیسے اگر کوئی شخص جان بوجھ کر اپنا پیر توڑ لے جب بھی اس کے لئے بیٹھ کر نماز پڑھنا جائز ہوگا، اسی طرح اگر کوئی شخص خود ہی اپنے سر پر چوٹ لگا لے اور اس کی وجہ سے پاگل ہوجائے جب بھی شرعی احکام کا مکلّف نہیں رہیگا۔(۳)

۵۔ حضرت محمد ﷺ نے حمزہؓ کے اس قول پر کوئی مؤاخذہ نہیں کیا جو انہوں نے حالت نشہ میں کہا تھا حالانکہ یہ اگر عام حالت میں کہا جاتا تو کفر تک پہنچانے کے لئے کافی تھا، اس سے ثابت ہوتا ہے کہ حالت نشہ میں کہی ہوئی بات کا اعتبار نہیں ہے(۴) علامہ ابن حجرؒ نے اسے حالت نشہ کی طلاق کے غیر معتبر ہونے کی بہت ہی مضبوط دلیل قرار دی ہے۔(۵)

۶۔ معتوہ کے طلاق کے نہ واقع ہونے پر سب کا اجماع ہے، معتوہ سے مراد ایسا شخص ہے جو عقل سے محروم ہو، نشہ کی حالت میں انسان کی کیفیت معتوہ سے مختلف نہیں ہوتی ہے لہٰذا اس کی دی ہوئی طلاق معتوہ کی طلاق کی طرح واقع نہیں ہوگی۔ (۶)

---

(۱) زاد المعاد :۵۰/۴،المغنی :۲۵۶/۸

(۲) بدائع الصنائع :۱۷۹۰/۴،حاشیة ابن عابدین :۲۳۹/۳

(۳) فتح الباری :۳۹۱/۹،زادالمعاد:۵۰/۴

(۴) فتح الباری :۳۹۱/۹،زاد المعاد:۵۰/۴،المحلی :۵۴۰/۱۱

(۵) فتح الباری :۳۹۰/۱۱

(۶) فتح الباری :۳۹۰/۹،المصباح المنیر :۴۰/۲،المحلی:۵۳۹/۱۰

ترجیح:

حالت نشہ کی طلاق کے واقع ہونے یا نہ ہونے سے متعلق دلائل اپنے وزن میں یکساں نوعیت کے ہیں، متقدمین کا عام رجحان پہلی رائے یعنی حالت نشہ کی طلاق کو معتبر قرار دینے کی طرف تھا لیکن موجودہ دور کا تقاضہ ہے کہ دوسری رائے کو ترجیح دیتے ہوئے حالت نشہ کی طلاق کو معتبر قرار نہ دیا جائے، اس لئے کہ طلاق کو معتبر قرار دینے کی صورت میں اس کے منفی اثرات سب سے زیادہ عورتوں اور بچوں پر پڑیں گے، عورتوں کا گھر اجڑے گا اور بچے سرپرستی سے محروم ہو جائیں گے جبکہ انکا کوئی قصور نہیں ہے۔

لہٰذا مصلحت کا تقاضہ ہے کہ حالت نشہ کی طلاق نہ واقع ہونے والے قول کو ترجیح دی جائے، اسی میں معاشرہ کی بہتری ہے اور غالبا یہی وہ حکمت ہے جس کے پیش نظر اکثر مسلم ممالک جیسے مصر، شام اور اردن وغیرہ میں اس قول کو ترجیح دی گئی ہے۔

قبول اسلام اور ارتداد:

جمہور فقہاء احناف، شوافع اور حنابلہ کے یہاں حالت نشہ میں اگر کوئی شخص اسلام قبول کرے تو یہ معتبر ہوگا، چاہے یہ نشہ کسی معصیت کے نتیجہ میں ہوا ہو یا بغیر کسی معصیت کے، اس لئے کہ اس میں اسلامی جہت کو ترجیح ہے جو دین حق ہے۔(١) البتہ ارتداد کی صورت میں یہ دیکھا جائیگا کہ اس کا سبب کیا ہے؟ فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر نشہ کا سبب معصیت نہیں ہے تو ایسا شخص پاگل یا ان جیسے لوگوں کے حکم میں ہوگا اور اسکا ارتداد معتبر نہیں ہوگا۔(٢) لیکن اگر نشہ کا سبب معصیت ہو تو ایسے شخص کے ارتداد کے معتبر ہونے یا نہ ہونے کے متعلق فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، امام ابو حنیفہؒ کے نزدیک یہ ارتداد درج ذیل دلائل کی بنیاد پر معتبر نہیں ہوگا۔(٣)

---

(١) کشف الاسرار :٣٥٥/٤، المغنی :١١٠/١٠، مغنی المحتاج:١٣٧/٤، روضة الطالبین:٧٠/١٠

(٢) حاشية الجمل على شرح المنهاج :١٢٤/٥، حاشية البحيرمی:٢٠٧/٤، مغنی المحتاج : ١٣٢/٤

(٣) الفتاوى الهندية: ٤١٥/٤، المبسوط: ١٢٣/١٠

۱۔حضرت حمزہؓ کا حالت نشہ میں حضورؐ سے کہنا ’’هل انتم إلّا عبيد آبا ئي ‘‘اور اس کی تنکیر نہ کیا جانا۔

۲۔صحابہ میں سے ایک شخص نے مغرب کی نماز پڑھائی اور اس میں سورہ کافرون اس طرح پڑھی کہ اس میں مذکور تمام ’’لا‘‘ کو حذف کر دیا، اس پر یہ آیت نازل ہوئی ’’لاتقربوا الصلوۃ وانتم سکاری‘‘ لیکن انہیں کافر قرار نہیں دیا گیا۔(۱)

۳۔کفر اس کا مستحق ہے کہ اسکی نفی کی جائے اور اسے مٹایا جائے نہ کہ اس کی تحقیق کی جائے، یہی وجہ ہے کہ کسی کی زبان سے اگر کلمہ کفر غلطی سے نکل جائے تو اسکی تکفیر نہیں کی جائے گی۔

۴۔ارتداد کی بنیاد اعتقاد سے متعلق ارادہ پر ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ حالت نشہ میں آدمی جو کہتا ہے اسکا معتقد نہیں ہوتا یہی وجہ ہے کہ حالت نشہ میں کہی ہوئی باتیں نشہ سے افاقہ کے بعد اسے یاد بھی نہیں رہتی ہیں۔لہٰذا یہ استحساناً نہ بولنے کے جیسا ہوگا۔(۲)

فقہاء شوافع اور حنابلہ کے یہاں حالت نشہ میں اگر کوئی شخص مرتد ہو جائے تو اس کا اعتبار کیا جائیگا اور وہ واجب القتل ہوگا۔(۳)

عبادات:

احناف کے یہاں حالت نشہ میں آدمی عام حالت کی طرح بدستور مکلّف رہتا ہے، لہٰذا عام فرائض جیسے کہ نماز، روزہ، حج اور زکوۃ وغیرہ اس سے ساقط نہیں ہونگی، چاہے وہ اس کی ادائیگی پر قادر نہ ہو، لہٰذا ایسا شخص فوت شدہ نمازوں اور روزوں کی قضاء کریگا۔(۴) اگر کسی کا نشہ ایسے وقت ٹوٹا جبکہ روزہ کے لئے نیت کی گنجائش موجود تھی تو ایسا شخص نیت کر کے رمضان کا روزہ رکھے گا لیکن اگر نیت کے وقت کے گذرنے کے بعد افاقہ ہوا، تو وہ روزہ پورا کریگا البتہ بعد میں اس کی قضا لازم ہوگی۔(۵)

---

(۱) فتح القدیر: ۳۱۵/۵، المسبوط: ۱۲۳/۱۰

(۲) کشف الاسرار: ۳۵۲/۴، روضة الطالبین: ۷۰/۱۰

(۳) المغنی: ۱۱۰/۱۰، مغنی المحتاج: ۱۳۲/۴

(۴) فتح الغفار: ۶۰۸/۳، مرقاة المفاتیح: ۴۹۷/۳

(۵) الاشباہ والنظائر لابن نجیم: ۳۱۰۔

فقہاء شوافع کے نزدیک نیت کے لئے وقت کا ملنا ضروری نہیں ہے بلکہ دن کے کسی بھی لمحہ میں چاہے وہ تھوڑی دیر کے لئے ہی ہوا گر افاقہ ہوگیا تو روزہ صحیح ہو جائیگا، بصورت دیگر قضا کرنی پڑ یگی۔(۱) اعتکاف کی حالت میں اگر کوئی شخص نشہ آور چیز استعمال کرلے تو اس کا اعتکاف باطل ہو جائیگا، اس لئے کہ یہ مسجد سے بغیر کسی عذر کے باہر نکلنے سے زیادہ سنگین ہے البتہ حنابلہ کے یہاں اس سے اعتکاف باطل نہیں ہوگا۔(۲)

حج کے دوران عرفہ کا قیام اگر نشہ کی حالت میں کیا تو یہ صحیح ہو جائیگا اور اس کا شمار بے ہوش میں ہوگا جس کے لئے نیت کی شرط نہیں ہے، جبکہ دیگر فقہاء کے یہاں یہ صحیح نہیں ہے اس لئے کہ انکے یہاں نیت ضروری ہے۔(۳)

حالت نشہ میں دی ہوئی اذان احناف کے یہاں مکروہ ہے اور اس کا اعادہ کرلیا جانا بہتر ہے، جبکہ حنابلہ کے یہاں یہ درست نہیں ہوگی کیونکہ ان کے یہاں اس کے لئے نیت ضروری ہے، البتہ شوافع کے یہاں اس سلسلہ میں تھوڑی سی تفصیل ہے، انکا کہنا ہے کہ اگر اذان نشہ کے ابتدائی مرحلہ میں دیا تو درست ہوگی لیکن اگر نشہ مکمل طور پر چڑھ گیا تو پھر درست نہیں ہوگی۔(۴)

جرائم کا ارتکاب:

جمہور فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حالت نشہ میں اگر کوئی قتل جیسے جرم کا ارتکاب کرے تو اس پر قصاص لازم ہوگا، اسی طرح اگر کسی پاک دامن پر تہمت لگائے یا چوری کرے یا زنا کرے اور یہ ثابت ہو جائے تو اس پر حد جاری ہوگی۔(۵)

---

(۱) الاشباه والنظائر :۲۱۷، مغنی المحتاج :۴۳۲/۱

(۲) الاشباه والنظائر لا بن نجيم :۳۱۰، الاشباه والنظائر للسيوطی :۲۱۷

(۳) الاشباه والنظائر لا بن نجيم:۳۱۰، الاشباه والنظائر للسيوطی :۲۱۷، المحرر فی الفقه: ۲۴۳

(۴) الاشباه والنظائر لا بن نجيم::۳۱۰، الاشباه والنظائر للسيوطی: ۲۱۶

(۵) حاشية الدسوقی: ۲۳۷/۴، مغنی المحتاج: ۱۵/۴-۱۴۶، المغنی:۲۵۵/۸، الانصاف: ۴۳۲/۸، حاشية ابن عابدين :۴۱/۴، الاشباه والنظائر لابن نجيم: ۳۱۰، الفتاوی الهندية:۴۱۵/۴

البتہ بعض فقہاء نے حالت نشہ کی کیفیت کو حالت جنون کے مماثل قرار دیکر مجنون کی طرح نشہ باز کو بھی جرائم کی سزا سے مستثنیٰ قرار دیا ہے لیکن اس مسئلہ میں جمہور فقہاء کی رائے قابل ترجیح ہے، اس لئے کہ حالتِ نشہ کے جرائم کو سزا سے مستثنیٰ کرنے کی صورت میں لوگ اسے جرائم کے ارتکاب کے لئے محفوظ ذریعہ کے طور پر اختیار کریں گے، جس سے امن وامان کی صورت بگڑے گی اور معاشرہ میں عدم تحفظ کا احساس بڑھنے کے علاوہ شراب نوشی کو بھی فروغ ملے گا، اس طرح کہ اسے لوگ جرائم کے ارتکاب کے لئے ہی پینے لگیں گے جبکہ سزاؤں کے باقی رکھنے کی صورت میں یہ احساس شراب نوشی کے فروغ میں رکاوٹ بنے گا کہ اگر نشہ کے دوران کوئی جرم سرزد ہوگیا تو اسکی سزا ملے گی۔

خرید وفروخت اور دیگر معاملات:

جمہور فقہاء احناف، شوافع اور امام احمدؒ کے ایک قول کے مطابق، حالت نشہ میں کی جانے والی خرید وفروخت جائز ہوگی۔(۱) اسی طرح قرض لینے، دینے، اس کا اقرار کرنے، کچھ ہبہ کرنے یا صدقہ دینے کو بھی انہوں نے صحیح قرار دیا ہے اس لئے کہ حالت نشہ میں ہونے کے باوجود ایسا شخص بدستور مکلّف ہے کیونکہ نشہ کی وجہ سے اسکی عقل ضائع نہیں ہوجاتی ہے بلکہ سرور کا غلبہ اس کے استعمال میں رکاوٹ بنتا ہے، لہٰذا اس سے اس کے تصرفات سے متعلق احکام متاثر نہیں ہونگے۔(۲)

اس کے بالمقابل دوسری رائے امام مالکؒ کی ہے اور امام احمدؒ سے بھی ایک قول ایسا ہی مروی ہے کہ حالت نشہ میں نہ دَین کا اقرار صحیح ہوگا اور نہ ہی خرید وفروخت، ہبہ، اجارہ یا صدقہ وغیرہ درست ہوگا، اسکی بنیادی وجہ ان کے نزدیک مصلحت عامہ ہے تاکہ ہوشیار لوگ نشہ باز کے مال واسباب کو ہڑپ نہ لیں۔(۳) اس کے علاوہ ابن شہاب زہریؒ کا یہ قول بھی انکی دلیل ہے جس میں کہا گیا ہے کہ حالت نشہ میں طلاق معتبر ہوگی نہ عتاق اور نہ ہی ایسے شخص کا خرید وفروخت یا نکاح معتبر ہوگا۔(۴)

---

(۱) المبسوط :۲/۱۰،کشف الاسرار :۳۵۴/۴،مغنی المحتاج:۲/۷،المغنی: ۲۵۵/۸،

(۲) فتح القدیر :۳۱۱/۵

(۳) الاکلیل شرح مختصر خلیل :۲۰۹،حاشیۃ الدسوقی :۵-۳۹۷/۳

(۴) مصنف عبدالرزاق :۸۲/۷

اقرار:

تمام فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ اگر نشہ کسی جائز چیز کے استعمال کے نتیجہ میں آیا ہے تو ایسے شخص کے اقرار پر کوئی مواخذہ نہیں ہوگا۔(۱) لیکن اگر یہ گناہ کے ارتکاب کے نتیجہ میں ہوا ہے تو ایسے شخص کا اقرار معتبر ہوگا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں فقہاء کے درمیان اختلاف ہے، جمہور فقہاء احناف، شوافع اور حنابلہ کے ایک قول کے مطابق حالت نشہ میں کئے جانے والے اقرار کا تعلق اگر حقوق العباد سے ہے تو وہ معتبر سمجھا جائیگا لیکن اگر اسکا تعلق حدود سے ہے جیسے زنا، شراب نوشی وغیرہ تو یہ معتبر نہیں ہوگا۔(۲)

احناف نے حالت نشہ میں کئے جانے والے ایسے اقرار کا اعتبار نہیں کیا ہے جسکا تعلق ایسے حدود سے ہو جو صرف حقوق اللہ سے متعلق ہیں جیسے زنا یا شراب نوشی وغیرہ کیونکہ اقرار میں جھوٹ یا غلطی کا احتمال موجود ہے اور حالت نشہ میں یہ احتمال زیادہ ہی بڑھ جاتا ہے، اس کے علاوہ اقرار کے بعد انکار کا احتمال بھی موجود ہے اس لئے کہ نشہ کی کیفیت میں آدمی کسی بات پر قائم نہیں رہتا ہے، یہ چیزیں چونکہ اقرار کو مشکوک بنا دیتی ہیں لہٰذا اسکا اقرار معتبر نہیں ہوگا۔(۳)

البتہ وہ حقوق جنکا تعلق بندہ کی ذات سے متعلق ہو یا اسکا تعلق ان چیزوں سے ہو جس میں اقرار سے رجوع صحیح نہیں ہے تو اسکا اعتبار کیا جائیگا، مثلاً اگر کسی نے حالت نشہ میں چوری کا اقرار کیا تو اسکا ہاتھ تو نہیں کاٹا جائیگا، لیکن مسروقہ مال کے سلسلہ میں وہ ضامن ہوگا۔(۴) لیکن اگر کسی پاک دامن عورت پر تہمت لگائی تو یہ معتبر مانا جائیگا اس لئے کہ قذف میں رجوع صحیح نہیں ہے(۵) اسی طرح اگر کسی نے حالت نشہ میں ایسی بات کا اقرار کیا جس سے قصاص لازم آتا ہو تو اس اقرار کا اعتبار کیا جائیگا اس لئے کہ قصاص کا تعلق حقوق العباد سے ہے اور اس میں اقرار کے بعد رجوع صحیح نہیں ہے۔(۶)

---

(۱) المغنی: ۲۷۱/۵

(۲) فتح القدیر: ۳۱۰/۵، کشف الاسرار: ۳۵۵/۴، بدائع الصنائع: ۴۵۶۲/۱۰

(۳) فتح القدیر: ۳۱۰/۵، تبیین الحقائق: ۱۹۸/۳، کشف الاسرار: ۳۵۵/۴۔

(۴) فتح القدیر: ۳۱۱/۵، کشف الاسرار: ۳۵۰/۴

(۵) فتح القدیر: ۳۱۱/۵ (۶) مصنف عبدالرزاق: ۴۳۸/۲

فقہاء مالکیہ اور حنابلہ کے ایک قول کے مطابق نشہ کی حالت میں کیئے جانے والے اقرار پر مؤاخذہ نہیں ہوگا اس لئے کہ:

☆ مکلّف ہونے کے باوجود ایسے شخص کو مال کے معاملہ میں مصلحتاً مجور کے درجہ میں رکھا جائیگا تاکہ لوگ اسکا مال نہ ہڑپ لیں۔

☆ حالت نشہ میں آدمی چونکہ عاقل باقی نہیں رہتا لہذا اسکا شمار ایسے مجنون میں ہوگا جس کے جنون کا سبب کوئی حرام چیز ہو۔

☆ حالت نشہ میں آدمی جو کچھ بولتا ہے اسکی نہ تو وہ توثیق کرسکتا ہے نہ تکفیر، لہذا اسکا اقرار معتبر نہیں ہوگا۔(۱)

جمہور شوافع اور حنابلہ کی ایک روایت کے مطابق نشہ کی حالت میں کیا گیا اقرار ہر چیز میں معتبر ہوگا اس لئے کہ یہ نشہ معصیت کے ارتکاب کے نتیجہ میں ہوا ہے لہذا وہ عام لوگوں کے حکم میں ہوگا۔(۲)

گواہی یا فیصلہ:

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ حالت نشہ میں دی گئی گواہی معتبر نہیں ہوگی اور نہ ہی ایسے شخص کا بحیثیت قاضی کیا گیا فیصلہ درست ہوگا، اس لئے کہ آدمی نشہ میں سمجھ بوجھ کی صلاحیت سے محروم ہوجاتا ہے جبکہ ان صفات کا موجود ہونا شہادت اور قضا دونوں کے لئے ناگزیر ہے۔(۳)

---

(۱) المغنی :۲۷۱/۵،المحرر فی الفقہ :۳۶۵/۲

(۲) المھذب :۷۸/۲

(۳) فتح الغفار: ۱۰۸/۳،مغنی المحتاج :۴۲۷/۴،حاشیۃ الدسوقی:۱۶۵/۴

شراب کا بطور دوا کے استعمال

قدیم زمانہ سے ہی شراب سے متعلق یہ تصور رہا ہے کہ اس کے غیر معمولی طبی فوائد ہیں یہی وجہ ہے کہ مختلف امراض کے لئے اطباء اسکے استعمال کا مشورہ دیا کرتے تھے ،لیکن جدید تحقیقات نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ شراب کی طبی افادیت کا تصور غلط فہمی پر مبنی تھا، چنانچہ شراب سے متعلق اکیسویں عالمی کانفرنس جو ہلسنکی میں ۱۹۳۹ء میں منعقد ہوئی تھی اس میں شریک اطباء نے متفقہ طور پر جو تجویز پاس کی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ اگر کوئی طبیب شراب کو بطور دواء کے کسی مرض کیلئے تجویز کرتا ہے تو اسکا مطلب یہ ہے کہ اسکی طبی معلومات ناقص اور کافی قدیم ہے(۱)

اس طرح شراب کا بطور دواء کے استعمال ختم ہو گیا البتہ جو ہر شراب یعنی الکحل بعض دوا کی تیاری میں مختلف اغراض کے لئے اب بھی استعمال ہوتا ہے جیسے ایسے دھنی یا قلوی مواد کو حل کرنے کے لئے جو پانی میں حل نہیں ہوتے ہیں یا دوا کو ایک خاص مزہ یا بو دینے کے لئے جسکا کہ یورپ وامریکہ عادی ہے، بہر حال فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ شراب کا استعمال بطور دوا کے اس وقت جائز نہیں ہوگا جب اسکا کوئی حلال متبادل موجود ہو(۲) البتہ اگر اسکا کوئی حلال متبادل موجود نہ ہو اور اسے کوئی ماہر اور قابل اعتماد طبیب تجویز کرے تو جائز ہوگا یا نہیں؟ اس سلسلہ میں دورائے ہیں۔

پہلی رائے:

پہلی رائے یہ ہے کہ خالص شراب یعنی الکحل کا استعمال بطور دوا کے جائز نہیں ہوگا؛ البتہ اگر اسے کسی اور چیز کے ساتھ ملا دیا گیا ہو جیسا کہ آجکل بعض دواؤں کی تیاری میں الکحل ملایا

---

(۱) ڈاکٹر احمد ریان: المسکرات آثارھا وعلاجھا فی الشریعة الاسلامیة : ۱۸۵

(۲) ردالمحتار: ۲۱۵/۴،الکافی :۱۸۸،المجموع :۴۱/۹،المغنی: ۳۰۸/۸۔

جاتا ہےتو یہ جائز ہوگا، یہ رائے جمہور احناف، مالکیہ اور شوافع کی ہے، البتہ فقہاء حنابلہ کے یہاں شراب کا استعمال سرے سے جائز نہیں ہے چاہے یہ خالص ہو یا کسی کے ساتھ ملی ہوئی ہو۔(۱)

ان حضرات کے دلائل یہ ہیں:

روی علقمة بن وائل الحضرمی عن أبیه ان طارق بن سوید سأل رسولﷺ عن الخمر فنهاه،أو کره ان یصنعها فقال: انما اصنع الدواء فقال ،انها لیست دواء ولکنها داء. (۲)

علقمہ بن وائل الحضرمی نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ طارق بن سوید نے رسول اللہﷺ سے شراب کے بارے میں دریافت کیا تو آپﷺ نے انہیں منع کر دیا یا ناپسند کیا اس پر انہوں نے کہا کہ میں دوا کے لئے بناتا ہوں، اس پر آپﷺ نے فرمایا یہ دوا نہیں بلکہ خود ایک مرض ہے۔

اس حدیث میں حضورﷺ کا شراب کو بطور دوا کے استعمال کرنے سے منع فرمانا اسکی حرمت پر دلالت کرتا ہے، اس کے علاوہ آپﷺ نے اسے بیماری قرار دیا ہے جو اس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ شراب اپنی افادیت کھو چکی ہے یعنی اسکی اگر کوئی افادیت تھی بھی تو وہ حرمت سے پہلے تھی جو حرمت کے بعد اللہ تعالی کی جانب سے سلب کر لی گئی، جیسا کہ یہ روایت اسکی جانب اشارہ کر رہی ہے إن اللہ تعالیٰ لما حرم الخمر سلبها المنافع (۳) اللہ نے جب شراب کو حرام کیا تو اس کی افادیت بھی ختم کر دی۔

۲. روی عن حسان بن مخارق أن أم سلمةؓ قالت: اشتکت ابنة لی فنبذت لها فی کوز،فدخل النبیﷺ

حسان بن مخارق سے مروی ہے کہ ام سلمہؓ نے بیان کیا کہ میری بیٹی کو کچھ تکلیف تھی تو میں نے اس کے لئے ایک پیالی میں نبیذ تیار کی،

---

(۱) المبسوط :۲۱/۲۴،العنایة علی الهدایة :۵۰۰/۸،البیان والتحصیل: ۴۲۸/۱۸، الکافی فی فقه اهل المدینة :۱۸۸،المجموع:۵۱/۹،مغنی المحتاج:۱۸۸/۴،المغنی: ۳۰۸/۸

(۲) صحیح مسلم :۵۰۹۷

(۳) سبل السلام :۷۱۰/۴

وهو يغلي،فقال : ماهذا؟فقلت : اشتكت ابنتي فنبذنا لها ،فقال عليه السلام :ان الله لم يجعل شفاء كم فيما حرم عليكم (۱)

رسول اللہ تشریف لائے تو آپؐ نے اس میں جھاگ آتے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا یہ کیا ہے؟ ام سلمہؓ نے کہا میری بیٹی کو تکلیف تھی تو میں نے اس کے لئے نبیذ بنائی ہے اس پر آپؐ نے فرمایا: اللہ نے تمہاری شفا اس چیز میں نہیں رکھی جسے حرام کردیا ہے۔

عن ابي هريرةؓ قال :نهى رسول اللهؐ عن الدواء الخبيث (۲)

ابوھریرہؓ سے مروی ہے کہ رسول اللہ نے بری دواؤں سے منع فرمایا ہے۔

حاکم اور بیہقی نے اس حدیث میں خبیث سے مراد شراب لیا ہے، ابن قیمؒ نے نقل کیا ہے کہ دواء میں خبث دو وجہوں سے آتا ہے، ایک نجاست اور دوسرے مزہ اور بو، شراب ان دونوں اعتبار سے خبیث بلکہ ام الخبائث ہے۔(۳)

عن طارق بن سويد الجعفي قال قلت : يارسول الله: ان بأرضنا اعنابا، نعتصرها، فنشرب منها ؟ قال:لا .فراجعته فقلت :انا نستشفي للمريض؟ قال : ان ذلک ليس بشفاء ولكنه داء.(۴)

طارق بن سوید الجعفی نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ ہمارے علاقے میں انگور ہوتا ہے ہم اس سے شراب بنا کر پیتے ہیں آپؐ نے فرمایا ایسا مت کرو، میں نے پھر عرض کیا کہ ہم اسے مریض کو علاج کے لئے دیتے ہیں، اس پر آپؐ نے فرمایا: اس میں شفا تو نہیں ہے البتہ بیماری ہے۔

عن ابي الدرداءؓ ان رسول اللهؐ

ابودرداءؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا

---

(۱) الاشربة لاحمد۔ المعجم الكبير للطبراني :۷۴۹/۲۳

(۲) سنن الترمذی :۲۰۵۷

(۳) فقه الاشربة وحد ها، عبد الوهاب عبد السلام :۱۰۳،دار السلام القاهرة

(۴) مسند امام احمد:۱۰۰۴

قال: ان اللہ انزل الداء والدواء وجعل لکل داء دواء ،فلا تداووا ، ولا تتداووا بحرام (۱)

کہ اللہ نے دوا اور اسکا علاج دونوں ہی پیدا کیا ہے، ہر مرض کی دوا بنائی ہے لہذا حرام چیزوں کے ذریعہ علاج نہ کروا ور نہ کراؤ۔

عن ابن مسعودؓ انه قال :ان اللہ لم یجعل شفاء کم فیما حرم علیکم (۲)

ابن مسعودؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ نے فرمایا اللہ نے تمہاری شفا حرام چیزوں میں نہیں رکھی ہے۔

اس کے علاوہ آثار صحابہ سے بھی یہ بات ثابت ہے، چنانچہ شفیق بن سلمہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے ان سے پیٹ میں تکلیف کی شکایت کی ، یہ چونکہ صفرہ کی وجہ سے تھا اس لئے میں نے بطور علاج شراب تجویز کیا ،اس دوران ابن مسعودؓ آ گئے ، مذکورہ شخص نے ان سے یہ بات بتائی تو آپ نے کہا: اللہ نے تمہاری شفا ان چیزوں میں نہیں رکھی ہے جسے حرام قرار دیا ہے، (۳) اسی طرح امام زھریؒ نے نقل کیا ہے کہ عائشہؓ شراب سے علاج کرنے سے روکا کرتی تھیں ۔ (۴) شراب کو بطور دوا کے استعمال کرنے سے یہ لوگ اپنی ذاتی رائے کے تحت نہیں روکا کرتے تھے بلکہ حضورؐ کے فرمان کی بنیاد پر ایسا کرتے تھے۔

دوسری رائے:

خالص شراب کو بطور دوا استعمال کرنے سے متعلق دوسری رائے یہ ہے کہ یہ اس وقت جائز ہوگا جب اسکا کوئی اور متبادل نہ ہو، اس رائے کو بعض فقہاء احناف اور شوافع نے اختیار کیا ہے۔ ان حضرات کی دلیل یہ ہے:

وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ (۵)

جو چیزیں حرام قرار دی گئیں ہیں انکو تفصیل سے بیان کر دیا گیا ہے، لہٰذا تم انہیں صرف

---

(۱) سنن أبي داؤد: ۳۸۷۰

(۲) صحيح البخارى، باب شراب الحلواء والعسل :۵/۲۱۳۱

(۳) السنن الكبرى :۲۰۰۹۸

(۴) مصنف عبد الرزاق :۹/۲۵۰

(۵) سورة الانعام :۱۱۹

مجبوری کی حالت میں کھانا۔

فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَلَا عَادٍ فَلَا إِثْمَ عَلَيْهِ (۲)	مجبوری کی حالت میں اگر انہیں کسی نے استعمال کیا بغیر نافرمانی کیئے یا حد سے تجاوز کیئے ہوئے تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔
وَمَا جَعَلَ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرَجٍ (۳)	تم پر دین کے معاملے میں تنگی نہیں کی گئی ہے۔

مذکورہ آیات اس حقیقت کی جانب اشارہ کرتی ہیں کہ ضرورت پڑنے پر حرام چیزیں بھی حلال ہو جاتی ہیں چنانچہ ابن حزمؒ نے لکھا ہے کہ انسان اگر کسی چیز کے استعمال کے لئے مجبور ہو جائے تو وہ چیز حرام باقی نہیں رہتی بلکہ حلال بن جاتی ہے، چاہے اس کا تعلق ماکولات سے ہو یا مشروبات سے، اللہ نے ضرورت کے وقت محرمات کی حرمت کو دور کر دیا ہے، لہٰذا جب تک کوئی چیز حرام رہتی ہے اس وقت تک اس میں شفا نہیں ہوتی لیکن جب کوئی چیز ہمارے لئے ضرورت بن جاتی ہے تو وہ حلال بن جاتی ہے اور دیگر حلال چیزوں کی طرح قابل شفا بھی ہوتی ہے (۴) اس کے علاوہ رسول اللہؐ نے عرنیین کے لئے اونٹ کے پیشاب کو بطور دوا کے پینے کی اجازت دی تھی جو کہ اصلاً حرام ہے، یہ اجازت ظاہر ہے ضرورت کی بنیاد پر دی گئی تھی لہذا ضرورت پڑنے پر اونٹ کے پیشاب کی طرح شراب کو بطور دوا استعمال کرنے کی اجازت ہوگی۔(۵)

ترجیح:

مذکورہ دونوں رایوں اور اس سے متعلق دلائل کو دیکھتے ہوئے پہلی رائے کو ترجیح دینا میرے خیال میں زیادہ مناسب ہے، اس لئے کہ یہ صریح احادیث سے ثابت ہے اس کے علاوہ آثار صحابہ سے بھی اسے تقویت ملتی ہے جبکہ اس کے بالمقابل دوسری رائے جس میں

---

(۱) سورة البقرة :۱۷۳
(۲) سورة الحج :۷۸
(۳) المحلى :۱/۱۷۷
(۴) عون المعبود: ۷/۴

شراب کوبطور دواء کے استعمال کرنے کی اجازت دی گئی ہے وہ صریح فرمان رسول سے متعارض ہے اس لئے کہ رسول اللہؐ نے اسے شفا کے بجائے مرض قرار دیا ہے، اس کے علاوہ جدید طبی تحقیقات سے یہ بات ثابت ہوچکی ہے کہ شراب بہت سے خطرناک امراض کا سبب ہے، شیخ ابوزہرہؒ نے بھی اس رائے کو ترجیح دی ہے۔

الخمر امر محرم لعينه، فلا يباح الا لضرورة وليس منها التداوی ولان الضرورة اذا كانت فی التداوی فان الخمر لا تتعين طريقا للعلاج بل هناك غيرها مما هو انجع واطهر وماقال طبيب منذ نشأة الطب الى اليوم ان فی الخمر فائدة طبية لا توجد فی غيرها واننا نری ان الاخذ برای الجمهور اولی وخصوصا فی هذا الزمان الذی ظهرت فيه انواع كثيرة من العقاقير الخالية من المواد المسكرة مالا يحصی. (۱)

خمر اپنی اصل کے اعتبار سے ہی حرام ہے لہٰذا صرف ضرورت کی بنیاد پر ہی مباح ہوگی جس میں علاج شامل نہیں ہے، اس لئے کہ علاج کے لئے یہ ضروری نہیں ہے کہ وہ خمر سے ہی کیا جائے اس لئے کہ اس کے لئے ایسی بہت سی چیزیں موجود ہیں جو شراب سے زیادہ نفع بخش ہیں اور پاک بھی ہیں، اس کے علاوہ کسی طبیب نے آجتک یہ نہیں کہا کہ خمر میں ایسے فائدے ہیں جو کسی اور چیز میں نہیں پائے جاتے ،لہٰذا میرے خیال میں جمہور کی رائے کو اختیار کرنا ہی بہتر ہے خصوصا اس دور میں جبکہ ایسی بے شمار دوائیں وجود میں آچکی ہیں جو نشہ آور مواد سے خالی ہیں۔

جولوگ شراب کو بطور دوا کے استعمال کی اجازت دیتے ہیں انہوں نے اپنے موقف کی تائید میں اضطرار سے متعلق آیات پیش کی ہیں لیکن اس سے انکا موقف ثابت نہیں ہوتا ہے اس لئے کہ اس میں حالت اضطرار میں حرام چیز کو جائز قرار دیا گیا ہے جبکہ شراب کے معاملہ میں اضطرار نہیں پایا جاتا ہے کیونکہ متبادل کے طور پر بہت سی مباح دوائیں موجود ہیں، اسی طرح انکا حدیث عرینہ سے بھی استدلال صحیح نہیں ہے اس لئے کہ پیشاب حرمت میں شراب سے کم درجہ

(۱) الجريمة والعقوبة: ۱۶۹

میں ہے یہی وجہ ہے کہ شراب کو ''رِجس'' کے علاوہ شیطانی عمل بھی قرار دیا گیا ہے جبکہ پیشاب کے بارے میں صرف یہ ہے کہ یہ نجس ہے۔(۱)

امام خطابیؒ نے بھی اس قیاس کو رد کرتے ہوئے لکھا ہے کہ رسول اللہؐ نے دو چیزوں کے درمیان فرق کیا ہے، ایک سے آپ نے منع فرمایا ہے وہ ہے شراب کا بطور دوا کے استعمال، جبکہ دوسری چیز کی آپ نے اجازت دی ہے وہ ہے اونٹ کے پیشاب کا بطور دوا کے استعمال، لہٰذا انہیں ایک دوسرے پر قیاس کرنا صحیح نہیں ہوگا۔(۲)

☆☆☆☆☆

(۱) شرح منح الجلیل :۵۵۳/۴

(۲) عون المعبود: ۸۰۷/۴

باب پنجم (5)

غیر الکحلی مُنَشِّیات

غیرالکحلی مُنَشِّیات

غیرالکحلی منشیات کی دوقسمیں ہیں: طبعی منشیات اور غیر طبعی منشیات

طبعی منشیات :

طبعی منشیات سے مراد وہ نشہ آور مادہ ہے جو پیڑ پودوں کے پتوں، پھلوں یا پھولوں سے حاصل کیا جاتا ہے یہ انگریزی میں ڈرگ Drug کے علاوہ نیرکوٹکس Narcotics کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ انسان کے اعصابی نظام پر غیر معمولی طور پر اثر انداز ہوتا ہے۔

طبّی تعریف:

طبعی منشیات سے مراد وہ نشہ آور مادہ ہے جو نیند کی کیفیت پیدا کرتا ہے، احساس وشعور کو معطل کر دیتا ہے اور انسان کے اندر غیر ذمہ دارانہ کیفیت پیدا کر دیتا ہے(۱)

طبعی منشیات بہت سے پودوں سے حاصل کی جاتی ہیں جن میں اہم حسب ذیل ہیں:

پوست، حشیش، کوکا، بھانگ، دھتورا، اور تمباکو وغیرہ۔

1- A.S. Hornby with A.P. ceowie A.C. Gimson,Oxford advanced learners dictionary of current English, Oxford University Preess 1987

پوست

طبعی منشیات جن پودوں سے حاصل کی جاتی ہیں ان میں پوست کا پودا کافی اہم ہے اسے انگریزی میں PAPAVER SOMNIFERUM کہتے ہیں، یہ ایک سالانہ پودہ ہے اس کی اونچائی 50 سینٹی میٹر سے لے کر 130 سینٹی میٹر تک ہوتی ہے، اس پودہ پر تین ماہ کے اندر پھول لگتا ہے جسکا رنگ سفید، لال، بنفسجی یا ارغوانی ہوتا ہے، اسکی پتیاں جب جھڑ جاتی ہیں تو اسکا نچلا سرا جو پوست کا پھل کہلاتا ہے اس کے پکنے سے پہلے اس پر خاص قسم کے چاقو سے چرکا لگاتے ہیں اس سے سفید دودھ جیسا مادہ نکلتا ہے جو ہوا لگنے سے کچھ دیر کے بعد جم جاتا ہے اور اسکا رنگ بھورا ہو جاتا ہے اس بھورے مادہ کو ایک جگہ جمع کیا جاتا ہے یہی مادہ افیون OPIUM کہلاتا ہے۔

افیون کی تاریخ:

انسان افیون سے کم از کم چار ہزار سال قبل مسیح واقف ہو چکا تھا جیسا کہ سامری عہد کی دریافت ہونے والی تختیوں سے پتہ چلتا ہے، قدیم مصریوں کے یہاں جنکا عہد 1500 قبل مسیح ہے یہ بعض امراض کے علاج کے لئے استعمال کی جاتی تھی خاص طور پر یہ ان بچوں کو دی جاتی تھی جو بہت زیادہ روتے تھے، افریقیوں کے یہاں یہ اتنی عام تھی کہ وہ پوست کے پھل کا نقش سکّوں، برتنوں اور زیورات وغیرہ پر کندہ کرایا کرتے تھے، مشہور افریقی حکیم جالینوس نے اسے متعدد امراض کے لئے تجویز کیا ہے۔

افیون چونکہ خواب آور ہوتی ہے اس وجہ سے ہی افریقیوں اور رومانیوں نے پوست کے پھل کو اپنے نیند کے دیوتا ھینوس کو سجانے میں استعمال کیا ہے، قدیم ہندوستان میں یہ جنگ کے دوران ہاتھیوں کو کھلائی جاتی تھی، مسلم عہد حکومت میں افیون کا استعمال کافی عام رہا، خاص

طور پر مغل عہد میں اسکی مقبولیت میں کافی اضافہ ہوا، یہ افیون کی مقبولیت ہی تھی جسکی وجہ سے شاید شاہ جہاں نے جب تاج محل تعمیر کرایا تو اس کی آرائش کے لئے پوست کے پودہ کو مختلف جگہوں پر کندہ کرایا(۱)

عرب دنیا میں اسکا استعمال بطور دوا کے کیا جاتا تھا، چنانچہ ابوبکر الرازی، علی ابن سینا، ابن بیطار اور داؤ دانطا کی کی کتابوں میں مختلف جگہوں پر اسکا ذکر ملتا ہے، مشہور عالم البیرونی نے 1000ء میں اسکے نقصانات پر تفصیل سے روشنی ڈالی ہے(۲)

یورپ میں یہ سولہویں صدی میں پہنچی ،اس وقت سے یورپی اقوام نے اسے کثرت سے استعمال کرنے کے علاوہ اپنے استعماری مقاصد کے لئے استعمال کیا ،خاص طور پر پرتگالیوں ،فرانسیسیوں اور برطانویوں نے اور یہ سلسلہ تقریبا بیسویں صدی تک چلتا رہا۔

افیون کا استعمال:

افیون چونکہ تکلیف کے احساس میں وقتی طور پر کمی کرتی اور نیند لاتی ہے اس وجہ سے قدیم زمانہ سے ہی اسکا استعمال طبی ضرورت کے تحت کیا جاتا رہا ہے اور آج بھی کیا جاتا ہے لیکن مذکورہ اثرات کی وجہ سے یہ نشہ بازوں میں بھی کافی مقبول رہی ہے، برصغیر میں اس کے استعمال کرنے والے افیمچی کے نام سے جانے جاتے تھے، البتہ اب اسکا استعمال کافی کم ہو گیا ہے۔

افیون کو استعمال کرنے کے کئی طریقے ہیں جن میں اہم درج ذیل ہیں:

اسکا ٹکڑا چائے یا کافی میں ملا کر پیا جاتا ہے۔

اسے منھ میں رکھ کر آہستہ آہستہ چوسا جاتا ہے۔

اسے میٹھی چیزوں میں ملا کر کھایا جاتا ہے۔

سگریٹ یا حقہ وغیرہ میں ڈال کر پیا جاتا ہے۔

اسے پانی میں گھول کر انجکشن کے ذریعہ براہ راست جسم میں داخل کیا جاتا ہے۔

---

(۱) قاموس القانون فی الطب :۲/۲۵۵

(۲) تذکرة اولی الا لباب والجامع للعجب العجائب، دار الفکر للطباعة قاهرة: ۱۹۵۲

افیون کے اثرات:

افیون کا اثر آدمی پر اسکے حالات کے اعتبار سے الگ الگ ہوتا ہے ویسے عام طور پر یہ سکون بخشتی، نیند لاتی اور ایک طرح کی کیف و مستی پیدا کرتی ہے، افیون کے اثرات عام طور پر اسکے استعمال کے پندرہ منٹ سے لے کر آدھا گھنٹہ کے اندر ظاہر ہو جاتے ہیں، اس کی وجہ سے درجہ حرارت کم ہو جاتا ہے، اسکے علاوہ احساس کی صلاحیت بھی متاثر ہوتی ہے، منھ میں لعاب زیادہ بنتا ہے اور ایک طرح کی مدہوشی کی کیفیت طاری ہو جاتی ہے، جو لوگ افیون کے عادی ہوتے ہیں بظاہر ان پر اسکا کوئی نمایاں اثر نظر نہیں آتا؛ لیکن اگر وہ افیون کی اس مقدار کو نہ لیں جس کے وہ عادی ہیں تو انہیں شدید جسمانی اور نفسیاتی عوارض سے دوچار ہونا پڑتا ہے، یہ عوارض عام طور پر بارہ گھنٹے سے لے کر سولہ گھنٹہ کے دوران ظاہر ہوتے ہیں، ایسے لوگوں کے ناک، کان اور منھ سے پانی بہنے کے علاوہ قے اور دست شروع ہو جاتے ہیں اور خون کا دباؤ بہت بڑھ جاتا ہے۔

افیون کے مشتقات:

افیون بذات خود ایک نشہ آور مادہ ہے؛ لیکن اس سے جو دیگر منشیات تیار کی جاتی ہیں وہ اپنے زہریلے اثرات اور ہولنا کی کی وجہ سے افیون سے کہیں بڑھ کر ہیں ان میں اہم مورفین اور ہیروئین ہے۔

مورفین:MORPHINE

افیون سے تیار کئے جانے والے نشہ آور مادوں میں اہم نام مورفین ہے، اسکا پتہ انیسویں صدی کے آغاز یعنی 1804ء میں دو فرانسیسی اسکالر DERSONE & SEGUIM نے لگایا تھا؛ لیکن یہ اس وقت لوگوں کی توجہ کا مرکز بنا جب جرمنی کے فریڈریک سیر تونر F.SERTUNER نے اسے کافی تجربہ کے بعد سفید شفاف مادہ کی شکل میں افیون سے الگ کرنے میں کامیابی حاصل کی، اس مادہ کے زبردست خواب آور اثرات کی وجہ سے اسے یونان کی دیو مالائی کہانیوں میں مذکور خوابوں کے دیوتا MORPHEUS مورفیوس

سے منسوب کر کے مورفین کا نام دیا گیا، ایک برطانوی ڈاکٹر الیکز ینڈر روڈ A.WOOD نے 1833ء میں اسے انجکشن کی شکل میں تیار کیا ۔

مورفین عام طور پر ڈھیلے کی شکل میں دستیاب ہوتا ہے جسکا وزن ایک سے لے کر ڈیڑھ کیلوتک ہوتا ہے، جبکہ کبھی کبھی ، یہ پوڈر کی شکل میں بھی ملتا ہے، اس کا رنگ سفیدی مائل یا پھر بھورا ہوتا ہے۔

تکلیف کے احساس کو کم کرنے کے لئے چونکہ مورفین بہت ہی زوداثر ہے اس لئے ابتدا میں اسکا استعمال وسیع پیمانہ پر طبی ضرورت کے تحت کیا گیا، خاص طور پر نازک آپریشن، ہڈی کا ٹوٹ جانا، بہت زیادہ یعنی تیسری ڈگری تک جل جانا یا پھر کسی اور وجہ سے شدید تکلیف ہونا جیسے دانت کا درد وغیرہ، اس طرح بہت سے لوگ اسکے عادی ہو گئے، ڈاکٹروں کو جب اسکا احساس ہوا کہ یہ دوا انسان کو اسکا عادی بنا دیتی ہے تو انہوں نے اسکا استعمال ترک کر دیا، اس کے علاوہ سرکاری سطح پر بھی اسے روکنے کی کوششیں کی گئیں لیکن اسکے باوجود اسکا استعمال ختم نہیں کیا جا سکا، چنانچہ اب بھی بہت سے لوگ اسکے نشہ کے عادی ہیں اگرچہ انکی تعداد دیگر منشیات استعمال کرنے والوں کے مقابلہ میں کافی کم ہے۔

مورفین کی عام خوراک جو عام طور پر دس ملی گرام ہوتی ہے ابتدا میں ذہنی سکون بخشتی ہے، نیند کا شدید احساس ہوتا ہے، ایک گونہ سرور اور مستی کی کیفیت چھا جاتی ہے جسکے بعد انسان گہری نیند سو جاتا ہے، یہ کیفیت تقریبا چھ گھنٹہ تک رہتی ہے، اسکے ایک مدت تک استعمال کے بعد کیریکٹر میں کافی تبدیلی آجاتی ہے، جسم سخت ہو جاتا ہے، منھ خشک رہنے لگتا ہے، آنکھوں سے بہت زیادہ پانی آتا ہے، پیٹھ میں درد، پٹھوں میں اینٹھن ، شدید اختلاج اور اسکے ساتھ کبھی کبھی اسہال بھی ہوتا ہے، اس کے علاوہ اس سے بلڈ پریشر بھی بڑھ جاتا ہے۔

مورفین کتنا زہریلا مادہ ہے اسکا اندازہ صرف اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ اسکی دو سے لےکر سو ملی گرام تک کی مقدار ایک عام شخص کو دوسری دنیا میں پہنچانے کے لئے کافی ہوتی ہے لیکن اسکے عادی میں چونکہ بتدریج اسے برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اسکی دس گنا مقدار کھانے کے باوجود نہیں مرتے ، مورفین کا استعمال نشہ کے اغراض

کے لئے حسب ذیل طریقوں پر کیا جاتا ہے:

- اسے نگل کر پانی یا چائے پی جاتی ہے۔
- سگریٹ میں بھر کر پیا جاتا ہے۔
- اس کا انجکشن جلد میں لیا جاتا ہے۔

ہیروئین: HEROIN

مورفین کا استعمال طبی ضرورتوں کے تحت کیا جاتا رہا لیکن جلد ہی ڈاکٹروں کو یہ احساس ہو گیا کہ اس کا نقصان اسکے فائدہ سے کہیں زیادہ ہے، چنانچہ اس کے متبادل کے تحت مورفین سے ہی ہیروئین تیار کی گئی، اس اکتشاف کا سہرا لندن کے ایک ڈاکٹر رائیٹ Dr.Wright کے سر ہے جنہوں نے 1874ء میں اس کی علحدہ شناخت کی، پھر 1890ء میں ایک جرمن عالم ڈانک وارٹ DANK WARTT نے اسے DIACETYL MORPHINE سے بڑے پیمانے پر تیاری کا طریقہ معلوم کیا، اسکے بعد ایک اور جرمن عالم ہرلیش ڈریسر H.DRESER نے بحیثیت دوا کے اسکے اثرات کا جائزہ لیا جسکے بعد جرمن کی مشہور دوا ساز کمپنی بائر BAYER نے اس کی تیاری 1898ء میں تجارتی بنیاد پر ہیروئین کے نام سے شروع کی، ہیروئین جرمن لفظ HEROISCH سے مشتق ہے جسکے معنی ہیں انتہائی زود اثر دوا، ہیروئین کی طاقت مورفین کے مقابلہ میں چار گنا سے لے کر دس گنا تک زیادہ ہوتی ہے اس لئے اسے یہ نام دیا گیا۔

اس طرح ہیروئین اس خیال کے تحت وجود میں آئی کہ یہ افادیت کے اعتبار سے مورفین کا کام کرے گی اور اس کے جو نقصان دہ پہلو ہیں ان سے محفوظ رکھے گی، چنانچہ اس کی ایجاد کو طبی دنیا نے بہت ہی گرم جوشی کے ساتھ خوش آمدید کہا اور اسے بہت سے امراض کے لئے تریاق سمجھا جانے لگا لیکن بہت جلد یہ اندازہ ہو گیا کہ اس سے جو توقعات وابستہ کی گئی تھیں وہ محض خام خیالی تھی، کیونکہ اس کی مسلسل تین خوراک کسی کو عادی بنانے کے لئے کافی ہے، ان کے اس مضر اثرات کو دیکھتے ہوئے طبی اغراض کے لئے اسکا استعمال بالکل ترک کر دیا گیا، اس

کے علاوہ دنیا کے بیشتر ممالک میں اس کی تیاری غیر قانونی قرار دے دی گئی۔

اس طرح ہیروئین جس سے بہت سی اچھی امیدیں وابستہ کر لی گئی تھیں، منشیات کی دنیا میں کافی بدتر ثابت ہوئی اور چونکہ یہ ناک سے سانس کے ذریعہ بھی لی جاتی ہے اسکی وجہ سے یہ نشہ بازوں میں بہت مقبول ہوئی، یہاں تک کہ اسکا شمار سب سے زیادہ استعمال ہونے والے نشہ آور مادوں میں ہونے لگا، اسکا فائدہ منشیات کے سوداگروں نے خوب اٹھایا اور بھاری نرخ پر ہیروئین فروخت کر کے زبردست نفع کمایا اور آج بھی کما رہے ہیں چنانچہ اس کے خاتمہ کی زبردست کوششوں کے باوجود اس کا کاروبار جاری ہے۔

ہیروئین کی کئی قسمیں ہیں جو اپنی خصوصیتوں کی وجہ سے الگ الگ ناموں سے جانی جاتی ہیں ان میں اہم حسب ذیل ہیں:

ہیروئین نمبر۲:	یہ خشک اور سخت دانے کی حالت میں ہوتی ہے۔
ہیروئین نمبر۳:	اسے براؤن شوگر بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ اس سے ملتی جلتی ہے۔
ہیرئین نمبر۴:	یہ باریک سفید پاؤڈر کی حالت میں ہوتی ہے۔
لال ہیروئین:	یہ غیر صاف شدہ ہیروئین ہے جو سخت ٹکروں کی شکل میں ہوتی ہے۔

اسکے علاوہ بہت سی ہیروئنیں اپنے برانڈ کے نام سے مشہور ہیں جن میں اہم حسب ذیل ہیں:

کوبرا، تارا، چاند، افغانی نمبر ۷۰۷ وغیرہ۔

مورفین اور ہیروئین کے علاوہ اور کئی چیزیں افیون سے تیار کی جاتی ہیں جیسے تبین Thebaine کوڈین Codeine پپاویرین Papaverine نارسین Narceine نارکوٹین Narcotine وغیرہ لیکن وہ اتنی خطرناک نہیں ہیں، یہی وجہ ہے کہ اب بھی انکا استعمال دواؤں میں ہوتا ہے۔

افیون خام اور مورفین کا عادی ہونے کے لئے ضروری ہے کہ اسے مکمل دو ہفتے یعنی ۱۴ دن تک استعمال کیا جائے، لہٰذا اگر کوئی شخص اسے دس دن تک بھی استعمال کر لے تو اس کا عادی

نہیں ہوگا، البتہ ہیروئین کا معاملہ اس سے مختلف ہے، یہ چونکہ مورفین سے بہت زیادہ طاقتور ہوتی ہے اس لئے اس کی صرف دو تین خوراک ہی اسکا عادی بنانے کے لئے کافی ہے۔

افیون اوراس کے مشتقات کا اہم اثر تکلیف کے احساس میں کمی کرنا ہے، یہ کام وہ اس طرح کرتی ہیں کہ وہ ان اعصاب کووقتی طور پرسن یانا کارہ کردیتی ہیں جوتکلیف کے احساس کو دماغ تک پہنچانے کا کام کرتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ افیون اور اسکے مشتقات کا استعمال ہر دور میں طبی اغراض کے لئے ہوتا رہاہے،لیکن اعصاب پر اسکا جواثر ہوتاہے وہ محض وقتی ہوتا ہے اس لئے کہ اسے استعمال کرتے ہی جسم اسے باہر پھینکنے کی تدبیریں شروع کردیتا ہے چنانچہ گردہ اسے خون سے نکال کر پیشاب میں شامل کردیتا ہے،اس طرح وہ پیشاب کے ساتھ باہر آجاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ پیشاب کے طبی معاینہ کے ذریعہ اس بات کا باآسانی پتہ چلایا جاسکتا ہے کہ کون سی منشیات کا عادی ہے۔

منشیات کا عادی اگر نشہ ترک کردے تو اسکے خون میں بتدریج نشہ آور مادہ کی مقدار کم ہوتی جاتی ہے اور یہیں سے اس کے لئے مشکل دور شروع ہوتا ہے کیونکہ یہ چیز نفسیاتی اور جسمانی طور پر اسے اس بات پر مجبور کردیتی ہے کہ کسی بھی قیمت پر منشیات حاصل کرے چاہے اسکے لئے چوری، ڈکیتی،قتل یا عزت وآبرو کی نیلامی ہی کیوں نہ کرنی پڑے۔

اسکے علاوہ منشیات سے متعلق یہ حقیقت ذہن میں رہنی چاہیے کہ جسم چونکہ بتدریج نشہ آور مادہ کو برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا کرلیتا ہے اس لئے نشہ باز کوروزانہ نشہ آور مادہ کی خوراک میں تھوڑا سا اضافہ کرنا پڑتا ہے تاکہ وہ مطلوبہ کیفیت کوحاصل کرسکےلیکن اگر خوراک میں غلطی سے زیادہ اضافہ ہوجائے تو اسکے نتائج انتہائی خطرناک ہوتے ہیں، خاص طور پر طاقتور منشیات کی صورت میں جیسے ہیروئین۔

خون میں افیون اور اسکی مشتقات خاص طور پر ہیروئین کی کمی کا نتیجہ کئی مرحلوں میں سامنے آتا ہے جن میں اہم یہ ہیں:

پہلا مرحلہ:

یہ تقریبا چار گھنٹے کے بعد شروع ہوتا ہے، اس میں نشہ باز کو شدید اضطراب اور قلق محسوس ہوتا ہے، نشہ کی طلب اتنی شدید ہوتی ہے کہ اسے نشہ کے علاوہ اور کسی چیز کی فکر نہیں ہوتی۔

دوسرا مرحلہ:

یہ مرحلہ تقریبا آٹھ گھنٹہ کے بعد شروع ہوتا ہے، اس میں شدید پسینہ آتا ہے آنکھ اور ناک سے پانی بہنا شروع ہو جاتا ہے۔

تیسرا مرحلہ:

یہ تقریبا بارہ گھنٹے کے بعد شروع ہوتا ہے، اس میں آنکھ کی پتلی پھیل جاتی ہے، اعضاء کانپنے لگتے ہیں، ہڈیوں اور پٹھوں میں شدید درد ہوتا ہے اور کچھ کھانے پینے کی خواہش تقریباً ختم ہو جاتی ہے۔

چوتھا مرحلہ:

یہ اٹھارہ سے چوبیس گھنٹے کے بعد شروع ہوتا ہے، اس مرحلہ میں مریض کی حالت انتہائی خراب ہو جاتی ہے، خون کا دباؤ اور درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے، قے جیسا محسوس ہوتا ہے اور دل کی دھڑکن بہت تیز ہو جاتی ہے۔

پانچواں مرحلہ:

یہ مرحلہ چھبیس سے چھتیس گھنٹے بعد شروع ہوتا ہے اس میں نشہ باز کی حالت بہت بری ہو جاتی ہے، خون میں شکر کی مقدرا بڑھ جاتی ہے، قے اور اسہال دونوں جاری ہو جاتے ہیں اور پیر اکڑ جاتے ہیں، اگر بروقت طبی امداد نہ پہنچائی جائے تو اسکی موت واقع ہو سکتی ہے۔

افیون اور اسکے مشتقات کے اثرات:

افیون اور اس کے مشتقات کے استعمال سے بھوک مر جاتی ہے، جس کی وجہ سے انسان

کمزور، سست اور کاہل ہو جاتا ہے اور جسم میں امراض کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت کم ہو جاتی ہے چنانچہ یہ بہت سے امراض کا بآسانی شکار ہو جاتا ہے، اس کے علاوہ منشیات کے عادی عام طور پر سگریٹ نوشی اور جنسی بے راہ روی کا بھی شکار ہوتے ہیں جسکی وجہ سے وہ بہت سی مہلک بیماریوں میں بھی مبتلا ہو جاتے ہیں جن میں اہم ایڈز Aids جگر کی سوزش اور ورم Hepatitis ہے۔

اس کے علاوہ منشیات کے استعمال کے نتیجہ میں انسانی جسم پر جو زہریلے اثرات مرتب ہوتے ہیں وہ دو طرح کے ہیں، ایک فوری دوسرا طویل المیعاد۔

فوری اثرات:

فوری اثرات منشیات کی زیادہ مقدار استعمال کرنے کی وجہ سے ہوتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

۱۔اس سے حرکت قلب میں خلل آتا ہے اور اسکے دھڑکنے کی رفتار بہت ہلکی ہو جاتی ہے جو کبھی کبھی موت کا سبب بن جاتا ہے۔

۲۔اس کی وجہ سے دماغ میں خون کے پھٹکے بن جاتے ہیں جس کی وجہ سے فالج ہو جاتا ہے یا پھر دماغ کی ہڈی پر اندرونی دباؤ بڑھ جاتا ہے جس کی وجہ سے دماغ سے خون رسنے لگتا ہے۔

۳۔اس کی وجہ سے تنفس کے نظام میں خلل پڑ جاتا ہے اور کبھی کبھی تو سانس ہی رک جاتی ہے جو اچانک موت کا سبب بن جاتا ہے۔

طویل اثرات:

منشیات کے مسلسل استعمال سے نفسیاتی اور جسمانی طور پر شدید نقصان پہنچتا ہے جن میں اہم حسب ذیل ہیں:

اعصابی نظام:

اعصابی نظام پر اسکا بہت برا اثر پڑتا ہے اور اس بات کا امکان ہوتا ہے کہ وہ شخص پاگل

ہو جائے یا ذہنی طور پر معذور ہو جائے، دماغ میں خون جم جانے کی وجہ سے دماغی فالج کا بھی امکان ہوتا ہے، حافظہ کا فقدان اور فہم وادراک کی صلاحیت کی کمی تو ایک عام سی بات ہے، اس کے علاوہ مغز حرام پر بھی اسکا اثر پڑتا ہے، اسی طرح کبھی کبھی شدید بے ہوشی کا دورہ پڑتا ہے جو موت تک پہنچا دیتا ہے۔

نفسیاتی الجھن:

منشیات کے عادی شک اور اوھام کا شکار ہوتے ہیں، وہ فرضی چیزیں دیکھنے، سننے اور محسوس کرنے لگتے ہیں، ان پر منفی خیالات کا ہجوم رہتا ہے، اس کے علاوہ کبھی کبھی قلق اور غم کا احساس اس درجہ پہنچ جاتا ہے کہ اسکے نتیجہ میں وہ یا تو کسی کو قتل کر دیتا ہے یا پھر خودکشی کر لیتا ہے۔

گردہ کی خرابی:

منشیات کی وجہ سے گردہ شدید متأثر ہوتا ہے جسکی وجہ سے عام طور پر اس طرح کے لوگ پیشاب کرنے میں شدید تکلیف محسوس کرتے ہیں، گردہ کی خرابی بڑھ کر کبھی کبھی گردہ کے مکمل ناکارہ ہو جانے کا سبب بھی بن جاتی ہے۔

خون کے دباؤ میں کمی:

منشیات کے عادی عام طور پر لو بلڈ پریشر کا شکار ہوتے ہیں جسکی وجہ سے اکثر ان پر بے ہوشی کا دورہ پڑتا رہتا ہے۔

جنسی صلاحیت:

منشیات کا اثر چونکہ انسان کے سارے جسم پر پڑتا ہے اس لئے اس سے جنسی غدود کا عمل بھی متاثر ہوتا ہے اور وہ ضروری ہارمون کی تیاری کم کر دیتا ہے جسکی وجہ سے جنسی کمزوری پیدا ہوتی ہے، جنسی خواہش مر جاتی ہے، عضو ڈھیلا پڑ جاتا ہے، اور فطری انداز میں جنسی عمل پر قدرت باقی نہیں رہتی، مردوں میں نسوانی ہارمون کی زیادتی ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے ان میں بعض زنانہ علامتیں ظاہر ہونے لگتی ہیں، خاص طور پر انکا سینہ بڑا ہو جاتا ہے۔

عورتوں پر منشیات کے اثرات:

عورتوں پر منشیات کے اثرات اور بھی برے ہوتے ہیں، وہ غیر محسوس طور پر جنسی بے راہ روی کا شکار ہو جاتی ہیں یا پھر مطلوبہ منشیات کے حصول کے لئے بدکاری پر مجبور ہوتی ہیں، اس طرح وہ تمام جنسی بیماریوں میں مبتلا ہو جاتی ہیں جو غلط جنسی عمل کی وجہ سے پیدا ہوتی یا لگ جاتی ہیں، اسکے علاوہ اس طرح کی عورتوں میں بعض مردانہ علامتیں ظاہر ہو جاتی ہیں، چنانچہ انکی آواز بھاری ہو جاتی ہے، ماہواری میں خلل آجاتا ہے، وہ جنسی اعتبار سے بالکل سرد ہو جاتی ہیں، حمل قرار نہیں پاتا بلکہ اسقاط ہو جاتا ہے اور اگر نہ بھی ہو تو انکے بچے مردہ یا معذور پیدا ہوتے ہیں۔

بھانگ

طبعی منشیات میں پوست کے بعد بھانگ کا پودا سب سے زیادہ مشہور ہے، یہ بھانگ Bhang کے علاوہ گانجا Ghanga اور چرس Charas کے نام سے بھی جانا جاتا ہے، اسے انگریزی میں CANNBIS INDICA یا CANNABIS SATIVA کہتے ہیں، یہ ایک سالانہ پودا ہے یعنی سال کے اندر بویا اور کاٹا جاتا ہے، اسکی اونچائی ساٹھ سینٹی میٹر سے لیکر 460 سنٹی میٹر تک ہوتی ہے، یہ دنیا کے اکثر و بیشتر ممالک میں پایا جاتا ہے، البتہ ہر جگہ یہ الگ الگ نام سے جانا جاتا ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اس کے تین سو سے زیادہ نام ہیں، اس میں نر اور مادہ دو پودے ہوتے ہیں، نشہ آور مادّہ، مادہ پودے کے پھول سے حاصل کیا جاتا ہے۔

بھانگ کے پودے سے نشہ آور مادہ تیار کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ اس پر جب پھول آجاتا ہے تو اسے کاٹ کر دھوپ میں چھوڑ دیا جاتا ہے، جب یہ سوکھ جاتا ہے تو اسے کسی بند جگہ میں جمع کیا جاتا ہے اور پھر ڈنڈوں سے اسکی پٹائی کی جاتی ہے جس سے پھول اور پتے پوڈر کی شکل میں الگ ہوجاتے ہیں جسے چھان کر محفوظ کرلیا جاتا ہے اور نشہ کے لئے استعمال کیا جاتا ہے، اب یہ کام مشینوں کے ذریعہ بھی کیا جاتا ہے، پھول کے ساتھ چھوٹا سا گولائی مائل پھل ہوتا ہے جو بیج پر مشتمل ہوتا ہے، اس میں 30% فیصد ثابت تیل اور تھوڑا اڑنے والا تیل ہوتا ہے۔

بھانگ میں وہ مادہ جو نشہ کا سبب بنتا ہے اسکی علحدہ شناخت 1964ء میں میشولام اور غاوین Mechoulam and Gaoni کے ذریعہ ہوئی، اس نے اسے ٹیرٹا ہائیڈرو کینی بول TERTA HYDRO CANIBOL کا نام دیا جسے مختصر طور پر {THC} کہتے ہیں۔

بھانگ کی تاریخ:

بھانگ کا پودا ان منشیات میں سے ہے جس سے انسان قدیم ترین زمانہ سے واقف ہے، اسکا باضابطہ ذکر چینی شہنشاہ Shen-Nung شنگ نانگ کی کتاب میں ملتا ہے جسکا عہد 3737 قبل مسیح ہے، البتہ چینی اسے منشیات کے طور پر استعمال نہیں کرتے تھے بلکہ وہ اس سے دھاگہ تیار کرتے تھے اور پھر اس سے کپڑا، خیمہ اور ڈوریاں وغیرہ تیار کرتے تھے، بعد میں وہ اسے طبی اغراض کے لئے بھی استعمال کرنے لگے، چنانچہ وہ آپریشن کے لئے اعضاء کو سن کرنے کا کام اس سے لیا کرتے تھے۔(۱) اس کے بعد اسکا ذکر آشوریوں کے یہاں ملتا ہے جن کا عہد ۸۰۰ قبل مسیح ہے، جرمنی میں تقریباً ۵۰۰ قبل مسیح اسکی زراعت، کپڑا بنانے کے لئے کی جاتی تھی، قدیم ہندوستان میں ہندو پروہت اور پجاری، اسکا شربت بنا کر خاص مواقع پر استعمال کرتے تھے۔

چودہویں صدی میں اسکا استعمال مسلم ممالک میں کثرت سے ہونے لگا، سولہویں صدی میں یہ اسپین کے ذریعہ امریکہ پہنچا جہاں سے افریقہ اور پھر یورپ میں پھیل گیا، بھانگ دنیا میں سب سے زیادہ استعمال کیا جانے والا نشہ آور مادہ ہے، چنانچہ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق دنیا میں تین سو ملین سے زیادہ افراد نے کم از کم ایک بار بھانگ کا مزہ چکھا ہے۔

طریقۂ استعمال:

بھانگ کے استعمال کا الگ الگ جگہوں پر الگ الگ طریقہ ہے جن میں اہم حسب ذیل ہیں:

☆ بھانگ کو پانی میں گھول کر پیتے ہیں یا پھر منہ میں رکھ کر چوستے ہیں۔

☆ اسے چائے یا کافی میں ملا کر پیتے ہیں۔

☆ اسے شہد میں یا میٹھی چیز کے ساتھ ملا کر پیتے ہیں۔

1- Hui-Lin Li the origin and use of cannabis in Estern Asia Linguistic -cultural implication, Economic botany 1979,28,293,301

☆ اسے سگریٹ یا حقہ میں ڈال کر اسکا کش لگاتے ہیں، اس طرح بھانگ کا اثر تین گنا زیادہ ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ بھانگ کے رسیا لوگوں میں یہ طریقہ سب سے زیادہ مقبول ہے۔

☆ بھانگ کے پودے کو سونگھتے ہیں یا پھر اسے جلا کر اسکا دھواں لیتے ہیں۔

بھانگ کو منشیات کی دنیا کا شہنشاہ بھی کہا جاسکتا ہے، اس طرح کہ شاید ہی کوئی قوم ہو جو اس سے متعارف نہ ہو، خاص طور پر ایشیا اور افریقہ میں، یہی وجہ ہے کہ یہ ہر جگہ مختلف ناموں سے جانی جاتی ہے، قارئین کی دلچسپی کے لئے ذیل میں بعض معروف نام درج کیے جاتے ہیں، اس سے اسکی مقبولیت کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے:

عرب ممالک:

حشیشہ	Hashishah
حشیشۃ الکیف	Hashishatul Keif
الزھرہ	Zahra
قنب	Qanab
دوامسک	Dawamesk
کبک	Kabak
درکت	Darakte
رام رس	Ramras
جفالا	Javala
کمشوار	Kamishawar
موداک	Modak
کماری	Kumari
اسافا	Asava
زہرۃ الحسا	Zahrat -El-Hassa

چین:

ھف	Hif
مخلف	Makhlif
سدا	Sadda
سوسی	Soussi
تکروری	Takroury
تدریکا	Tadrika
اسیونی	Assyuni
غناوی	Ganaoui
زروالی	Zerouali

جاپان:

لائی شورنا	Lai chourna
تائیما	Taima
شواسٹو	Shu-Sto

شمالی افریقہ:

شیرا	Chira
ڈوکا	Dokka

بھانگ کے اثرات:

بھانگ کا اثر اسکی مقدار، فرد کی صحت، قوت برداشت اور عادت پر منحصر ہوتا ہے اور اسی اعتبار سے کسی کے لئے موج مستی کا سبب بنتا ہے، بہر حال عام طور پر پہلی مرتبہ بھانگ استعمال کرنے کی صورت میں نیند کا غلبہ ہوتا ہے، سخت پیاس لگتی ہے، پیشانی عرق آلود ہو جاتی ہے، سانس کی رفتار بڑھ جاتی ہے، بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے، آنکھیں سرخ ہو جاتی ہیں اور انسان کو اپنے اوپر کنٹرول نہیں رہتا۔

جولوگ اسکے عادی ہوتے ہیں انکے قلب کی دھڑکن تیز ہوجاتی ہے، منھ خشک ہوجاتا ہے، کھانے کی خواہش بڑھ جاتی ہے، خاص طور پر میٹھی چیزوں کی، ہاتھ پاؤں ٹھنڈے ہوجاتے ہیں اور رعشہ کی کیفیت پیدا ہوتی ہے، آنکھ سرخ ہوجاتی ہے اوراس کا حلقہ پھیل جاتا ہے طبعیت میں ایک عجیب قسم کی ترنگ کا احساس ہوتا ہے، انسان خیالی دنیا میں پرواز کرنے لگتا ہے، وہ اپنے آپ کو دنیا کی اہم ترین شخصیت سمجھتا ہے، بات بے بات قہقہہ لگاتا ہے اور بہکی بہکی باتیں کرتا ہے۔

بھانگ کا سب سے اہم اثر جو انسان پر پڑتا ہے، وہ وقت اور مسافت کا انتہائی غلط اندازہ ہے، اس طرح کہ کبھی وہ گھنٹوں کو منٹ سمجھ لیتا ہے، جبکہ کبھی اسکے برعکس، منٹ کو گھنٹہ، اسی طرح اسے سمندر چھوٹا سا حوض نظر آتا ہے، جبکہ حوض سمندر۔

اس کی مقدار زیادہ ہوجانے کی صورت میں نیم مدہوشی کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے اور انسان کھلی آنکھوں سے خواب دیکھنے لگتا ہے، اس کے سامنے تخیلات کی ایک دنیا آراستہ ہوتی جاتی ہے، وہ ایسی چیزیں دیکھنے اور سننے لگتا ہے، جس کا کہیں کوئی وجود ہی نہیں ہوتا، وہ مختلف طرح کی شبیہیں اور خوبصورت جنسی مناظر دیکھنے لگتا ہے جنکے زیراثر وہ بہت زیادہ ہنستا یا باتیں کرتا یا پھر گردوپیش سے بے نیاز، رنج والم کی خاموش تصویر بن جاتا ہے۔

بھانگ کی عادت:

ماہرین کا خیال ہے کہ بھانگ کی لت میں گرفتار شخص کا انحصار بھانگ پر محض نفسیاتی ہوتا ہے جسمانی نہیں، یہی وجہ ہے کہ دیگر منشیات کے مقابلہ میں اسے چھوڑنا بہت ہی آسان ہے، لہٰذا بھانگ دیگر منشیات کے مقابلہ میں کم خطرناک ہے لیکن اس سلسلہ میں سب سے اہم بات یہ ہے کہ عام طور پر بھانگ استعمال کرنے والا اس تک محدود نہیں رہتا بلکہ بتدریج دیگر منشیات کی لت میں گرفتار ہوجاتا ہے، چنانچہ بھانگ کو دیگر منشیات کے لئے دروازہ قرار دیا جاسکتا ہے۔

اس طرح بھانگ کم خطرناک ہونے کے باوجود انسانی صحت کے لئے مضر ہے، یہ

نظام تنفس ،ہضم اور اعصاب پر بہت برا اثر ڈالتی ہے، اسکی وجہ سے شدید جنسی ضعف پیدا ہوتا ہے یہاں تک کہ آدمی اسکی وجہ سے کبھی کبھی جنسی طور پر ناکارہ ہو جاتا ہے،اسی طرح اس میں امراض کا مقابلہ کرنے کی صلاحیت بھی کم ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے وہ آئے دن مختلف امراض کا شکار رہتا ہے۔

کوکا

کوکا ایک درخت ہے جو تقریبا دو سے چار میٹر تک لمبا ہوتا ہے، اس کی قلم بھی لگا ئی جاتی ہے، اسکا پتہ بیضوی شکل کا ہوتا ہے، پھول چھوٹا زردی مائل سفید ہوتا ہے، اس درخت کی عمر عام طور پر چالیس سے پچاس سال تک کی ہوتی ہے اسے انگریزی میں ERETHROXYLUMON COCA کہتے ہیں، یہ عام طور پر جنوبی امریکہ، انڈونیشیا، تائیوان اور ہندوستان میں کثرت سے پایا جاتا ہے۔

نشہ آور مادہ اس درخت کے پتہ سے حاصل کیا جاتا ہے، اسے پہلی مرتبہ ایک کیمسٹ Gardeka نے 1855ء میں دریافت کیا اور Erthroxylon کا نام دیا، پھر ایک اور شخص Charles Fauless نے اسے سفید پوڈر کی شکل میں تیار کیا اور اسے Cocaine Hydrochloride کا نام دیا۔

کوکا کی تاریخ:

کوکا سے انسان کا تعلق کافی پرانا ہے، چنانچہ جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ جنوبی امریکہ میں Red Indian جن کا عہد تقریبا تین ہزار سال قبل مسیح ہے، وہ نشہ کے لئے کوکا کا پتہ چبایا کرتے تھے، جب یورپین وہاں پہنچے تو انہیں شروع میں انکی یہ عادت پسند نہ آئی لیکن جب انہیں پتہ چلا کہ یہ انکی کارکردگی اور مشقت کی صلاحیت کو بڑھا دیتا ہے تو پھر انہوں نے اسے مزید فروغ دیا تا کہ وہ انکے کھیتوں میں معمولی اجرت پر مشقت کا کام کر سکیں، مشہور ادیب ''بیروھز یک لابیر'' نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے:

''شاید یہ کوکا تھا جس نے ریڈ انڈین کو ایسا بنا دیا کہ وہ گدھے کی طرح بغیر تھکن کے کام کریں''۔

چنانچہ اسپین کے بادشاہ فلیپ دوم نے 1570ء میں باضابطہ فرمان جاری کر کے ریڈ انڈین مزدوروں کو کوکا کا پتہ چبانے کی اجازت دی بلکہ اسے ایک ضرورت قرار دیا تا کہ وہ اپنے آپ کو چاق و چوبند رکھ سکیں، یورپ میں پہلا شخص جس نے کوکا کا درخت یورپ میں لگا کر اس سے فائدہ اٹھایا وہ ایک فرانسیسی انجلو ماریانی تھا، اس نے کوکا کا درخت اپنے گھر کے باغ میں لگایا اور اسکا پتہ فروخت کر کے نفع کمایا، اسکے علاوہ 1856ء میں اس نے مختلف مصنوعات تیار کیں جیسے بیئر، چائے، مشروبات اور مٹھائیاں وغیرہ اور ان سب میں کوکا کے پتہ کا عرق ملا دیا جسکی وجہ سے اسکی تیار کی ہوئی چیزوں کی مانگ بہت زیادہ ہوگئی، اس طرح اس نے بے حساب نفع کمایا، اس کے علاوہ مقبول عام مصنوعات کی تیاری پر کلیسا کی جانب سے اسے میڈل بھی عطا کیا گیا۔

اسی طرح جون بیمبرتون نے انلانٹا میں 1886ء میں کوکا اور کافی کا عرق ملا کر، کوکا کولا کے نام سے ایک مشروب تیار کیا، اس میں کوکین کی مقدار 2% فیصد ہوا کرتی تھی، یہ مشروب اس قدر مقبول ہوا کہ اسکے ذریعہ اس کے مالک نے بے حساب منافع کمایا، یہ سلسلہ چلتا رہا یہاں تک کہ 1914ء میں کوکین کے استعمال کو ممنوع قرار دیا گیا تو پھر اسے چھوڑ دیا گیا مگر اب بھی یہ مشروب اس نام سے معروف ہے۔

کوکین:

یہ کوکا کے پتے سے تیار کیا جاتا ہے اسے ایک جرمنی عالم Friedrich Geadecke فریڈریک کیدر نے 1855ء میں تیل کی شکل میں الگ کیا، 1859ء میں ایک امریکی Albert Niemann البرٹ نیمان نے اس کے اوصاف کا تجربہ کیا پھر 1880ء میں ایک روسی ڈاکٹر Warzburg فورک تر بورک نے اس کے بارے میں دریافت کیا کہ اسے جلد میں سرنج کے ذریعہ داخل کرنے سے اسکے اطراف تھوڑی دور تک کا حصہ سن ہو جاتا ہے لہٰذا اگر وہاں پر سوئی چبھوئی جائے تو محسوس نہیں ہوتا، اسطرح کوکین آنکھ کے آپریشن کے علاوہ کئی امراض کے علاج کے لئے استعمال ہونے لگا جیسے نزلہ، معدہ کی

تکلیف، دق اور بانجھ پن وغیرہ۔

اس کے ساتھ ہی ساتھ اسے نشاط انگیز چیز کی حیثیت سے بھی استعمال کیا جانے لگا اوراس اعتبار سے اس کی مقبولیت اتنی بڑھی کہ اس نے دیگر نشہ آور مادوں کو پیچھے چھوڑ دیا، لیکن اس کے مضر اثرات جب سامنے آنے لگے تو ڈاکٹروں کو اسکی مضرت کا احساس ہوا چنانچہ انہوں نے طبی اغراض کے لئے اسکا استعمال بالکل بند کر دیا لیکن بطور نشہ آور مادہ کے وہ بدستور مقبول عام بنا رہا، خاص طور سے آرٹسٹ جیسے کہ موسیقی، ریڈیو اور ٹی وی وغیرہ سے متعلق افراد کے درمیان۔

کوکین کا طریقۂ استعمال:

اسکے استعمال کا معروف طریقہ یہ ہے کہ اسکے پاؤڈر کو سونگھتے ہیں یا پھر اسکی بھاپ لیتے ہیں، اسکے علاوہ اسے پانی میں گھول کر اس کا انجکشن لیتے ہیں، پیتے ہیں یا پھر کھانے کے ساتھ کھاتے ہیں، کوکا کا پسٹ سگریٹ میں ڈال کر پیتے ہیں۔

کراک CRACK

کوکین سے ایک اور نشہ آور مادہ تیار کیا جاتا ہے جو کراک کے نام سے جانا جاتا ہے، یہ دراصل خالص کوکین ہے، اسے پہلی مرتبہ نیویارک میں 1984ء میں تیار کیا گیا، یہ سخت اور شیشہ کی طرح شفاف ہوتا ہے، اس کا سائز نصف سے ایک سنٹیمیٹر تک ہوتا ہے اور وزن تین گرام سے لے کر ۸۵ گرام تک، تاکہ خرید وفروخت میں سہولت ہو، یہ عام کوکین کے مقابلہ میں بہت زیادہ طاقتور ہوتا ہے، اسے سگریٹ میں ڈال کر پیا جاتا ہے۔

کراک کی تاریخ:

کراک کے لفظی معنی شگاف کے ہیں، چونکہ یہ مادہ سگریٹ نوشی کے دوران جلنے کی وجہ سے آواز کرتا ہے اس لئے اسے کراک کا نام دیا گیا، کہا جاتا ہے کہ 1983ء میں جب امریکی حکومت نے کوکین کے خلاف زبردست مہم چلائی اور مشتبہ اڈوں پر چھاپہ مار کر بڑے پیمانہ پر کوکین ضبط کیا تو اس صورت حال سے کوکین کے تاجر بہت پریشان ہوئے اور اپنے پاس موجود

کوکین کے ذخیرہ کو بچانے کیلئے نئی ترکیبیں سوچنے لگے، کراک کی دریافت انکی انہی کوششوں کا نتیجہ ہے۔

کراک کوکین کے مقابلہ میں کئی گنا زیادہ طاقتور ہوتا ہے اور سب سے خطرناک بات یہ ہے کہ اگر ایک بار بھی کوئی شخص اسکا تجربہ کرلے تو وہ اسکا اسیر ہوجاتا ہے، اسکا نتیجہ صرف دس سکنڈ میں ظاہر ہوجاتا ہے، کراک کی تیاری سے جہاں کوکین کے تاجروں کا مسئلہ کافی حدتک حل ہوگیا وہیں یہ ان کے لئے زیادہ منافع کا ذریعہ بھی بنا، اس لئے کہ یہ نشہ بازوں کے درمیان کافی مقبول ہوا کیونکہ اسکا نشہ کوکین سے بہتر ہوتا ہے، یہ جنسی ہیجان پیدا کرتا ہے اور چونکہ سگریٹ اور حقہ کے علاوہ اسے جلاکر اسکا دھواں بھی لیا جاتا ہے اسطرح انجکشن سے نجات مل جاتی ہے جسکے ساتھ ایڈ کا خوف لگا رہتا ہے۔

جسم پر اثرات:

کراک ایک انتہائی زوداثر نشہ آور مادہ ہے، اسے اگر ایک بار بھی استعمال کرلیا جائے تو انسان اسکا عادی ہوجاتا ہے، اس کے استعمال سے شروع میں بہت مزہ آتا ہے، سارے وجود پر ایک طرح کی مستی چھا جاتی ہے، ذہنی پرواز کافی بلند ہوجاتی، ساتوں طبق روشن ہوجاتے ہیں اور زبردست جنسی اشتعال محسوس ہوتا ہے لیکن نشہ کا اثر اترتے ہی سب کچھ ہوا ہوجاتا ہے اور رنج والم اور پریشان کن خیالات اسے اپنی گرفت میں لے لیتے ہیں، جسم میں شدید پستی اور گراوٹ کا احساس ہوتا ہے۔

بعض لوگوں میں اس سے ایک عجیب قسم کی ہیجانی کیفیت پیدا ہوجاتی ہے، وہ عظمت کے جنون میں مبتلا ہوجاتے ہیں اور تشدد پر اتر آتے ہیں، جبکہ بعض کا دماغی توازن اس حدتک متاثر ہوجاتا ہے کہ وہ خودکشی کرلیتے ہیں، کسی کسی کو ایک انجانا خوف ہر وقت ہراساں رکھتا ہے چنانچہ وہ لوگوں سے چھپتا پھرتا ہے، اسکے ایک عرصہ تک استعمال سے وزن کم ہوجاتا ہے، جلد کی رنگت پیلی یا بھوری ہوجاتی ہے، اس پر کالے کالے دھبے نمایاں ہوجاتے ہیں، کھانسی کا مسلسل دورہ پڑتا ہے، قلب اور نظام تنفس تباہ ہوجاتا ہے جو بالآخر موت کا سبب بنتا ہے۔

کوکین کی عادت:

کہا جاتا ہے کہ کوکین پر انحصار جسمانی نہیں بلکہ نفسیاتی ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ اسے چھوڑنا افیون اور اس کے مشتقات کی طرح دشوار نہیں ہے، البتہ اسے اگر کوئی شخص ایک عرصہ تک استعمال کرلے تو پھر وہ اسکا پوری طرح اسیر ہوجاتا ہے اور اس کے نزدیک کوکین کی خوراک سے زیادہ کوئی چیز اہم نہیں ہوتی۔

قات

قات Catha Edulis Forsk کا استعمال نشہ کیلئے قدیم زمانہ سے ہوتا آیا ہے، یہ ایک جھاڑی نما پودا ہے جس کی اونچائی دو میٹر سے زیادہ نہیں ہوتی ، یہ زیادہ تر افریقی ممالک جیسے صومالیہ، کینیا، یوگنڈا، جیبوتی،اور حبشہ میں پایا جاتا ہے، جبکہ ایشیا میں افغانستان، ترکمانستان اور اسرائیل کے بعض علاقوں میں پایا جاتا ہے،لیکن جو شہرت وقبول اسے یمن میں حاصل ہے وہ کہیں اور نہیں ہے، اس طرح کہ وہاں بچے، بوڑھے، مرد وعورت، سبھی اس کے رسیا ہیں اور خلوت ہو یا جلوت اس سے شغل کو عار نہیں سمجھا جاتا ہے۔

استعمال کا طریقہ:

ا۔قات کے ہرے پتوں کو چبا کر داڑھ کی جانب رکھ لیا جاتا ہے جہاں یہ گھنٹوں رہتا ہے اور اس سے رسنے والے مواد کو پی لیا جاتا ہے۔

۲۔قات کے پتوں کو تمباکو کے ساتھ ملا کر سگریٹ کی طرح پیا جاتا ہے۔

۳۔قات کے پتوں کو سکھا کر اس کا پوڈر بنا لیا جاتا ہے پھر اسے پانی میں ملا کر گرم کیا جاتا ہے، جب یہ گاڑھا ہو جاتا ہے تو اس میں شکر ملا کر اسکی چھوٹی چھوٹی گولیاں بنالی جاتی ہیں جسے چوسا جاتا ہے۔

قات کا اثر:

قات کے اثرات پندرہ سے بیس منٹ کے اندر ظاہر ہو جاتے ہیں، شروع میں ایک طرح کا نشاط محسوس ہوتا ہے، طبیعت میں فرحت آجاتی ہے، دماغ روشن ہو جاتا ہے، کارکردگی بڑھ جاتی ہے لیکن یہ سب کچھ ایک مختصر مدت کے لئے ہوتا ہے، اس کے بعد انحطاط کا دور

شروع ہوتا ہے طبیعت میں گراوٹ آجاتی ہے، جسم چور چور اور تھکا تھکا سا لگنے لگتا ہے، ایک طرح کی اداسی چھا جاتی ہے اور انسان اپنے آپ کو بے چین بے چین سا محسوس کرنے لگتا ہے۔

قات کے کچھ دنوں مسلسل استعمال سے اس پر نفسیاتی اور جسمانی انحصار پیدا ہو جاتا ہے جو دیگر معروف منشیات کے مقابلہ میں اگرچہ بہت ہی معمولی درجہ کا ہوتا ہے لیکن اس کے باوجود یہ انسان کو اس طرح اپنا اسیر بنا لیتا ہے کہ اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہو جاتا ہے، قات کی ان خصوصیات کی وجہ سے عالمی ادارۂ صحت نے ۱۹۷۳ء میں اسے منشیات کی فہرست میں شامل کر دیا ہے۔

قات کے نقصانات:

قات کے عمومی نقصانات وہی ہیں جو دیگر منشیات کے ہیں البتہ اس کے خاص نقصانات حسب ذیل ہیں:

۱۔ اس سے بھوک مر جاتی ہے۔
۲۔ انسان دائمی قبض کا شکار ہو جاتا ہے۔
۳۔ جسم کا دفاعی نظام کمزور ہو جاتا ہے۔
۴۔ جنسی کمزوری پیدا ہوتی ہے۔

غیر طبعی مُنشّیات

غیر طبعی منشیات DRUGS سے مراد ایسی نشہ آور چیزیں ہیں جنہیں مصنوعی طور پر تیار کیا جاتا ہے، بنیادی طور پر یہ چار طرح کی ہیں :

نشاط انگیز	AMPHETAMINS
سکون بخش	TRANQUILLIZER
خواب آور	BARBITURATE
فریب خیال	HALLUCINOGENES

ا۔ نشاط انگیز AMPHETAMINS

اس سے مراد وہ دوائیں ہیں جو انسان کے مرکزی اعصابی نظام کو غیر معمولی طور پر متحرک کر دیتی ہیں، اس کی تیاری پہلی مرتبہ 1887ء میں جرمنی میں ہوئی 1927ء میں یہ امریکا کے مارکیٹ میں بینزیدرین BENZEDRIN کے نام سے فروخت ہونے لگی، اس کی تیاری بعض مخصوص طبی اغراض کے لئے کی گئی تھی لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ڈاکٹروں کو محسوس ہوا کہ اس قسم کی داواؤں کی خصوصیت یہ ہے کہ وہ بلڈ پریشر کو بڑھا دیتی ہے، تنفس کی نلی کو پھیلا دیتی ہے اور اعصابی نظام کو بے پناہ متحرک کر دیتی ہے، ان دواؤں کا استعمال کرنے والا کھانے کی خواہش کھو دیتا ہے، اس کی کارکردگی بڑھ جاتی ہے، وزن کم ہو جاتا ہے، تھکن اور تکلیف کا احساس ختم ہو جاتا ہے اور بغیر سوئے یا آرام کئے وہ ایک طویل عرصہ تک کام کے قابل رہتا ہے۔

شروع میں یہ دوائیں مختلف طبی اغراض کے لئے استعمال کی جانے لگیں جیسے زکام، اسی طرح سست اور دھیمی طبعیت کے بچوں کو متحرک کرنے کے لئے، رات میں بستر پر پیشاب کرنے والے بچوں کے لئے، لیکن ان دواؤں کی متحرک کرنے اور چاق و چوبند رکھنے کی

صلاحیت لوگوں کے لئے غیر معمولی کشش کا باعث بن گئی اور مختلف ممالک میں انکا استعمال بڑے پیمانہ پر ہونے لگا، حکومت کی جانب سے جنگ کے دوران یہ فوج کو فراہم کی جانے لگیں اس کے علاوہ فیکٹریوں اور کارخانوں میں کام کرنے والے مزدوروں کو بھی دی گئیں، دوسری جنگ عظیم کے دوران بڑے پیمانہ پر اسکا استعمال ہوا، شرکاء نے لاکھوں کی تعداد میں یہ گولی اپنے فوجیوں اور مزدورں کو فراہم کی تاکہ وہ بغیر تھکے مسلسل کام کرسکیں۔

اس کے استعمال سے جسم پر مضر اثرات مرتب ہونے کے علاوہ انسان میں تشدد اور قتل کا رجحان پیدا ہوتا ہے اور جو لوگ اسے ایک عرصہ تک استعمال کرتے ہیں وہ نفسیاتی اور جسمانی طور پر اس پر انحصار کرنے لگتے ہیں، ڈاکٹروں نے اس کے مضر پہلوؤں کا تفصیلی جائزہ لینے کے بعد لوگوں کو اس سے مطلع کیا، جاپان پہلا ملک ہے جس نے ان دواؤں پر روک لگائی اور پھر 1957ء میں اپنے یہاں اسکی تیاری یا استعمال پر مکمل طور پر پابندی لگادی، البتہ یورپ، امریکہ اور دیگر ممالک میں اسکا استعمال بڑے پیمانہ پر جاری رہا یہاں تک کہ 1971ء میں اسے منشیات کی فہرست میں شامل کر کے اس کا استعمال ممنوع قرار دے دیا گیا، اس کے علاوہ 1972ء میں اقوام متحدہ اور عالمی ادارہ صحت نے اسے ان دواؤں کی فہرست میں شامل کر دیا جنکا انسان عادی ہوجاتا ہے، چنانچہ اسکی فروخت ڈاکٹر کی تجویز کے بغیر ممنوع قرار دے دی گئی، لیکن اس کے باوجود یہ دوائیں کالے بازار میں مختلف نام اور تجارتی برانڈ کے تحت بڑے پیمانہ پر فروخت ہوتی ہیں جن میں مشہور یہ ہیں:

Filon, Apisate, Ritalin, Duromine, Methedrine, Ortedrine,

Maxiton, Pervitin, Preludine, Meratan, Pipradol,

استعمال کا طریقۂ کار:

مذکورہ دوائیں عام طور پر ٹابلیٹ یا کیپسل کی شکل میں دستیاب ہیں جو منھ کے ذریعہ لی جاتی ہیں، البتہ اس کے بعض رسیا گولی یا کیپسل کو پوڈر بنا کر تھوڑے سے پانی میں ملا کے گرم کرتے ہیں اور پھر چھان کر انجکشن کے ذریعہ براہ راست خون میں پہنچا دیتے ہیں، اس طریقۂ

استعمال سے ان میں تشدد کا رجحان ایک دم سے ابھرتا ہے، طبیعت میں ہیجان پیدا ہوجاتا ہے عجیب وغریب خیالات پیدا ہونے لگتے ہیں، غیر معمولی طاقت، عظمت اور ہمت کا احساس ہونے لگتا ہے، اس کے ساتھ ہی ساتھ اسے استعمال کرنے والا ایک طرح کی ترنگ اور مستی محسوس کرتا ہے، تشدد کی دیگر حرکتوں کے ساتھ ساتھ وہ کبھی کبھی جرم، قتل، اغوا اور مختلف طرح کی جنسی زیادتیوں میں ملوث ہوجاتا ہے۔

اس کے ایک انجکشن کا اثر تقریبا دو گھنٹہ تک رہتا ہے، اس کے بعد حزن وملال، گراوٹ، شکستگی اور شدید تھکن کا احساس ہوتا ہے جس کے ازالہ کے لئے اس کے عادی دوسری خوراک لیتے ہیں تاکہ اپنے آپ کو متحرک رکھ سکیں، اسطرح مسلسل اسکا استعمال اسے موت کی وادی میں پہنچا دیتا ہے۔

جسم پر اس کے اثرات:

مذکورہ دوائیں کھانے کے بعد بہت جلد معدہ میں تحلیل ہوجاتی ہیں اور پھر تھوڑی دیر میں اس کے اثرات ظاہر ہونا شروع ہوجاتے ہیں، اگر یہ انجکشن کے ذریعہ لی جائے تو اس کا اثر اور بھی جلد ظاہر ہوتا ہے، یہ مرکزی اعصابی نظام کو بہت زیادہ متحرک کردیتی ہے جس کی وجہ سے انسان بہت زیادہ متحرک اور چاق وچوبند ہوجاتا ہے، اس میں بے جا خود اعتمادی پیدا ہوجاتی ہے، زبردست کیف وسرور کے احساس کے ساتھ ساتھ ذہنی طور پر ساتوں طبق روشن معلوم ہوتے ہیں، جنسی ہیجان پیدا ہوتا ہے اور عظیم جسمانی قوت کا احساس ہونے لگتا ہے، اس کے استعمال کرنے والے کے لئے یہ ممکن ہوجاتا ہے کہ بغیر کھائے پیے مسلسل کئی دنوں تک اپنا کام اچھی طرح انجام دے سکے۔

یہ دوائیں اگر زیادہ مقدار میں لے لی جائیں تو جسم پر تیز زہریلے اثرات مرتب کرتی ہیں، سینہ میں درد کا احساس ہوتا ہے، درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے، آنکھیں پھیل جاتی ہیں، ہاتھ پیر کانپنے لگتے ہیں، دل کی دھڑکن تیز اور غیر منظّم ہوجاتی ہے اور پھر غنودگی کی کیفیت طاری ہوجاتی ہے، اگر فوری طور پر طبی امداد نہ پہنچائی جائے تو موت بھی واقع ہوسکتی ہے۔

مذکورہ دواؤں کے شکار:

نوجوانوں میں موج، مستی، ایڈونچر اور جنسی لطف کو دوبالا کرنے کا شوق اس کے استعمال کی اہم وجہ ہے، کالج اور یونیورسٹیوں کے طلبا اسے اس لئے استعمال کرتے ہیں تاکہ بغیر تھکے امتحانات کی اچھی طرح تیاری کرسکیں، اسی طرح کھیل کود کے شوقین خاص طور سے فٹ بال، باسکٹ بال، اونچی چھلانگ، تیراکی، سائیکل ریس اور مختلف مسافتوں کی دوڑ میں حصہ لینے والے اسے بہتر اور شاندار مظاہرہ کے لئے استعمال کرتے ہیں، اس کے علاوہ بڑی گاڑیوں کے ڈرائیور بھی اسے استعمال کرتے ہیں تاکہ بغیر سوئے یا آرام کئے مسلسل گاڑی چلاسکیں۔

اس طرح کی دواؤں کے استعمال سے وقتی طور پر متوقع نتیجہ حاصل ہوجاتا ہے لیکن بعد میں اسے استعمال کرنے والا اس طرح اسکا اسیر بن جاتا ہے کہ اس سے پیچھا چھڑانا مشکل ہوجاتا ہے، ان دواؤں کے شکار آپ کو مسلسل متحرک نظر آئیں گے، وہ زیادہ کام کریں گے، بہت کم سوئیں گے، آپ انہیں راتوں میں سڑکوں پر بھٹکتا ہوا پائیں گے، بغیر خواب آور گولی کھائے انہیں نیند نہیں آئے گی، اس طرح جسم کو ضروری غذا اور آرام نہ ملنے کی وجہ سے وقت کے ساتھ ساتھ صحت گرے گی، سوچنے سمجھنے کی صلاحیت معدوم ہوجائیگی، ان پر جنون کا دورہ پڑسکتا ہے جو عظمت کا جنون بھی ہوسکتا ہے، تشدد اور زیادتی کا رجحان بڑھ سکتا ہے، وہ کسی کو قتل کر سکتا ہے یا اپنے آپ کو ہلاک کرسکتا ہے، اس طرح کے لوگ اخلاق و کردار کے اعتبار سے بھی انتہائی پست ہوجاتے ہیں۔

۲۔سکون بخش: TRANQUILLIZER

یہ دوائیں اصلاً مختلف امراض کے لئے تیار کی گئیں، خاص طور پر قلق اور بے چینی کی کیفیت کو دور کرنے کے لئے، اس کے علاوہ مرگی کے لئے، عضلات کو ڈھیلا کرنے اور تشنج کو دور کرنے کیلئے، اس کی محدود خوراک عام تناؤ کو دور کرنے میں کافی مدد دیتی ہے، ان دواؤں کے مضر اثرات، اس وقت سامنے آئے جب ساٹھ کی دہائی میں ڈاکٹروں نے اسے بے تحاشا

تجویز کرنا شروع کر دیا، اس کے علاوہ لوگ اسے خود سے بھی استعمال کرنے لگے۔

یہ دوائیں دراصل ایک مرکب BENZODIAZOPINE سے تیار کی جاتی ہیں جو CHLORDIAZOPOXIDE سے مشتق ہے، اسے دواؤں کی مشہور کمپنی روش نے 1957ء میں دریافت کیا اور 1960ء میں LIBRIUM کے نام سے مارکٹ میں پیش کیا اسکے بعد اس طرح کی اور بھی کئی دوائیں آئیں جن میں مشہور VALIUM ہے، ایک زمانہ میں اس کا استعمال اتنا بڑھا کہ یہ دنیا کی سب سے زیادہ فروخت ہونے والی دوا بن گئی۔

انسان پر اس کے اثرات:

سکون بخش دوائیں اپنے اثرات کے اعتبار سے تین طرح کی ہوتی ہیں، بعض کے اثرات چھ گھنٹہ تک رہتے ہیں جبکہ بعض آٹھ گھنٹہ تک اور بعض بارہ گھنٹہ تک کارکر رہتے ہیں، ڈاکٹر عام طور پر یہ دوائیں سونے سے پہلے دیتے ہیں تاکہ اعصابی تناؤ دور ہو جائے اور آدمی آرام سے سو سکے، یہ دوائیں چند روز سے زیادہ استعمال کے لئے نہیں دی جاتی ہیں، اس لئے کہ دیگر منشیات کی طرح اسکا بھی انسان کا عادی ہو جاتا ہے اور پھر نفسیاتی اور جسمانی طور پر اس پر انحصار کرنے لگتا ہے، اس کے عرصہ تک استعمال سے انسان دن کے وقت گھبراہٹ، بے چینی اور تناؤ محسوس کرنے لگتا ہے اس لئے کہ اس سے جو نیند ملتی ہے وہ فطری نیند سے کافی مختلف ہوتی ہے، لہٰذا اس سے انسان کو آرام وسکون کی وہ کیفیت میسر نہیں آتی جو فطری نیند کا خاصہ ہے۔

ایک مہینہ تک اگر کوئی شخص اسے مسلسل استعمال کرے تو وہ اسکا عادی ہو جاتا ہے، اس کا انحصار ان دواؤں پر اتنا شدید ہوتا ہے کہ وہ اس کے بغیر زندگی کا تصور تک نہیں کر سکتا ہے، اس کے علاوہ اس کی وجہ سے انسان میں کاہلی، قلق، خوف، ہاتھ پیر میں کپکپی وغیرہ آ جاتی ہے، اس کے چلنے یا بات کرنے کا انداز ایک نارمل انسان سے مختلف ہو جاتا ہے۔

۳۔ خواب آور BARBITURATE

اس سے مراد وہ دوائیں ہیں جو نیند، غنودگی اور سکون کا سبب بنتی ہیں، یہ دو طرح کی

ہوتی ہیں ایک وہ جو Barbitirater Acid سے تیار کی جاتی ہیں، دوسرے وہ جو اس کے بغیر تیار کی جاتی ہیں۔

باربیٹوریٹ:

اسکی دریافت اصلا Adolph Von Baeyer کی کوششوں کے نتیجہ میں ہوئی اس طرح کہ اس نے 1864ء میں Barbituric Acid دریافت کی جو اگر چہ اس وقت خواب آور دواؤں کی تیاری کے لئے استعمال نہیں کیا گیا لیکن 1912ء میں اس سے پہلی مرتبہ خواب آور دواء LUMINAL تیار کی گئی ،اور پھر اس طرح کی دواؤں کی تیاری کا سلسلہ شروع ہو گیا جنکی تعداد ہزاروں میں ہے۔

باربیٹوریٹ کے ذریعہ تیار شدہ دوائیں اپنے اثرات کے اعتبار سے تین طرح کی ہوتی ہیں مختصر، متوسط، اور طویل۔

مختصر اثرات والی دوائیں:

یہ انجکشن کے ذریعہ لی جاتی ہیں ان کے اثرات 15 منٹ کے اندر ظاہر ہو جاتے ہیں اس کے تحت انسان ہوش وحواس کھو بیٹھتا ہے اور گہری نیند میں چلا جاتا ہے یہ کیفیت تقریبا نصف گھنٹہ تک رہتی ہے ان کا استعمال عام طور پر آپریشن کے پہلے مرحلہ کے لئے ہوتا ہے بطور منشیات ان کا استعمال نہیں ہوتا ہے۔

متوسط اثرات والی دوائیں :

یہ دوائیں انتہائی خطرناک ہیں کیونکہ انکا غلط استعمال انسان کو ان کا عادی بنا دیتا ہے، یہ بازار میں کیپسل کی شکل میں دستیاب ہیں، ایک کیپسل کا اثر ۸ سے ۱۰ گھنٹہ تک رہتا ہے، اس سلسلہ میں اہم بات یہ ہے کہ ان کی مناسب خوراک اور وہ مقدار جو خطرناک ہو سکتی ہے ان دونوں میں بہت معمولی فرق ہے یہی وجہ ہے، کہ یہ بہت سی موتوں کا سبب بنی ہیں، اس نوعیت کی مشہور دوائیں حسب ذیل ہیں:

SYCONAL, DELVINYL, VERONAL, AMYTAL, NEMBUTAL,

طویل اثرات والی دوائیں:

ان کا اثر ۱۶ سے ۲۴ گھنٹہ تک رہتا ہے، ان کا بھی غلط استعمال انسان کو ان کا عادی بنا دیتا ہے لیکن عام طور پر نشہ کے رسیا ان کے طویل اثرات کی وجہ سے انہیں استعمال نہیں کرتے ہیں، اس طرح کی دواؤں میں مشہور نام یہ ہیں: GARDINAL , LUMINIAL

باربیٹوریٹ کے جسم پر اثرات:

باربیٹوریٹ اعصاب کے مرکزی نظام پر راست اثر انداز ہو کر اسکی کارکردگی کو معطل کر دیتی ہے جسکی وجہ سے تناؤ دور ہو کر سکون محسوس ہوتا ہے اور پھر نیند آجاتی ہے، لیکن اس سلسلہ میں دو باتیں پیش نظر رہنی چاہئے ایک یہ کہ یہ تکلیف کے مقام پر کوئی اثر نہیں کرتی لہذا یہ اس وقت کارآمد نہیں ہے جب بے خوابی کی مشکل کسی تکلیف کی وجہ سے درپیش ہو۔

دوسری بات یہ ہے کہ ان دواؤں کے زیر اثر جو نیند آتی ہے وہ فطری نیند سے کافی مختلف ہوتی ہے کیونکہ فطری نیند دو مرحلوں پر مشتمل ہوتی ہے، ایک مرحلہ گہری نیند کا ہوتا ہے جو تقریبا ۹۰ منٹ پر مشتمل ہوتا ہے، اس میں انسان کوئی خواب نہیں دیکھتا، دوسرا مرحلہ کچی نیند کا ہوتا ہے، یہ عام طور پر دس منٹ پر مشتمل ہوتا ہے، خواب اس دورانیے میں نظر آتے ہیں پھر اسکے بعد سونے والا گہری نیند کے مرحلہ میں داخل ہو جاتا ہے، اس طرح گہری نینداور کچی نیند کا یہ سلسلہ ساری رات چلتا رہتا ہے۔

آدمی اگر گہری نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے آپ کو تھکا ہوا پاتا ہے اور اسے مزید سونے کی خواہش ہوتی ہے، مذکورہ دوائیں دیگر الکحل پر مشتمل مشروبات کی طرح کچی نیند کے مرحلہ کو بالکل ختم کر دیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ان دواؤں کا استعمال کرنے والا جب بیدار ہوتا ہے تو اپنے آپ کو کافی تھکا ہوا پاتا ہے، اسے ایسا لگتا ہے جیسے کافی نیند نہیں ملی ہے۔

یہ بات مشہور ہے کہ انسان کو اگر کئی رات کچی نیند حاصل نہ ہو تو اسکی تلافی دوسری رات کر لیتا ہے اور خواب چونکہ اس مرحلہ میں نظر آتے ہیں اس لئے مذکورہ دواؤں کا استعمال کرنے والا جب اسے استعمال کرنا چھوڑ دیتا ہے تو اسے کچی نیند کے مرحلہ سے زیادہ گذرنا پڑتا ہے جس کی وجہ سے ڈراؤنے خواب کثرت سے نظر آتے ہیں۔

ان دواؤں کی زیادہ خوارک اعصاب کے مرکزی نظام میں خلل پیدا کر دیتی ہے، قلب

کے عضلات میں رکاوٹ ڈال دیتی ہے اور تنفس کا نظام بھی اس سے اس حد تک متاثر ہوجاتا ہے کہ سانس رک جاتی ہے اور آدمی کی فوری طور پر موت واقع ہوتی ہے، یہ دوائیں اگر مسلسل سودن تک لی جائیں تو انسان ان کا عادی ہوجاتا ہے اور پھر بتدریج خوراک کی مقدار میں اضافہ کرنا پڑتا ہے تاکہ مطلوب کیفیت حاصل ہوسکے جیسا کہ دیگر منشیات میں ہوتا ہے، اسے چھوڑنے کی صورت میں انسان کی وہی کیفیت ہوتی ہے جو ہیروئین یا مورفین کے عادی کی ہوتی ہے۔

باربیٹوریٹ اپنے خطرناک اور زہریلے اثرات کی وجہ سے خودکشی کرنے والوں کے درمیان بھی کافی مقبول ہے ،اس کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ 1972ء میں صرف امریکہ میں دس ہزار سے زیادہ افراد نے اسے کھا کر خودکشی کی۔

خواب آور دواؤں کی دوسری قسم:

بہت سی کمپنیوں نے ایسی دوائیں بھی تیار کی ہیں جن میں باربیٹوریٹ ایسڈ کو استعمال نہیں کیا گیا ہے لیکن اس قبیل کی دوائیں بھی اپنے اثرات کے اعتبار سے بالکل باربیٹوریٹ کی طرح ہیں، اس طرح کی دواؤں میں یہ نام کافی مشہور ہیں:

NOCTEE, QUAALUDE, HEMINIVRIN,

۴۔فریب خیال HALLUCINOGENES

فریب خیال ایک خاص مادہ ہے جس کے استعمال سے سننے، دیکھنے اور محسوس کرنے کی صلاحیت غیر معمولی طور پر متاثر ہوجاتی ہے، شخصیت اور سوچ مسخ ہوجاتی ہے، یہ انسان کو ایک ایسی دنیا میں پہنچادیتا ہے جو حقیقت سے بالکل مختلف ہوتی ہے، اس کی بہت سی قسمیں ہیں جنہیں بنیادی طور پر دو زمروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے، طبعی جو نباتات میں پائی جاتیہے اور مصنوعی جو تجربہ گاہوں میں تیار کی جاتیہے۔

طبعی فریب خیال:

طبعی فریب خیال مختلف طرح کی قدرتی چیزوں سے حاصل کی جاتی ہے اس میں مذکورہ چیزیں قابل ذکر ہیں:

۱۔ امانیٹامسکاریا AMNITA MUSCARIA

یہ پودا ایشیا میں خاص طور پر ہندوستان میں بہت پایا جاتا ہے، اس کے علاوہ یورپ اورامریکہ کے بعض علاقوں میں بھی پایا جاتا ہے، یہ چھتری کی شکل کا ہوتا ہے، اسکا رنگ پیلا یا نارنجی ہوتا ہے، اس کے اوپر سفید نقطے ہوتے ہیں، یہ دو مادوں پر مشتمل ہوتا ہے، مسکارین MUSCARINاور پیو فوٹینین PIOFUTININE یہ دونوں ہی مادے انسان پر L.S.D.25 کی طرح اثرانداز ہوتے ہیں۔

اس پودے کی یااس سے نکالے گئے مواد کی تھوڑی مقدار بھی انسان کی سماعت اور بصارت کو شدید طور پر متاثر کر دیتی ہے، اسے عجیب وغریب شبیہیں نظر آتی ہیں جنہیں وہ ملائکہ یا جن سمجھتا ہے، اسے ایسا لگتا ہے جیسے عالم ارواح سے اسکا رابطہ قائم ہو گیا ہے، اس کے علاوہ اسے مختلف طرح کے بھڑکیلے رنگ بکھرے نظر آتے ہیں، اسکی وجہ سے کبھی کبھی قے، بے ہوشی یا کپکپی ہوجاتی ہے، دل کی دھڑکن بڑھ جاتی ہے اور بہت زیادہ پسینہ آنے لگتا ہے، اس کی اگر زیادہ مقدار کھالی جائے تو اس کے شدید زہریلے اثرات پیدا ہوتے ہیں جو موت کا سبب بن سکتے ہیں، اس کی معمولی مقدار بھی کچھ دن تک انسان کھائے تو وہ اسکا عادی ہو جاتا ہے اورنفسیاتی طور پراس پرانحصار کرنے لگتا ہے، اسے چھوڑنے کی شکل میں تھکن اور گراوٹ محسوس کرتا ہے، اس کے اندرحزن ویاس اتنا بڑھ جاتا ہے کہ کبھی کبھی وہ اسکی وجہ سے خودکشی کر لیتا ہے۔

۲۔پسیلوسیبین PSILOCYBINE

یہ عام طور پر جانوروں کے گوبر پر اگتا ہے، اس کی پیداوار میکسیکو میں بہت زیادہ ہے اس میں دو چیزیں فریب خیال کی ذمہ دار ہیں، PSILOCYBINE اور PSILOCI اس کی چار سے آٹھ گرام کی مقدار انسان کو دوسری دنیا میں پہنچانے کے لئے کافی ہے، اسے استعمال کرنے والا ایسی چیز دیکھتا ہے اور سنتا ہے جسکا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا ہے، اسے ایسا لگتا ہے جیسے وہ مستقبل کی چیزوں سے باخبر ہو گیا ہے، شاید اسی لئے کاہنوں اور مستقبل سے متعلق پیشن گوئی کرنے والوں میں یہ زیادہ مقبول ہے، اسکی ایک خوراک کا اثر تقریبا آٹھ گھنٹہ

تک رہتا ہے اس کے بعد سستی، بے چینی، حزن وملال اور مایوسی کا شدید احساس ہوتا ہے، اسے ادباء وشعراء اور موسیقی کار وغیرہ خاص طور سے استعمال کرتے ہیں، انکا خیال ہے کہ اس کے استعمال سے انہیں اپنے فن میں نئی راہیں سوجھتی ہیں۔

۳۔ پیوٹ کیکٹس PEYOTE CACTUS

یہ پودا عام طور پر میکسیکو اور ٹکساس کے علاوہ امریکا کے جنوب مغربی صوبوں میں پایا جاتا ہے، اسکا بڑا حصہ زمین کے اندر ہوتا ہے صرف چند شگوفے زمین سے باہر آتے ہیں، ان شگوفوں کو کاٹ کر سکھاتے ہیں اور فریب خیال کے لئے استعمال کرتے ہیں، اس پودے میں ایک مادہ MESCALINE ہوتا ہے جو پر فریب خیال پیدا کرتا ہے، اسے ریڈ انڈین اپنے قدیم مذھبی اجتماعات کے موقع سے استعمال کیا کرتے تھے اور عیسائی مذہب قبول کرنے کے بعد بھی ابتک استعمال کرتے ہیں۔

یہ پوڈر اور سیال دونوں شکلوں میں دستیاب ہے، اسے کھایا، سونگھا اور انجکشن کے ذریعہ لیا جاتا ہے، اس کا اثر ایک گھنٹہ کے بعد ظاہر ہوتا ہے اور دس سے اٹھارہ گھنٹہ تک رہتا ہے، اس دوران آدمی کو ایسی آوازیں سنائی دیتی ہیں جنکا کوئی وجود نہیں ہوتا، وہ عجیب وغریب چیزیں اپنے خیال کے مطابق دیکھتا ہے، اسے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے جن، ملائکہ، عالم ارواح یا ایک ایسی دنیا کے ساتھ اسکا رابطہ قائم ہو گیا ہے جو اسکے لئے بالکل مختلف ہے، اسکے علاوہ اسے ہر طرف رنگ ونور کا سیلاب نظر آتا ہے، اسے استعمال کرنے والا خوراک میں اضافہ کے ساتھ ساتھ اس پر انحصار کرنے لگتا ہے۔

۴۔ حرمل HARMAL

یہ پودا عام طور پر مصر، شام اور الجزائر میں پایا جاتا ہے، اس کا بیج ماضی میں ستاروں کے ذریعہ پیشنگوئی کرنے والوں، شعبدہ بازوں اور جادوگروں کے یہاں استعمال کیا جاتا تھا، اس طرح کہ وہ بند کمرے میں اسے جلاتے اور پھر اپنے معتقدین، مریض یا زائرین کے ساتھ وہاں بیٹھ جاتے تھے، بیج کے جلنے سے جو دھواں اٹھتا تھا وہ سانس کے ذریعہ اندر جاتا جس سے

لوگ متاثر ہوتے تھے،اس کے بعد یہ شعبدہ باز اپنے معتقدوں کو ذہنی طور پر کنٹرول کر لیتے تھے ،ان بیجوں میں جو فریب خیال پیدا کرنے والا مواد پایا جاتا ہے اسے HARMIN کہتے ہیں۔

۵۔کاپی CAAPI

یہ پودا لاطینی امریکہ میں پایا جاتا ہے، اسے لوگ اس خیال کے تحت استعمال کرتے تھے کہ اس سے انکی قوت ادراک بڑھے گی اور وہ اس قابل ہو جائیں گے کہ غیب کی باتوں پر مطلع ہو سکیں ،اس میں جو مادہ فریب خیال پیدا کرتا ہے اسے PANISTERIN کہتے ہیں، اسکی معمولی سی مقدار بھی انسان کے اندر یہ وہم پیدا کر دیتی ہے کہ وہ غیر معمولی طور پر شجاعت وقوت کا مظاہرہ کرسکتا ہے۔

اس سے تکلیف کا احساس کم ہوتا ہے،اسکے علاوہ مرد وعورت میں شدید جنسی ہیجان پیدا کر دیتا ہے،اس لئے اسے جنسی محرکات کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے۔

<u>مصنوعی فریب خیال:</u>

اس سے مراد وہ دوائیں ہیں جو تجربہ گاہوں میں تیار کی جاتی ہیں یہ 1971ء تک بغیر کسی نگرانی کے بنائی اور بیچی جاتی تھیں البتہ اس کے بعد مضر اثرات کی بنیاد پر انہیں ممنوع قرار دے دیا گیا ،اس کے بعد سے منشیات کا کاروبار کرنے والے انہیں تیار کرنے اور فروخت کرنے لگے ، اس طرح ایسی سیکڑوں طرح کی دوائیں مارکٹ میں موجود ہیں جو انسان کی سماعت، بصارت اور ادراک کی صلاحیت کو مختل کر دیتی ہیں، ان کا مکرر استعمال نفسیاتی طور پر ان کا عادی بنا دیتا ہے،اس طرح کی دواؤں میں درج ذیل نام کافی مشہور ہیں۔

۱۔ ایل ایس ڈی L.S.D.25

فریب خیال سے متعلق یہ دوا سب سے زیادہ مشہور ہے،اسکی دریافت بالکل غیر ارادی طور پر ہوئی، ہوا یہ کہ ڈاکٹر البرٹ ہوفما ایک بار جَو اور اس پر ابھر آنے والی بعض ذیلی چیزوں پر تجربہ کے بعد گھر لوٹے تو ایک عجیب وغریب قسم کی مستی اور ترنگ محسوس کی، پھر انہیں اپنے آپ پا

اپنے جسم کو محسوس کرنے کی صلاحیت بھی نہ رہی، جب وہ ہوش میں آئے تو انہیں یاد آیا کہ جو کچھ ہوا، اسکا سبب جَو پر ذیلی طور پر نمو پانے والی وہ معمولی سی چیز تھی جسے انہوں نے الگ کیا تھا اور وہ غیر ارادی طور پر انگلی کو لگ کر یا اڑ کر منہ تک پہنچ گئی، چنانچہ انہوں نے دوبارہ اس کے تجربہ کا ارادہ کیا اور صرف ایک چوتھائی گرام اس مادہ کو کھایا اور اپنے احساسات کو یہ کہہ کر بیان کیا کہ وہ عجیب وغریب قسم کی آوازیں سن رہے ہیں، انکے سامنے مختلف رنگ کی شعاعیں ظاہر ہو رہی ہیں، نامانوس شکلیں اور صورتیں گھوم رہی ہیں، پھر وہ حزن والم کی مجسم تصویر بن گئے، اس دوائی کی باضابطہ تیاری 1938ء میں سوئیز لینڈ میں ہوئی اور ساٹھ اور ستر کی دہائی میں اسکا استعمال کافی پھیل گیا، خاص طور سے ہپّی اوران جیسے لوگوں کے درمیان، یہ دوا انتہائی طاقتور ہے اس کی طاقت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ یہ میسکولین MESCALIN کے مقابلہ میں چار ہزار گنا زیادہ طاقت ور ہے۔25 ایم جی پرفریب خیال کے لئے کافی ہوتا ہے، اس کا اثر بیس سے تیس منٹ کے اندر ظاہر ہو جاتا ہے، جو چھ سے بارہ گھنٹے تک رہتا ہے اسکا چند مرتبہ کا استعمال نفسیاتی طور پر انسان کو اسکا عادی بنا دیتا ہے۔

۲۔ پی سی پی PHENCYCLIDINE(P.C.P)

اس دوا کی تیاری 1950ء کے آس پاس آپریشن کے موقع سے بے ہوش کرنے کے لئے کی گئی لیکن اس کے مضر اثرات کو دیکھتے ہوئے اسکا استعمال ترک کرنا پڑا، کیونکہ یہ تشنج، ہذیان اور اعصابی ہیجان کا سبب بنتا تھا، چنانچہ 1978ء میں اس کی پیداوار روک دی گئی جس کے بعد یہ کالے بازار میں فروخت ہونے لگی۔

یہ دوا نگلنے کے علاوہ سونگھ کر یا سگریٹ میں بھر کر پی جاتی ہے، اسکی عام خوراک ایک ایم جی سے لیکر پانچ ایم جی تک ہوتی ہے، یہ سفید پاؤڈر کی شکل میں ہوتی ہے جو پانی میں گھل جاتی ہے، اس کے علاوہ کیپسل اور مائع کی شکل میں بھی دستیاب ہے، ستّر کی دہائی میں اسکا استعمال کافی بڑھ گیا تھا لیکن اسّی کے بعد سے اس میں کمی آگئی، اس کے اثرات جسمانی اور نفسیاتی دونوں ہی طرح کے ہوتے ہیں، اس سے دوران خون بڑھ جاتا ہے، قلب کی دھڑکن تیز ہو جاتی، پسینہ زیادہ آتا ہے، پٹھوں میں سختی آجاتی ہے اعصابی نظام میں خلل آجاتا ہے اور حواس

اپنا کام چھوڑ دیتے ہیں، اسکی زیادہ مقدار تشدد یا حادثہ کی وجہ سے موت کا سبب بنتی ہے۔
مذکورہ دواؤں کے علاوہ اور بھی بہت سی دوائیں ہیں جو فریب خیال کا سبب بنتی ہیں ان میں بعض مشہور نام یہ ہیں۔

1.DIMETHYLTRYPTAMINE (D.E.T.)

2.DIETHYLTRYPTAMINE MESCALINE(D.M.T.)

3.DIPROYPLTRYPTAMINE(D.P.T.)

4.METHYLIN DEOXYMETHAMPHETAMINE(M.D.M.A)

ان دواؤں کے اثرات بہت جلد شروع ہو جاتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں انسان کئی مرحلوں سے گذرتا ہے جن میں اہم حسب ذیل ہیں:

۱۔فرحت وانبساط کا دور

اس میں انسان ایک خوبصورت دنیا میں پہنچ جاتا ہے۔

۲۔خوف ودہشت کا دور

اس میں ایسا لگتا ہے جیسے وہ جہنم میں پہنچ گیا ہو۔

۳۔مذکورہ بالا دونوں حالتوں کی یکجائی

۴۔پرواز کا دور

اس میں ایسا لگتا ہے جیسے آدمی فضا میں پرواز کر رہا ہے اور چاند تاروں کو چھو رہا ہے۔

۵۔جسم سے بے نیازی کا دور

اس میں آدمی جسم بغیر سر کے یا کٹے ہوئے سر کے ساتھ دیکھتا ہے۔

۶۔واپسی کا دور

اس میں عام طور پر کچھ دیر کے لئے نیند آجاتی ہے۔

ہوا میں اڑنے والا مواد

اس سے مراد وہ مواد ہے جو اگر کھلا چھوڑ دیا جائے تو ہوا میں تحلیل ہو کر ختم ہو جاتا ہے اسکی وجہ ایک خاص چیز ہے جسکی خصوصیت یہ ہے کہ وہ ہوا میں اڑ جاتا ہے، انگریزی میں اسے HYDROCARBON کہتے ہیں۔

بعض اڑنے والے مواد کو سونگھنا بھی نشہ کا ایک ذریعہ ہے جسکا انسان نفسیاتی طور پر عادی ہو جاتا ہے اور پھر اس پر انحصار کرنے لگتا ہے، یہ مواد تیزی کے ساتھ اڑنے والی گیس کی شکل میں تبدیل ہو جاتا ہے اور سونگھنے کی صورت میں سمیت کا ذریعہ بنتا ہے، یہ مواد عام طور پر نیل پالش کو صاف کرنے والا محلول، اینک ریزر، مصنوعی گوند، داغ دھبوں کو دور کرنے والا محلول، اسکے علاوہ ربر یا پلاسٹک چپکانے والے محلول میں پایا جاتا ہے۔

کسی چیز کو سونگھ کر اس سے نفسیاتی یا عقلی حالت میں تبدیلی کا تصور کافی قدیم ہے، بہت سے شعبدہ باز اور مذہبی پیشوا بعض چیزوں کو ان اغراض کے لئے سونگھا کرتے تھے، البتہ گیسوں کو سونگھنے کی کہانی کا سلسلہ 1776ء میں اس وقت شروع ہوا جب جوزیف بر پسٹلی نے نٹروس آکسائیڈ NITROUS OXIDE دریافت کیا، اس کے سونگھنے سے یہ اثر ہوتا ہے کہ انسان بہت زیادہ ہنستا ہے، گاتا ہے اور ڈانس کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ اسے ہنسنے والی گیس بھی کہا جاتا ہے، اس کی ترویج سے بہت سے لوگوں نے خوب منافع کمایا، اس کے لئے وہ ایسی پارٹیاں منظّم کرتے تھے جہاں اس گیس کے زیر اثر سب مل کر ہنستے تھے اور اسکا مزہ لیتے تھے، اس میں چونکہ سن کرنے والی خصوصیت بھی پائی جاتی ہے اس لئے آپریشن کے لئے بھی اسے استعمال کیا جاتا ہے۔

اس کے بعد ایتھر ETHER دریافت ہوئی تو اسے بھی لوگ مذکورہ اغراض کے لئے استعمال کرنے لگے، امریکہ اور یورپ میں انیسویں صدی میں اسکا استعمال بہت بڑھ گیا، لوگ

اس کے ذریعہ موج مستی اور جنسی لذت کو دوبالا کرنے لگے، چنانچہ اس کے لئے وہ خاص قسم کا اجتماع منعقد کرتے تھے جس میں مختلف طبقے کے لوگ شریک ہوتے تھے، اسے سونگھنے کے علاوہ پیا بھی جاسکتا ہے، اس وجہ سے دوسری عالمی جنگ کے موقع سے جب جرمنی میں شراب کی قیمت کافی بڑھ گئی تو شراب کی جگہ لوگ اسے استعمال کرنے لگے۔

اس طرح کے مواد میں کلوروفورم CHLOROFORM بھی کافی مشہور ہے اس کی دریافت 1831ء میں ہوئی اور 1847ء سے اسے دیگر منشیات کی طرح استعمال کیا جانے لگا، اس سے درد کی جگہ سکون اور طبیعت میں ایک طرح کا نشاط پیدا ہوتا ہے، اس کے لئے اس کے چند قطرے دستی یا روئی میں رکھ کر سونگھا جاتا ہے، اس کا استعمال کسی زمانہ میں یورپ اور امریکہ میں کافی بڑھ گیا تھا البتہ بعد میں کم ہوگیا، کلوروفورم کے علاوہ اس طرح کا ایک اور مشہور مادہ پوپرز POPPERS ہے اسے سونگھنے سے ایک طرح کا نشاط محسوس ہوتا ہے یہ مارکیٹ میں چھوٹی سی شیشی میں دستیاب ہے، اسے ہاٹ اٹیک کے مریض کو سونگھایا جاتا ہے اس لئے کہ یہ خون کی رگوں کو پھیلا دیتا ہے، اگر اس کی زیادہ مقدار لی جائے تو اس سے خون کا دباؤ بہت کم ہوجاتا ہے جسکے نتیجہ میں آدمی بے ہوش ہوسکتا ہے۔

استعمال کا طریقہ:

مذکورہ مواد کو مختلف طریقہ سے سونگھا جاتا ہے جن میں اہم حسب ذیل ہیں:

۱۔ شیشی سے براہ راست سونگھنا۔

۲۔ اسے کپڑے میں لگا کر سونگھنا۔

۳۔ اس مادہ کو نیلون کی تھیلی میں ڈال دینا اور پھر اس میں منھ ڈال کر سونگھنا۔

۴۔ اسکا اسپرے منھ پر مارنا۔

۵۔ عطر میں ملا کر سونگھنا۔

اس کے اثرات:

اڑنے والے مواد کو سونگھنے سے ایک خاص قسم کا کیف وسرور محسوس ہوتا ہے، ہلکا سا چکر

آ تا ہے، احساس وشعور کی کیفیت دھیمی پڑ جاتی ہے اور ایسا لگتا ہے جیسے آدمی خواب دیکھ رہا ہو، اسکے مسلسل استعمال سے انسان پر حسب ذیل اثرات پڑتے ہیں:

۱۔ اعصابی نظام کو شدید نقصان پہنچتا ہے اسکی وجہ سے انسان پاگل ہوسکتا ہے یا اس پر فالج کا حملہ ہوسکتا ہے۔

۲۔ خون میں لال اور سفید ذرے کی پیدائش میں کمی آجاتی ہے۔

۳۔ گردہ ناکارہ ہوسکتا ہے۔

۴۔ نظام تنفس متاثر ہوتا ہے۔

۵۔ طویل بے ہوشی کا دورہ پڑ سکتا ہے جو موت کا سبب بن سکتا ہے۔

۶۔ عضلات قلب میں خلل کی وجہ سے اسکی حرکت بند ہوسکتی ہے۔

مذکورہ مواد کا چند مرتبہ کا استعمال اسکی لت میں مبتلا کر دیتا ہے، نفسیاتی طور پر اس پر انحصار اس حد تک بڑھ جاتا ہے کہ اسکا عادی جہاں بھی جاتا ہے اسے اپنے ساتھ لے جاتا ہے اس کی ان خصوصیات کی وجہ سے ادارہ عالمی صحت نے اسے 1973ء میں ان دواؤں کی فہرست میں شامل کر دیا جس کا انسان عادی ہو جاتا ہے۔

مذکورہ مواد کے شکار:

اس کے شکار عام طور پر آٹھ سے سولہ سال کے بچے ہوتے ہیں، اس لئے کہ یہ آسانی سے ان کے ہاتھ آجاتا ہے اس کے علاوہ اس پر کوئی نگرانی بھی نہیں پائی جاتی ہے، اس کا اہم اثر جو بچوں پر پڑتا ہے وہ یہ ہے کہ انہیں عضلات پر کنٹرول نہیں رہتا، ان کے چلنے اور بولنے میں ایک طرح کی لچک آجاتی ہے وہ عام طور پر اونگھتے رہتے ہیں، خاص طور پر اگر انہوں نے یہ نیا نیا شروع کیا ہو، ان کی کھانے کی خواہش مر جاتی ہے، اسکول اور گھر میں ان کی دلچسپی کم ہو جاتی ہے، عرصہ تک اس عادت میں مبتلا رہیں تو ناک سے خون بھی بہتا ہے اور عام طور پر شدید زکام کی سی کیفیت رہتی ہے۔

باب ششم ﴿6﴾

غیرالکحلی مُنشِّیات کا شرعی حکم

غیر الکحلی منشیات کا شرعی حکم

غیر الکحلی منشیات کے لئے عربی میں آج کل مخدرات کی اصطلاح رائج ہے، یہ اسم فاعل ہے اسکا مصدر تخدیر ہے، لغت میں اسکا اطلاق کئی معنوں پر ہوتا ہے جن میں اہم فتور، کسل اور جبر کی وہ کیفیت ہے جو نشہ کے ابتدائی دور میں ہوتی ہے، مخدرات کی اصطلاح سولھویں صدی کی پیداوار ہے اسلام کے ابتدائی دور میں یہ متعارف نہیں تھی، یہی وجہ ہے کہ احادیث میں مخدرات کے بجائے لفظ مفتر کا ذکر ملتا ہے، فقہاء متقدمین نے غیر الکحلی منشیات کو اس کے تحت ذکر کیا ہے، لفظ مفتر بھی اسم فاعل ہے اس سے مراد ایسی چیزیں ہوتی ہیں جو اعصاب کو ڈھیلا، پلکوں کو بوجھل اور انگلیوں کے پوروں میں سن پن کی کیفیت پیدا کرتی ہوں، یہ کیفیت عام طور پر نشہ کے آغاز میں ہوتی ہے، چنانچہ مفتر کی یہ تعریف کی گئی ہے۔

المفتر: كل شراب يورث الفتور والخدر في الأطراف. (۱)

مفتر سے مراد ایسے مشروبات ہیں جو جسم کے اطراف میں ایک طرح کا ڈھیلا پن اور سن پن کی کیفیت پیدا کرتے ہوں۔

المفتر هو كل مخدر للجسم و إن لم يودى إلى حد الإسكار (۲)

مفتر سے مراد وہ چیزیں ہیں جو جسم میں سن پن کی کیفیت پیدا کرتی ہوں اگر چہ یہ کیفیت نشہ تک نہ پہنچے۔

اس طرح مفتر اور مخدر معنی کے اعتبار سے کافی قریب بلکہ متبادل ہیں، متاخرین فقہاء کا اس بات پر تقریباً اجماع ہے کہ مفتر دراصل وہی ہے جس کے لئے مخدرات کی اصطلاح

---

(۱) معالم السنن للخطابی :۲۶۹/۵

(۲) سبل السلام للصنعانی : ۱۳۰/۴

استعمال کی جاتی ہے(۱)

مخدرات کی علمی تعریف:

مخدرات کی مختلف افراد نے مختلف تعریف کی ہے،اس کا خلاصہ یہ ہے کہ اس سے مراد وہ کیمیکل ہے جوغنودگی،نیند یا بیہوشی کا سبب بنتا ہواور درد کوسکون دے۔

قانونی تعریف:

اس سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کے استعمال سے نشہ کی لت پڑ جاتی ہواوراعصابی نظام پر مضر اثرات مرتب ہوتے ہوں،اس کی زراعت،تیاری یافراہمی صرف ان اغراض کے لئے کی جاسکتی ہو جسے قانون طے کرےاورخصوصی اجازت کے بغیرکسی کو اسکے استعمال کی اجازت نہ ہو۔(۲)

فقہی تعریف:

مایغطی العقل دون حدوث طرب أوعربدة أونشاط.(۳)	اس سے مراد وہ چیز ہے جو عقل کو ڈھانپ لے بغیر طرب ونشاط کے۔
الذی یغیب العقل دون الحواس لا مع نشوة وطرب.(۴)	وہ چیز جو کہ عقل پر اثرانداز ہونہ کہ حواس پر بغیرطرب ونشاط کے۔
مایترتب علیه تغطیة العقل لا مع الشدة المطربة.(۵)	اس میں صرف طرب کی ہی کیفیت نہ ہو بلکہ عقل کومتاثر کردے۔
التخدیر تغشیة العقل من غیر شدة مطربة(۶)	تخدیر سے مراد عقل کوڈھانپ لینا ہے۔

---

(۱) المخدرات : امبراطورية الشيطان ،ص:۳۵۰

(۲) اقوام متحدہ،شعبۂ منشیات،جنیف ۱۹۷۵ء،ص:۱۰

(۳) عون المعبود للعظيم آبادی :۱۲۹/۱۰

(۴) الشرح الصغير على اقرب المسالك :۴۷/۱

(۵) الزواجر من اقتراف الكبائر :۲۱۲/۱

(۶) المو سوعة الفقهية ،وزارة الاوقاف،الكويت:۱۵۲/۴

مخدرات کی حرمت :

مخدرات کی تاریخ اگر چہ بہت قدیم ہے لیکن اس کے باوجود یہ عہد نبوی اور متقدمین کے دور میں متعارف نہیں تھی اور نہ ہی لوگوں نے اسے لہوولعب یا موج مستی کے لئے اختیار کیا تھا، اس زمانہ میں کم لوگ ایسی نباتات سے واقف تھے جن میں تخدیر کی صلاحیت پائی جاتی ہے اور اس کا استعمال اگر کہیں ہوتا بھی تھا تو بطور دوا کے تھا، اس لئے متقدمین کے دور تک مخدرات کی مضرتیں سامنے نہیں آئیں اور نہ ہی وہ معاشرہ کے لئے چیلنج بنی، یہی وجہ ہے کہ شمس الائمہ کرخیؒ سے جب مخدرات کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے اس بات کی صراحت کر دی کہ اس سلسلہ میں امام ابوحنیفہؒ یا ان کے ساتھیوں سے کچھ بھی منقول نہیں ہے اس لئے کہ اس زمانہ میں اس کا چلن نہیں تھا (۱) ابن تیمیہؒ نے بھی واضح الفاظ میں اس بات کی صراحت کر دی ہے کہ مخدرات کے سلسلہ میں نہ ہی ائمہ اربعہ سے کچھ مروی ہے اور نہ ہی علماء سلف میں سے کسی سے، اس لئے کہ یہ ان کے زمانہ میں موجود نہیں تھی، اسکا ظہور ساتویں صدی ہجری میں ہوا۔ (۲)

اس طرح مخدرات چونکہ بعد کے دور کی پیداوار ہے لہٰذا اسکی حرمت سے متعلق کوئی صریح آیت موجود نہیں ہے البتہ خمر کی حرمت سے متعلق جو دلائل ہیں انکا اطلاق مخدرات پر بھی ہوگا اس لئے کہ شراب کی وہ مضرتیں جن کی بنیاد پر اسے حرام کیا گیا ہے وہ نہ صرف یہ کہ مخدرات میں موجود ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ اسکی مضرتیں شراب سے کہیں بڑھ کر ہیں، شاید یہی وجہ ہے کہ مغربی معاشرہ جو شراب کی مضرتوں سے واقفیت کے باوجود اسے ابتک ڈھور ہا ہے وہ بھی مخدرات کو اس کی ہولنا کی کی وجہ سے برداشت نہ کرسکا اور اس کے خلاف باضابطہ اعلان جنگ کر دیا چنانچہ عالمی سطح پر مخدرات کی روک تھام کے لئے جو کوششیں ہو رہی ہیں اس میں مغرب سب سے آگے ہے، بہرحال مخدرات کی لعنت جب تتار کے حملہ کے ساتھ عالم اسلام میں داخل ہوئی تو علماء نے اس سے درپیش خطرات کو بہت جلد محسوس کرلیا اور اس کے سدّ باب کے لئے نہ صرف یہ کہ بھرپور کوشش کی بلکہ مسئلہ کی سنگینی کی وجہ سے اس کے خلاف انتہائی سخت موقف

---

(۱) حاشية ابن عابدين :۴۹۵/۵

(۲) واضح البيان لأحمد بن تيمية: ۱۷

اپنایا، چنانچہ ابن تیمیہؒ نے حشیش کے متعلق لکھا: وہ حرام ہے، اسے حلال قرار دینا کفر کے مترادف ہے، علماء کی صحیح ترین رائے اس کے متعلق یہ ہے کہ یہ شراب کی طرح نجس ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر شراب پیشاب کی طرح ہے تو حشیش حیض کی طرح۔(۱)

مشہور حنفی فقیہ ابن عابدینؒ نے نقل کیا ہے کہ جس نے بھی بھانگ اور حشیش وغیرہ کو حلال کہا وہ بدعتی اور زندیق ہے، نجم الدین زاہدی نے تو یہاں تک لکھا ہے کہ ایسا شخص کافر ہے اور اسے قتل کردینا جائز ہے۔(۲)

فتاوی کے علاوہ علماء نے اپنے عہد میں رائج منشیات کے خلاف مستقل کتابیں بھی لکھیں تا کہ معاشرہ کو اس لعنت سے خبردار کریں ان میں چند مشہور یہ ہیں:

(۱) زهرة العريش في الكلام على الحشيش

بدر الدين ابو عبد الله محمد الزركشيؒ

(۲) اكرام من يعيش بمعرفة احكام الخمر والحشيش

ابو العباس شهاب الدينؒ

(۳) تحذير الثقات من استعمال الكفتة والقات

علامة ابن حجرؒ

(۴) تكريم المعيشة بتحريم الحشيشة

ابو العباس احمد بن محمدالقسطلانيؒ

(۵) واضح البرهان على تحريم الخمر والحشيش فى القرآن

ابو الفضل عبداللهؒ

مخدرات کی حرمت سے متعلق غلط فہمی:

مخدرات کے متعلق یہ افسوسناک غلط فہمی کافی عام ہے کہ یہ شرعاً حرام نہیں ہے، اگر اس میں کوئی قباحت ہے بھی تو زیادہ سے زیادہ مکروہ ہے؛ اس لئے کہ اسکی حرمت پر کوئی نص صریح

---

(۱) واضح البيان لأحمدبن تيمية:۱۷

(۲) حاشية ابن عابدين :۳۹۹/۵، ۳۲۶/۴

موجودنہیں ہے، یہ غلط فہمی کتنی شدید نوعیت کی ہے اس کا اندازہ مصر جیسے مسلم ملک میں کیئے جانے والے ایک سروے کے نتیجہ سے لگایا جاسکتا ہے جس کے مطابق 12% افراد اسے حرام سمجھتے ہیں، 62% مکروہ اور 26% مباح، اس غلط فہمی نے مسلم معاشرہ میں مخدرات کی لعنت کو پھلنے پھولنے میں کافی اہم رول ادا کیا ہے، بعض مسلم ممالک اسکی زراعت، تجارت اور استعمال میں اتنا آگے بڑھ گئے ہیں کہ مخدرات اب انکی پہچان بن گئی ہے، اس طرح کہ ہلال جو مسلمانوں کے لئے علامتی نشان کے طور پر معروف ہے اب بین الاقوامی سطح پر منشیات کے خاص مراکز کی جانب اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہورہا ہے، چنانچہ اس کے لئے ''سنہرا ہلال'' کی اصطلاح رائج ہے جس سے مراد پاکستان، ایران اور افغانستان ہے، حالانکہ مخدرات کی حرمت کتاب وسنت سے ثابت ہے اور علماء کا اسکی حرمت پر اجماع ہے؛ چنانچہ ابن تیمیہؒ نے اس سلسلہ میں لکھا ہے:

وامـاقـول الـقـائل ان هذه مافيها آية ولا حـديـث، فهـذا من جهله ، فان الـقـرآن و الـحديث فيهما كلمات جامعة فى قواعد عامة وقضايا كلية تتناول كل مادخل فيها فهو مذكور فـي الـقـرآن والحديث باسمه العام والا فـلا يـمـكـن ذكـر كـل شـيء باسمه. (۱)

یہ کہنا کہ اسکی حرمت کے سلسلہ میں نہ کوئی آیت ہے اور نہ حدیث، تو یہ دراصل جہالت کا نتیجہ ہے اس لئے کہ قرآن وحدیث میں ایسے جامع کلمات موجود ہیں جس میں عام اصول وضابطے کو بیان کردیا گیا ہے، یہ تمام چیزوں کو شامل ہے، اس طرح یہ قرآن وحدیث میں اسکے عموم کے تحت مذکور ہے ورنہ ہر چیز کا نام کے ساتھ ذکر ظاہر ہے ممکن نہیں۔

قرآن سے ثبوت:

(۱) شراب کی حرمت کی اہم وجہ یہ ہے کہ یہ عقل کو وقتی طور پر معطل کردیتی ہے جبکہ یہی وہ جوہر ہے جو انسان کو حیوان سے ممتاز کرتا ہے، اس کے ذریعہ ہی وہ اپنے خالق حقیقی کو پہچانتا

---

(۱) الکبائر: ۸۶

ہے اور خیر وشر کے درمیان تمیز کرتا ہے، یہی وجہ ہے کہ شریعت نے اس کے تحفظ کو غیر معمولی اہمیت دی ہے اور ان تمام چیزوں کو ممنوع قرار دیا ہے جو اسکی فعالیت کو متاثر کرتی ہوں، ان میں سرفہرست شراب ہے۔

إِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ وَالأَنصَابُ	شراب، جوا، بت اور پانسے یہ سب گندے
وَالأَزْلاَمُ رِجْسٌ مِّنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ	شیطانی عمل ہیں لہٰذا ان سے بچتے رہنا
فَاجْتَنِبُوهُ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ. (۱)	تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

قرآن میں شراب کے لئے لفظ خمر مذکور ہوا ہے، اس کے معنی عقل کو ڈھانپ لینے یا اسے معطل کر دینے کے ہیں، مخدرات میں یہ صفت شراب کے مقابلہ میں زیادہ پائی جاتی ہے لہذا خمر سے متعلق حرمت کی یہ آیت مخدرات کو بھی شامل ہوگی۔

(۲) شراب کی حرمت کی دوسری اہم وجہ یہ ہے کہ یہ انسان کو ذکر الٰہی اور نماز سے غافل کر دیتی ہے۔

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ	شیطان یہ چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے
الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ	کے ذریعہ تمہارے درمیان نفرت وعداوت
وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللّهِ	ڈال دے اور تمہیں ذکر اللہ اور نماز سے
وَعَنِ الصَّلاَةِ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ. (۲)	غافل کر دے، لہٰذا تم ان سے دور رہو۔

مذکورہ خصوصیت مخدرات میں بھی پائی جاتی ہے لہٰذا اس آیت کے تحت وہ حرام ہوگی۔

(۳) وَيُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبَآئِثَ (۳) اس نے ان کے لئے ناپاک چیزیں حرام کر دی ہیں۔

قرآن نے خبیث چیزوں کو حرام قرار دیا ہے، خبیث میں وہ تمام چیزیں شامل ہیں جو انسان کے لئے مضر ہوں، اس طرح مخدرات کا شمار بھی خبیث چیزوں میں ہوگا، اس لئے کہ یہ تمام چیزیں نہ صرف انسان کی دنیا وآخرت کو برباد کرنے والی ہیں بلکہ واقعہ یہ ہے کہ وہ اسے

---

(۱) سورة المائدة:۹۰-۹۱　(۲) سورة المائدة:۹۰-۹۱

(۳) سورة الا عراف :۱۵۷

پستی وذلالت کی اس سطح تک پہنچا دیتی ہیں جن کا عام حالات میں تصور تک انتہائی تکلیف دہ ہے؛ اس لئے کہ ایک شرابی کی پستی کی ایک حد ہوتی ہے لیکن مخدرات استعمال کرنے والے کی پستی کی کوئی حد نہیں ہوتی ہے۔

سنت سے ثبوت:

(۱) رسول اللہؐ نے فرمایا:

کل مسکر خمرو کل مسکر حرام (۱) ہر نشہ آور چیز خمر ہے جو کہ حرام ہے۔

کسی چیز کے مسکر ہونے کی بنیاد اس بات پر نہیں ہے کہ وہ مشروبات کی شکل میں ہے یا ماکولات کی شکل میں، بلکہ یہ ایک خاص طرح کے اثرات کا نام ہے، لہٰذا ہر وہ چیز جس میں اس طرح کے اثرات پائے جائیں وہ اس میں شامل ہوگی، سُکر کی وہ کیفیت جو شراب میں پائی جاتی ہے مخدرات میں بھی موجود ہے بلکہ اسکی شدت شراب کے مقابلہ میں زیادہ ہی ہے، لہٰذا وہ مذکورہ حدیث کی بنیاد پر حرام ہوگی۔

(۲) نھی رسول اللہؐ عن کل مسکرو مفتر. (۲) رسول اللہؐ نے ہر نشہ آور چیز سے منع فرمایا ہے۔

یہ حدیث اس اعتبار سے کافی واضح ہے کہ منشیات کا تعلق چاہے مُسکر سے ہو یا مُفتر سے جسے آجکل مخدرات کہا جاتا ہے، ہر حال میں حرام ہے۔

(۳) الاان کل مسکر حرام و کل مخدر حرام وما اسکر کثیرہ حرا م قلیله وماخمر العقل فھو حرام. (۳) ہر نشہ آور اور تخذیر کی کیفیت پیدا کرنے والی چیزیں حرام ہیں، جسکی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے، اس طرح جو چیز عقل پر پردہ ڈال دے وہ بھی حرام ہے۔

---

(۱) مسند الإمام أحمد: ۴۸۳۰

(۲) الاشربة لأحمد بن حنبل: ۳۲

(۳) كنز العمال: ۱۳۲۷۳

اس حدیث میں منشیات کی حرمت کو انتہائی واضح الفاظ میں بیان کر دیا گیا ہے، اس طرح کہ اس کی الگ الگ صفات جیسے مسکر، مخدر اور خامر العقل کو باضابطہ ذکر کرتے ہوئے کہہ دیا گیا ہے کہ یہ حرام ہے تاکہ اس سلسلہ میں کسی شبہ کی گنجائش باقی نہ رہے۔

مخدرات کی قلیل مقدار کا حکم :

منشیات سے متعلق مذکورہ عمومی دلائل کی بنیاد پر تمام فقہاء نے مخدرات کی اس مقدار کو حرام قرار دیا ہے جو نشہ آور ہو، البتہ اسکی تھوڑی مقدار جو نشہ آور نہ ہو اور اسکا مقصد لہو ولعب بھی نہ ہو تو اس کے جواز وعدم جواز سے متعلق فقہاء کا اختلاف ہے، جمہور فقہاء احناف، مالکیہ، اور شوافع نے مخدرات کی معمولی مقدار کو جائز قرار دیا ہے، اس شرط کے ساتھ کہ یہ نشہ آور نہ ہو اور نہ ہی اس سے کوئی اور نقصان ہو۔(۱)

اس موقف کے لئے ان حضرات کی دلیل یہ ہے:

۱۔ مخدرات کی حرمت بعینہ نہیں بلکہ محض اس کے نقصانات کی وجہ سے ہے، لہٰذا اس کی تھوڑی مقدار جو نقصان دہ نہ ہو حرام نہیں ہوگی۔

۲۔ رسول اللہؐ کا فرمان ''**مااسکر کثیرہ فقلیلہ حرام**'' شراب کے ساتھ خاص ہے، لہٰذا مخدرات اس عمومی حکم میں شامل نہیں ہوگی۔(۲)

۳۔ رسول اللہؐ کا فرمان ''**الاان کل مسکروکل مخدر حرام وما اسکر کثیرہ فقلیلہ حرام وما خامر العقل فھو حرام**'' اس سلسلہ میں کافی واضح ہے، اس حدیث میں آپؐ نے پہلے اس بات کی صراحت کر دی کہ شراب اور مخدرات دونوں حرام ہیں پھر فرمایا، وہ شراب جس کی زیادہ مقدار نشہ آور ہو اسکی قلیل مقدار بھی حرام ہوگی، البتہ مخدرات سے متعلق آپؐ نے ایسی کوئی صراحت نہیں فرمائی، لہٰذا مخدرات کی قلیل مقدار سے متعلق آپ کا سکوت یہ واضح کرتا ہے کہ مخدرات کی قلیل مقدار شراب کی قلیل مقدار کی طرح حرام نہیں ہوگی۔

---

(۱) عون المعبود: ۱۳۲/۱۰، حاشیة ابن عابدین: ۴۲/۴، فتاوی ابن حجر: ۲۳۲/۴، تحفة المحتاج: ۱۶۸/۶، تبصرة الحکام: ۲۵۱/۲۔

(۲) حاشیة ابن عابدین: ۴۲/۴۔

فقہاء حنابلہ نے مخدرات کی قلیل و کثیر دونوں ہی مقدار کو حرام قرار دیا ہے چاہے یہ نشہ آور ہو یا نہ ہو، نشہ آور ہونے کی صورت میں تو یہ بالاتفاق حرام ہے، اور نشہ آور نہ ہونے کی صورت میں بھی یہ حرام ہوگی اس لئے کہ اسکا نقصان بعض اعتبار سے شراب سے بھی بڑھ کر ہے (۱) فقہاء حنابلہ نے یہ موقف شراب سے متعلق عمومی روایات کی بنیاد پر اختیار کیا ہے جس میں شراب کی کثیر و قلیل دونوں ہی مقدار کو حرام کیا گیا ہے جیسے حضورؐ کا فرمان: "**کل مخمر خمر وکل مسکر حرام**، "**کل مسکر خمر وکل خمر حرام**"، مذکورہ احادیث میں رسول اللہؐ نے ان چیزوں کو جمع کر دیا ہے جو نشہ آور ہوں اور عقل پر پردہ ڈالتی ہوں، آپؐ نے اس کی اقسام میں ماکول یا مشروب ہونے یا اسکے اثرات کے اعتبار سے کوئی فرق نہیں کیا ہے لہٰذا اس عموم کی وجہ سے مخدرات کی قلیل و کثیر دونوں ہی مقدار حرام ہوگی۔

ترجیح:

مخدرات کی قلیل مقدار سے متعلق جمہور فقہاء ثلاثہ نے جو موقف اختیار کیا ہے وہ دلائل کے اعتبار سے بلاشبہ قوی اور راجح ہے لیکن موجودہ دور میں مخدرات کی تباہ کاری کو دیکھتے ہوئے ضرورت اس بات کی ہے کہ فقہاء حنابلہ کی رائے کو ترجیح دیتے ہوئے مخدرات کی قلیل مقدار کو بھی حرام قرار دیا جائے، اس لئے کہ اس کی قلیل مقدار عام طور پر کثیر مقدار تک پہنچا دیتی ہے، لہٰذا سدّ ذرائع کے طور پر یہ ضروری ہے کہ مخدرات کی قلیل مقدار کو بھی حرام قرار دیا جائے۔

مخدرات کا حکم باعتبار پاکی و ناپاکی:

فقہاء حنابلہ اور بعض فقہاء شافعیہ نے اسے شراب پر قیاس کرتے ہوئے ناپاک قرار دیا ہے جبکہ دیگر فقہاء نے اسے پاک قرار دیا ہے، ابن دقیق العیدؒ نے اس کی پاکی پر علماء کا اجماع نقل کیا ہے (۲) مخدرات چونکہ اصلاً نباتات ہیں اور اسکی ناپاکی سے متعلق کوئی مضبوط دلیل موجود نہیں ہے، اس لئے اس کی پاکی سے متعلق رائے قابل ترجیح ہے۔

---

(۱) فتاوی ابن تیمیة :۱۷۷/۵

(۲) السیاسة الشرعیة :۶۰، فتاوی ابن حجر :۲۳۱/۴، مغنی المحتاج :۱۸۷/۴

مخدرات کے استعمال پر حد:

جمہور فقہاء احناف، مالکیہ اور شوافع اس بات کے قائل ہیں کہ مخدرات کے استعمال کی بنیاد پر حد نہیں بلکہ تعزیر ہے (۱) البتہ ابن تیمیہؒ، حافظ ذہبیؒ، ابن قیمؒ، ابن حزمؒ اور بدرالدین زرکشیؒ نے یہ رائے دی ہے کہ مخدرات کے استعمال کی صورت میں حد جاری ہونی چاہیے اس لئے کہ مخدرات کی مضرتیں شراب سے کہیں زیادہ ہیں (۲) منشیات کی لعنت جس تیزی سے پھیل رہی ہے اور چھوٹے بڑے سب اسکا شکار ہو رہے ہیں اسے دیکھتے ہوئے مصلحت کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ اس سلسلہ میں پہلی رائے یعنی تعزیر کو ترجیح دی جائے اس لئے کہ اس میں اس بات کی گنجائش ہوتی ہے کہ حالات کے مطابق سخت سے سخت سزا دی جائے۔

مخدرات کی زراعت وتجارت:

مخدرات کی کاشت اگر نشہ کے اغراض کے لئے کی جائے تو یہ حرام ہوگی درج ذیل دلائل کی بنیاد پر:

۱۔عن رسول اللہ ﷺ: ان من حبس العنب ایام القطاف حتی یبیعه لمن یتخذه خمرا فقد تقحمه النار. (۳)

رسول اللہؐ نے فرمایا: جس نے انگور کو اس کی فصل کے زمانہ میں روک رکھا تاکہ اسے شراب بنانے والے کو فروخت کرے تو یہ چیز اسے جہنم میں پہنچا دے گی۔

اس روایت میں ایسے کاشتکاروں کا ٹھکانہ جہنم قرار دیا گیا ہے جو انگور کی فصل کو اس غرض سے روکے رکھتے ہیں؛ تاکہ اسے کسی شراب بنانے والے کو فروخت کرکے زیادہ کمائیں تو اس سے اس بات کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جو کاشت ہی اس مقصد کے لئے کی جائے کہ یہ لوگوں کو نشہ کے لئے فراہم کی جائے گی تو وہ کس طرح حلال ہوسکتی ہے۔

۲۔یہ معصیت میں تعاون کے مترادف ہوگی اس لئے کہ لوگ اسے نشہ کے اغراض کے لئے

---

(۱) حاشیه ابن عابدین :۲۹۵/۴،عون المعبود:۱۳۲/۱۰،مغنی المحتاج :۱۸۷/۴

(۲) فتاوی ابن تیمیة: ۲۳۱/۴، ۱۷۷/۵،زهرة العریش في الکلام علی الحشیش

(۳) بلوغ المرام :۱۵۸/۱

استعمال کریں اور معصیت میں تعاون حرام ہے۔

مخدرات کی زراعت کی طرح اس کی تجارت بھی حرام ہے۔

عن جابرؓ ان النبی ﷺ قال : اللہ حرم بیع الخمر والمیتۃ و الخنزیر والا صنام.(۱)	نبی کریمؐ نے فرمایا: اللہ نے شراب، مردار، خنزیر اور بتوں کی تجارت حرام کردی ہے۔
عن ابن عباسؓ ان النبی ﷺ قال: ان اللہ اذاحرم شیئًا حرم ثمنہ .(۲)	نبی کریمؐ نے فرمایا: اللہ جب کسی چیز کو حرام کرتا ہے تو اسکی قیمت کو بھی حرام کردیتا ہے۔

مذکورہ روایتوں کی بنیاد پر جمہور فقہاء نے اس بات کی صراحت کی ہے کہ اگر کوئی تاجر انگور ایسے شخص کو فروخت کرے جو اس سے شراب تیار کرتا ہو تو اس سے حاصل ہونے والی قیمت حرام ہوگی (۳) فقہاء احناف کے یہاں ایسے تاجروں کی تادیب کا حکم صراحت کے ساتھ موجود ہے۔(۴)

مخدرات کی تباہ کاریاں اتنی زیادہ اور وسیع ہیں کہ اس کی وجہ سے یہ ایک بین الاقوامی مسئلہ بن گیا ہے، دنیا کا کوئی ایسا ملک نہیں ہے جو اس لعنت سے پاک ہو، اس کے سدّ باب کے لئے ہر جگہ، مقامی اور عالمی سطح پر کوششیں کی جاری ہیں، اس کے باوجود اس نے نہ صرف یہ کہ کچھ زندگیاں ویران کردی ہیں بلکہ خاندان کے خاندان اجاڑ دئے ہیں، جرائم کی شرحوں میں اضافہ کیا ہے، اس کے علاوہ یہ بہت سے حادثات کی ذمہ دار ہے، اس طرح مخدرات کی زراعت وتجارت کا جرم اس کے استعمال سے زیادہ سنگین ہے، اس لئے کہ جب ایک شخص منشیات استعمال کرتا ہے تو اسکے نقصانات ایک حد تک محدود ہوتے ہیں لیکن جب کوئی اسکی زراعت یا تجارت کرتا ہے تو اسکی مضرتیں لامحدود ہوجاتی ہیں، یہی وجہ ہے کہ سعودیہ کی مجلس علماء نے اسے اللہ کی سرزمین پر فساد پھیلانے کے مترادف قرار دے کر اسکی سزا قتل تجویز کی ہے۔(۵)

إِنَّمَا جَزَاءُ الَّذِينَ يُحَارِبُونَ اللَّهَ	جو لوگ اللہ اور اس کے رسول سے جنگ

---

(۱) صحیح البخاری :۲۲۰۷

(۲) مسند الإمام أحمد:۲۶۸۱

(۳) زاد المعاد :۷۴۵/۵

(۴) حاشیة ابن عابدین :۲۵۲/۵

(۵) رقم ۱۳۸۔تاریخ ۱۴۰۷/۶/۲۰ھ

وَرَسُولَهُ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَاداً أَن يُقَتَّلُواْ أَوْ يُصَلَّبُواْ أَوْ تُقَطَّعَ أَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُم مِّنْ خِلافٍ أَوْ يُنفَوْاْ مِنَ الْأَرْضِ ذَلِكَ لَهُمْ خِزْيٌ فِي الدُّنْيَا وَلَهُمْ فِي الآخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيم .(۱)

کریں اور اللہ کی سرزمین پر فساد پھیلائیں تو ان کی سزا یہ ہے کہ وہ قتل کردئے جائیں، یا سولی چڑھادئے جائیں یا انکے ایک ایک طرف کے ہاتھ اور پاؤں کاٹ دئے جائیں یا ملک سے نکال دیا جائے، دنیا میں ان کی رسوائی ہے اور آخرت میں ان کے لئے بڑا بھاری عذاب ہے۔

مخدرات کا بطور دوا کے استعمال:

فقہاء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ مخدرات چاہے طبعی ہوں یا مصنوعی، ان کا استعمال بطور دوا کے جائز ہوگا (۲) درج ذیل دلائل کی بنیاد پر:

۱ .وَقَدْ فَصَّلَ لَكُم مَّا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ إِلَّا مَا اضْطُرِرْتُمْ إِلَيْهِ .(۳)

جو چیزیں حرام قرار دی گئی ہیں انکو تفصیل سے بیان کردیا گیا ہے، لہٰذا تم انہیں صرف مجبوری کی حالت میں کھانا۔

اضطرار کے پائے جانے کی صورت میں چونکہ حرمت زائل ہوجاتی ہے اس لئے مخدرات کو بطور دوا کے استعمال کرنا جائز ہوگا۔

۲. وَلاَ تُلْقُواْ بِأَيْدِيكُمْ إِلَى التَّهْلُكَةِ (۴)

اپنے آپ کو ہلاکت میں مت ڈالو۔

وَلاَ تَقْتُلُواْ أَنفُسَكُمْ إِنَّ اللّهَ كَانَ بِكُمْ رَحِيماً. (۵)

اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو، اللہ تم پر بڑا مہربان ہے۔

---

(۱) سورة المائدة:۳۳

(۲) البحر الرائق: ۳/۷۶، ردالمحتار: ۵/۲۹۴، المجموع: ۳/۷، مغنی المحتاج: ۴/۳۰۶، الزواجر: ۱/۲۲۰، تحفة المحتاج: ۹/۱۶۸۔

(۳) سورة الانعام: ۱۱۹

(۴) سورة البقرة: ۱۹۵

(۵) سورة النساء: ۲۹

اگر یہ بات واضح ہو جائے کہ مریض کو ان چیزوں کے استعمال سے شفا ہو سکتی ہے تو پھر اسے استعمال نہ کرنا اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنے کے مترادف ہوگا جس سے شریعت نے منع کیا ہے۔

۳. حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةُ وَالدَّمُ وَلَحْمُ الْخِنْزِيْرِ. (۱) تم پر مردار، خون اور خنزیر کا گوشت حرام کیا گیا ہے۔

اللہ تعالی نے مضطر کے لئے حرام چیزوں کو حلال کر دیا ہے جیسے میتہ، خون اور لحم خنزیر وغیرہ، لہٰذا ضرورت پڑنے پر مخدرات کا استعمال بھی بطور دوا کے جائز ہوگا اگر اسکا کوئی مباح متبادل موجود نہ ہو۔

اس طرح مخدرات کو ضرورتاً طبی اغراض کے لئے استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے چاہے یہ استعمال داخلی ہو یا خارجی، البتہ فقہاء نے اسکے ساتھ کچھ شرطیں لگائی ہیں جو یہ ہیں:

۱۔ قابل اعتماد ڈاکٹر نے اسے بطور دوا کے تجویز کیا ہو۔
۲۔ کوئی ایسی دوا جو مباح ہو اس کے متبادل کے طور پر موجود نہ ہو۔
۳۔ اسے بطور دوا استعمال نہ کرنے کی صورت میں ضرر کا اندیشہ ہو۔
۴۔ اسکی صرف اتنی ہی مقدار استعمال کی جائے جتنی ضرورت ہو۔

حالت نشہ کے احکام :

مخدرات کے استعمال کے نتیجہ میں ہونے والے نشہ سے متعلق احکام وہی ہیں جنکا تفصیلی ذکر الکحلی منشیات کے تحت آچکا ہے۔

---

(۱) سورة المائدة :۳

تمباکو

تمباکو کے پودوں کی اس وقت دنیا میں تقریباً ساٹھ قسمیں پائی جاتی ہیں لیکن ان میں اہم حسب ذیل دو قسمیں ہیں:

Nicotiana Tabacum اور Nicotiana Rustica یہ ایک سالانہ پودا ہے اس کی زیادہ سے زیادہ لمبائی دو میٹر ہوتی ہے، پتّا بڑا، چوڑا اور گہرا سبز ہوتا ہے جبکہ پھول لال ہوتا ہے۔

اس پودے کا اصل وطن امریکہ ہے، جب یورپین اس نئی دنیا میں پہنچے تو انہوں نے مقامی قبائل ریڈ انڈین کو دیکھا کہ وہ تمباکو کے پتوں کو سکھا کر جلاتے ہیں اور اس کا دھواں سونگھتے ہیں یا کھجور کے پتے میں لپیٹ کر اسے سگریٹ کی طرح پیتے ہیں، جس سے ان کے منھ اور ناک سے دھویں کی بڑی مقدار نکلتی ہے۔

1492ء میں جب کرسٹوفر کولمبس اور اس کے ساتھی سان سلفا دور پہنچے تو مقامی لوگوں نے انہیں تمباکو کا پتّا بطور ہدیہ دیا جسے اس کے بعض ملاحوں نے ریڈ انڈین کی طرح جلا کر پیا اور اس کا بیج اپنے ساتھ اسپین لائے جہاں بعض امراء نے اسے اپنے گھریلو باغ میں زینت کے لئے لگایا، پھر وہ بعض امراض میں استعمال کیا جانے لگا جیسے کہ سر درد اور زکام وغیرہ، اسکے بعد تمباکو نوشی کا دور شروع ہوا چنانچہ سب سے پہلے یہ وبا اسپین میں پھیلی، اس کے بعد فرانس، انگلینڈ، اور پھر سارے یورپ میں پھیل گئی اور پھر انہوں نے اس لعنت کو ساری دنیا میں پھیلا دیا۔

استعمال کی صورتیں:

تمباکو کے استعمال کے بہت سے طریقے ہیں جن میں اہم حسب ذیل ہیں:

سگریٹ اور سگار: تمباکو کو کاغذ میں لپیٹ کر جلا کر پیا جاتا ہے۔

پائپ : اس میں تمباکو بھر کر سگریٹ کی طرح پیا جاتا ہے۔

حقہ اور چلم : اس میں بھی تمبا کو جلا کر اس کا دھواں لیا جاتا ہے۔
ناس : اسے سونگھ کر ناک کے ذریعہ اوپر چڑھایا جاتا ہے۔
کھینی اور نسوار : اسے منہ میں کافی دیر تک رکھا جاتا ہے۔
زردہ اور پیلی پتّی : اسے پان میں ڈال کر چبایا جاتا ہے۔
گل اور گڑاکو : اسے منجن یا پیسٹ کی طرح منہ دھونے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔

تمباکو کے نقصانات:

تمباکو کے نقصانات بے شمار ہیں اس کا اندازہ شروع میں ہی لوگوں کو ہو گیا تھا چنانچہ 1614ء میں انگلینڈ کے بادشاہ جیمس اول نے لوگوں کو اس کی مضرت کی طرف توجہ دلائی، روس نے 1634ء میں اس کے خلاف انتہائی سخت قانون منظور کیا، اس کے مطابق اس کے بیچنے خریدنے اور پینے والے کی ناک چیر دی جاتی اور انہیں کوڑے مارے جاتے، 1942ء میں ساتویں بابا اُوربان نے سگریٹ نوشی کی حرمت کا فتویٰ جاری کیا جس کے بعد حکام نے اس کی خلاف ورزی کرنے والوں کو سخت سزائیں دیں، سترہویں صدی کے آغاز میں ڈنمارک، ہالینڈ، سویڈن اور آسٹریا کی حکومتوں نے تمباکو کے استعمال پر پابندی لگادی تھی، وقت کے ساتھ ساتھ مضرت کا احساس بڑھتا ہی جارہا ہے یہی وجہ ہے کہ اس وقت ساری دنیا میں اس کے خلاف مہم چل رہی ہے کیونکہ جدید تحقیقات سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ تمباکو کینسر اور قلبی امراض کے لئے ذمہ دار ہے۔

تمباکو کے مضر اثرات چونکہ دیگر منشیات کے مقابلہ میں کافی دیر سے سامنے آتے ہیں، اس کا فائدہ اٹھا کر تمباکو کے کاروبار سے منسلک بڑی بڑی کمپنیوں نے اس کے خلاف مہم کو کافی حد تک غیر فعال بنا دیا ہے یہی وجہ ہے کہ معاملہ اس کے اشتہار پر پابندی اور اس کی مصنوعات پر صحت سے متعلق اس تنبیہ تک محدود رہا ''تمباکو کا استعمال کینسر اور امراض قلب کا سبب ہے'' اور یہ اقوام متحدہ کی ممنوعہ فہرست میں اب تک درج نہ ہو سکا حالانکہ ایڈکشن کے معاملہ میں یہ بہت سی منشیات سے آگے ہے، اس کے علاوہ اس کے نقصانات بھی کچھ کم نہیں ہیں، یہ کمپنیاں

اپنے زبردست منافع بخش کاروبار کو جاری رکھنے کے لئے حکومتوں کو بھاری ٹیکسوں کے علاوہ رشوتیں بھی دیتی ہیں، اس کے علاوہ ہر سال بعض کھیلوں کے میچوں کو اسپانسر کرتی ہیں جیسے کرکٹ، موٹر ریس، اور بوٹ ریس وغیرہ اور اس طرح یہ تاثر دینے کی کوشش کرتی ہیں کہ تمباکو سے صحت عامہ کو جو نقصان پہنچتا ہے وہ کھیلوں کی سرپرستی کر کے اس کا ازالہ کر دیتی ہیں۔

نیکوٹین: Nicotin

تمباکو میں سب سے اہم چیز نیکوٹین ہے 1809ء میں Vauquelin ووکلائین نے اس کی علیحدہ شناخت کی، یہ اتنا زہریلا مادہ ہے کہ اس کی 50 سے 100 گرام تک کی مقدار اگر کسی کی زبان پر رکھدی جائے تو یہ اسے فوراً موت کے گھاٹ اتار دے گا، اس کا کوئی رنگ یا بو نہیں ہوتا۔

تمباکو کے پتوں میں نیکوٹین کی مقدار اس کی کوالیٹی کے اعتبار سے مختلف ہوتی ہے چنانچہ عام طور پر خشک اور ہرے پتّوں میں اس کا تناسب کچھ اس طرح ہوتا ہے۔

2% سے 10% تک ہرے پتے میں

5% سے 10% تک سوکھے پتے میں

1% سے 3% تک سگریٹ کے لئے تیار کئے گئے پتوں میں، ویسے بعض کمپنیوں نے اس کی مقدار مزید کم کی ہے، مذکورہ نسبت کو اگر ہم معیار مان لیں تو اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ہر سگریٹ عام طور پر 20% ملی گرام نیکوٹین پر مشتمل ہوتا ہے، اس کی اکثر مقدار سگریٹ نوشی کے دوران جل جاتی ہے، اس کے علاوہ دھویں میں مل کر ضائع ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے ایک سگریٹ پینے کے نتیجہ میں جسم میں تقریباً ایک ملی گرام نیکوٹین پہنچتی ہے، اس طرح اگر کوئی شخص ایک دن میں چالیس سگریٹ پیئے تو نیکوٹین کی مقدار اتنی زیادہ ہوسکتی ہے کہ اس سے اس کی موت ہو جائے لیکن عام طور پر ہوتی نہیں ہے جس کی کئی وجہیں ہیں۔

سگریٹ نوشی کرنے والے کا جسم نیکوٹین کی مقدار کو خون سے الگ کرنے کے لئے تیزی سے متحرک ہو جاتا ہے چنانچہ اس کا کچھ حصہ پیشاب کے ذریعہ خارج کرتا ہے جبکہ کچھ حصہ پسینہ کے ذریعہ، اسی طرح کچھ حصہ اجابت کے ذریعہ، اس کے علاوہ بقیہ مقدار کو تحلیل کر

کے غیر مضر مواد میں تبدیل کر ڈالتا ہے۔

سگریٹ نوشی کرنے والوں کا جسم نیکوٹین کا عادی ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے اس میں نیکوٹین کی زیادہ مقدار برداشت کرنے کی صلاحیت پیدا ہو جاتی ہے اور زہریلے اثرات موت کا سبب نہیں بنتے لیکن بہرحال جسم کا ہر عضو وقت کے ساتھ ساتھ بتدریج اس سے متاثر ہوتا ہے۔

تمباکو کا دھواں:

تمباکو کا دھواں بہت سے مرکبات پر مشتمل ہوتا ہے جن کی تعداد تقریباً 4000 تک پہنچتی ہے، البتہ ان میں اہم نیکوٹین کے علاوہ تار اور کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے۔

تار:TAR

یہ ایک زہریلا مادہ ہے، ایک سگریٹ عام طور پر 15 ملی گرام تار پر مشتمل ہوتا ہے جس کا ستّر فیصد حصہ سگریٹ نوشی کے دوران پھیپھڑے میں چلا جاتا ہے اور پھیپھڑے کے دونوں حصوں کے درمیانی دیوار پر جم جاتا ہے جس کی وجہ سے دونوں حصوں کے درمیان ہوا کے تبادلہ کا عمل متاثر ہوتا ہے اس کے علاوہ پھیپھڑے کے کینسر کا سبب بنتا ہے۔

کاربن ڈائی آکسائیڈ:

یہ ایک زہریلی گیس ہے جو عام طور پر کوئلہ کے پوری طرح نہ جلنے کی وجہ سے پیدا ہوتی ہے، ویسے گاڑی کے سائلنسر سے جو دھواں نکلتا ہے وہ بھی اس گیس پر مشتمل ہوتا ہے، سگریٹ نوشی کی صورت میں یہ تمباکو کے پوری طرح نہ جلنے کی وجہ سے براہِ راست پیدا ہوتا ہے اور خون کے لال خلیوں میں موجود ہیموگلوبین کے ساتھ مل جاتا ہے اور اسے جسم کے خلیوں تک آکسیجن لے جانے سے روک دیتا ہے، اس کی وجہ سے دل کی بیماریاں اور تھکن وغیرہ پیدا ہوتی ہے۔

بغیر دھویں والا تمباکو:

بغیر دھویں والا تمباکو Smokeless tobaco جیسے ناس، گل اور زردہ وغیرہ بھی بہت سے زہریلے اجزا پر مشتمل ہوتے ہیں جس میں نیکوٹین سرفہرست ہے، یہ بہت ہی

تیزی سے خون اور دماغ تک پہنچتی ہے اور سگریٹ نوشی کے مقابلہ میں زیادہ مضر ہوتی ہے۔

تمباکو کی عادت:

ماہرین کے درمیان اس سلسلہ میں کافی اختلاف ہے کہ تمباکو میں اڈکشن کی کیفیت یعنی کسی کو عادی بنالینے کی صلاحیت اسی طرح پائی جاتی ہے جس طرح دیگر منشیات میں یا یہ اس سے الگ ہے؟

بعض کا کہنا ہے کہ اس میں وہ کیفیت نہیں پائی جاتی ہے جس پر اڈکشن کا اطلاق ہوتا ہے البتہ معمولی سا نفسیاتی تعلق پیدا ہو جاتا ہے، جبکہ عالمی ادارہ صحت نے تمباکو کو ان اشیا کی فہرست میں شامل کیا ہے جسکی لت لگ جاتی ہے کیونکہ اڈکشن کی تعریف اس پر بھی منطبق ہوتی ہے اس طرح کہ:

- تمباکو کے عادی کو اس کی شدید طلب ہوتی ہے۔
- اس کے برداشت کی صلاحیت بڑھتی ہے جس کی وجہ سے خوراک میں بتدریج اضافہ ہوتا ہے۔
- عادت ہونے کے بعد ترک کرنے کی صورت میں اس کے اثرات ظاہر ہونے لگتے ہیں

اس طرح اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تمباکو بھی ان چیزوں میں سے ہے جو اڈکشن کی کیفیت پیدا کرتا ہے اگر چہ اس میں انحصار جسمانی سے زیادہ نفسیاتی ہوتا ہے اور اس کے لئے بھی ایک عرصہ درکار رہوتا ہے۔

سگریٹ کا متبادل:

سگریٹ نوشی کی مضرتوں کا احساس جیسے جیسے بڑھ رہا ہے ہر جگہ اس کے سد باب کے لئے کوششیں کی جارہی ہیں، چنانچہ بہت سے ممالک میں دفاتر، ہوائی جہاز اور بعض پبلک مقامات پر اس پر پابندی لگادی گئی ہے جس کی وجہ سے سگریٹ کے عادی افراد کافی دشواری محسوس کرتے ہیں، اس مشکل کو حل کرنے کے لئے سگریٹ کے متبادل کے طور پر ایسی بہت سی چیزیں مارکٹ میں آگئی ہیں جو نیکوٹین پر مشتمل ہوتی ہیں اور مضرتوں میں سگریٹ سے کسی طرح کم نہیں ہیں، ان میں قابل ذکر چیونگم ہے جسے سگریٹ کے عادی چباتے رہتے ہیں، اسی طرح نیکوٹین پر مشتمل پٹی ہے جسے جسم پر کہیں بھی چپکا لیا جاتا ہے، اس سے نیکوٹین مسامات کے

ذریعہ بتدریج جسم میں داخل ہوتی رہتی ہے، اسی طرح اسپرے ہے جسے منھ میں اسپرے کر کے سگریٹ کی طلب دور کی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ حال ہی میں امریکا کی ایک کمپنی نے نیکوٹین پر مشتمل پانی کی بوتلیں مارکٹ میں پیش کی ہیں، یہ تقریبا چار ملی گرام نیکوٹین پر مشتمل ہوتی ہیں جو دو سگریٹ کے مساوی ہوتی ہے یہ پانی بظاہر عام سا پانی ہے جس کا نہ کوئی رنگ ہے نہ مزہ لیکن کام وہی کرتا ہے جو سگریٹ کرتا ہے۔

تمباکو کے استعمال کا شرعی حکم :

تمباکو کے استعمال سے متعلق علماء کی رائیں ایک دوسرے سے کافی مختلف ہیں، اس اختلاف کی وجہ یہ ہے کہ یہ مسئلہ کافی بعد کی پیداوار ہے، لہٰذا اس سے متعلق شارع کی جانب سے کوئی صریح ہدایت موجود نہیں ہے اور نہ ہی اس سلسلہ میں متقدمین سے کچھ منقول ہے، بہر حال اس سلسلہ میں علماء کی رائیں بنیادی طور پر تین طرح کی ہیں۔حرام، مباح اور مکروہ۔

پہلی رائے :

تمباکو کے سلسلہ میں پہلی رائے یہ ہے کہ یہ حرام ہے، جو لوگ اس کے قائل ہیں ان میں قابل ذکر نام یہ ہیں:

نجم الدین الزاہدی، شیخ محمود العینی ، ابوالحسن المصری اور محمد المرعشی ان سب کا تعلق احناف سے ہے شوافع میں شیخ نجم الدین الغزی، مالکیہ میں عبدالملک العصاسی، شیخ ابراہیم اللقاني اور حنابلہ میں شیخ محمد بن عبدالوہاب اور شیخ محمد بن ابراہیم قابل ذکر ہیں۔(۱)

ان حضرات نے یہ رائے حسبِ ذیل دلائل کی بنیاد پر اختیار کی ہے:

۱ . وَيُحِلُّ لَهُمُ الطَّيِّبَاتِ وَ يُحَرِّمُ عَلَيْهِمُ الْخَبٰٓئِثَ .(۲) — پاک چیزوں کو ان کے لئے حلال کرتے ہیں اور ناپاک چیزوں کو حرام ٹھہراتے ہیں۔

اس آیت میں طیب چیزوں کو حلال قرار دیا گیا ہے اور خبیث کو حرام، تمباکو کے خبیث ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے اس لئے کہ لغت میں خبیث کا اطلاق ایسی بری چیزوں پر ہوتا ہے

(۱) حاشية ابن عابدين :۲۹۶/۵،الفتاویٰ الحامدية :۳۸۰/۲،تهذيب الفروق :۲۱۶/۱

(۲) سورة الاعراف:۱۵۷

جومزہ یا بو کے اعتبار سے ناپسندیدہ ہوں یہ خصوصیت سگریٹ نوشی میں مکمل طور پر موجود ہے اس کے علاوہ وہ پیلا مادہ جو TAR کہلاتا ہے اور جس کی وجہ سے سگریٹ پینے والوں کے دانت پیلے پڑ جاتے ہیں اس کی کراہت میں مزید اضافہ کر دیتا ہے۔ (۱)

۲. عن رسول الله ﷺ " ان الله حرم عليكم عقوق الامهات و وأد البنات و منع وهات و كره لكم قيل وقال و كثرة السوال و اضاعة المال. (۲)

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اللہ نے والدین کی نافرمانی اور بچیوں کو زندہ درگور کرنے کی رسم کو حرام قرار دیا ہے۔ اسی طرح قیل، قال، کثرت سوال اور مال کے ضیاع کو ناپسند کیا ہے۔

مذکورہ حدیث میں مال ضائع کرنے سے منع کیا گیا ہے، اسی طرح قرآن میں فضول خرچی کرنے والے کو شیطان کا بھائی کہا گیا ہے، تمباکو کے عادی جو رقم اس پر خرچ کرتے ہیں وہ اضاعتِ مال کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے، اس لئے کہ اس کے استعمال سے فائدہ تو کچھ نہیں ہے البتہ نقصانات بے شمار ہیں۔

۳۔ رسول اللہ ﷺ نے ہر مسکر اور مفتر کے استعمال سے منع فرمایا ہے اور تمباکو کے مفتر ہونے میں کوئی شبہ نہیں ہے کیونکہ یہ بھی ایک طرح کا نشہ ہے جو انسان کو اپنا عادی بنالیتا ہے، اس کے علاوہ دیگر منشیات میں جو خصوصیتیں پائی جاتی ہیں وہ تمباکو میں بھی کسی نہ کسی درجہ میں موجود ہیں۔

۴۔ تمباکو کی بو خصوصا جبکہ اس کا استعمال سگریٹ کی شکل میں ہو انتہائی تکلیف دہ ہوتی ہے خاص طور سے ایسے لوگوں کے لئے جو اس کے عادی نہیں ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ایسی چیزوں سے منع فرمایا ہے جس سے دوسروں کو تکلیف پہنچتی ہو، چنانچہ فرمایا:

من آذى مسلما فقد آذاني و من آذاني آذى الله. (۳)

جس نے کسی مسلم کو تکلیف پہنچائی اس نے مجھے تکلیف پہنچائی اور جس نے مجھے تکلیف پہنچائی اس نے اللہ کو تکلیف پہنچائی۔

---

(۱) المصباح المنير: ۱/۱۷۴ (۲) صحيح البخاري: 2366

(۳) جامع الاحاديث والمراسيل: 20041

یہی وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے پیاز یا لہسن کھا کر لوگوں کے درمیان جانے یا مسجد جانے سے منع فرمایا ہے تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ ہو۔

ومن أكل ثوما أو بصلا فليعتزلنا أو ليعتزل مسجدنا وليقعد في بيته. (۱)

جس کسی نے لہسن یا پیاز کھائی ہو تو اسے چاہئے کہ وہ ہم سے اور ہماری مسجدوں سے دور رہے، بہتر ہے کہ اپنے گھر میں رہے۔

۵۔ تمباکو نوشی کا معاملہ مشتبہات میں ہے، اس کی طرف جانا محرمات کی طرف جانے کے لئے راستہ ہموار کر دیتا ہے، یہی وجہ ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مشتبہات سے منع فرمایا ہے۔

ان الحلال بين والحرام بين، و بينهما مشتبهات، لايعلمهن كثير من الناس، فمن اتقى الشبهات فقد استبرء لدينه و عرضه و من وقع في الشبهات وقع في الحرام كالراعي حول الحمى يوشك ان يقع فيه. (۲)

حلال وحرام واضح ہے اور اس کے درمیان بعض مشتبہ چیزیں ہیں، جس سے بہت سے لوگ واقف نہیں ہیں، لہٰذا جس نے مشتبہ چیزوں سے اپنے آپ کو دور کیا تو اس نے اپنے آپ کو اور اپنے دین کو بچالیا، اور جو اس میں داخل ہوا وہ حرام میں داخل ہوا ایسے ہی جیسے باونڈری کے پاس چرنے والا جانور عموماً اس سے تجاوز کر جاتا ہے۔

اس کے علاوہ تجربہ سے یہ بات ثابت ہے کہ جو لوگ منشیات کے عادی بنے انہوں نے اس کا آغاز سگریٹ سے کیا۔

۶۔ تمباکو کے نقصانات اس قدر واضح ہیں کہ شاید ہی کوئی شخص ایسا ہو جو اس کے نقصانات سے واقف نہ ہو، لہٰذا جان بوجھ کر اس کا استعمال اپنے آپ کو نقصان پہنچانا ہے جس سے منع کیا گیا ہے۔

لَاتَقْتُلُوْا اَنْفُسَكُمْ. (۳)

اپنے آپ کو ہلاک مت کرو۔

---

(۱) صحيح مسلم :1205

(۲) صحيح البخارى:52،صحيح مسلم:4048

(۳) سورة النساء:۲۹

دوسری رائے:

پہلی رائے کے بالمقابل دوسری رائے ان لوگوں کی ہے جو اسے مباح قرار دیتے ہیں، اس میں قابل ذکر نام فقہاء احناف میں شیخ عبدالغنی النابلسی، ابن عابدین اور شیخ علی الاجہوری کا ہے، اس کے علاوہ شیخ مصطفیٰ رحیبانی، شیخ منصور البھوتی فقہائے حنابلہ میں اور شیخ الجمال الزیادی فقہاء شافعیہ میں قابل ذکر ہیں۔(۱)

ان حضرات کی دلیل یہ ہے:

۱. هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا. (۲)	اس نے زمین کی ساری چیزیں تمہارے لئے پیدا کی ہیں۔

اس آیت میں لفظ ''لکم'' میں لام انتفاع کے لئے ہے جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جس چیز سے نفع مقصود ہو شرعاً اس سے نفع اٹھانے کی اجازت ہے، لہٰذا تمباکو کا استعمال جائز ہوگا۔

۲. قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِيْنَةَ اللّٰهِ الَّتِيْ اَخْرَجَ لِعِبَادِهٖ وَالطَّيِّبَاتِ مِنَ الرِّزْقِ (۳)	پوچھو کہ زیب وزینت اور کھانے کی پاک چیزیں جو اللہ نے اپنے بندوں کے لئے پیدا کی ہیں انہیں کس نے حرام کردیا۔

اس سے اچھی چیزیں مراد ہیں اور یہ اس بات کا تقاضہ کرتی ہیں کہ منافع کی تمام چیزیں حلال ہوں۔

۳۔ اشیا میں اصل اس کا مباح ہونا ہے اور تمباکو کے بارے میں شارع کی جانب سے کوئی صراحت نہیں ہے، لہٰذا اس کا شمار ان چیزوں میں ہوگا جس سے درگذر کر دیا گیا ہے جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے:

الحلال ما احل الله فی کتابه العزیز والحرام ماحرم الله فی کتابه الکریم و ماسکت عنه من	حلال وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمادیا ہے اسی طرح حرام وہ ہے جسے اللہ نے اپنی کتاب میں بیان فرمادیا ہے،

---

(۱) مطالب أولی النهی :۲۱۷/۶، تهذیب الفروق :۲۱۷/۱، حاشیة ابن عابدین :۲۹۶/۵

(۲) سورة البقرة :۲۹ (۳) سورة الأعراف: ۳۲

غیر نسیان رحمة بکم فهو مما عفا الله عنه . (۱)

اور جن چیزوں کے بارے میں خاموشی اختیار کی گئی ہے تو یہ رحمت ہے اس طرح کہ اس کا شمار ان چیزوں میں ہوگا جسے اللہ نے معاف کر دیا ہے۔

۴۔ تمباکو کے استعمال کو حلال قرار دینے کی صورت میں بہت سے مسلمان مشقت سے بچ جائیں گے، اس لئے کہ مسلمانوں کی بڑی تعداد اس میں مبتلا ہے اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ماخیر بین امرین الا اختار ایسرهما. (۲)

جب بھی دو چیزوں کے درمیان مجھے انتخاب کا اختیار ملتا ہے تو میں آسان چیز کو اختیار کرتا ہوں۔

تیسری رائے:

تمباکو کے سلسلہ میں تیسری رائے یہ ہے کہ اس کا استعمال مکروہ ہے، اس کی صراحت شیخ حامد بن علی الحامدی نے کی ہے، ابن عابدین نے اپنے حاشیہ میں لکھا ہے کہ شیخ الحامدی نے اسے مکروہ تحریمی قرار دیا ہے اور اس کے عادی کو فاسق، شیخ مصطفیٰ رحبانی حنبلی بھی اسی کے قائل ہیں۔ (۳)

ترجیح:

مذکورہ تینوں رائے اور متعلقہ دلائل کے جائزہ سے یہ بات واضح ہے کہ تمباکو کے استعمال کی حرمت سے متعلق جو دلائل دئے گئے ہیں وہ حرمت کے ثبوت کے لئے ناکافی ہیں، اسی طرح اسے مباح قرار دینے کے لئے جو دلائل پیش کئے گئے ہیں وہ انتہائی بے وزن ہیں، تمباکو کی بے پناہ مضرتوں اور اس میں عادی بنا لینے کی جو خصوصیت پائی جاتی ہے اس کے پیش نظر شیخ عمار کی رائے قابل ترجیح ہے، اس کے مطابق تمباکو کا استعمال کسی بھی شکل میں مکروہ

---

(۱) فیض القدیر :۴۴۵/۳ (۲) الفتاویٰ الحامدیة :۳۸۰/۲

(۳) مطالب اولی النهی :۲۱۶/۶، حاشیة الطحاوی :۳۶۴، حاشیة ابن عابدین : ۲۹۶/۵

تحریمی ہوگا، شیخ مصطفیٰ زرقاء نے بھی اس رائے کو ترجیح دی ہے۔(۱)

جدید تحقیقات سے یہ بات سامنے آئی ہے کہ تمباکو کے اندر وہ کیفیت نہیں ہے جو ایک مسکر یا مفتر میں ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود یہ کافی خطرناک ہے، اس لئے کہ اس میں انسان کو عادی بنا لینے کی صلاحیت بہت زیادہ ہے بلکہ اس معاملہ میں یہ شراب سے بھی آگے ہے، اس لئے کہ شراب پینے والے ہر 100 افراد میں صرف دس افراد ہی اس کے عادی ہو جاتے ہیں جبکہ تمباکو استعمال کرنے والے ہر 100 افراد میں 85 افراد اس کے عادی ہو جاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ رائیل میڈیکل کالج لندن کی سالانہ رپورٹ میں کہا گیا ہے کہ دنیا میں عادی بنا لینے والی نقصان دہ چیزوں میں سب سے زیادہ استعمال تمباکو کا ہے۔

یہ صلاحیت تمباکو میں موجود نیکوٹین کی وجہ سے ہوتی ہے جو اس کے استعمال کے بعد ایک منٹ سے بھی کم وقت میں دماغ تک پہنچ جاتی ہے اور اعصابی نظام پر اثر انداز ہوتی ہے، نیکوٹین اعصاب کو سکون دینے کے علاوہ متحرک بھی کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ تمباکو کے عادی افراد جب پریشان ہوتے ہیں تو تمباکو استعمال کر کے سکون محسوس کرتے ہیں، اسی طرح اگر انہیں کوئی ایسا کام کرنا ہو جس کے لئے خاص توجہ کی ضرورت ہو جب بھی وہ اسے استعمال کر کے اپنے آپ کو چاق و چوبند محسوس کرتے ہیں۔(۲)

---

(۲) الموسوعة الفقهية، موضوع الأشربة :۵۳

(2). Smoking or health, A Report of the royal of physicians, W.K. Pintmam Medical

مُنَشِّیات کے پھیلنے کے اسباب

منشیات سے متعلق غلط فہمیاں

منشیات کے پھیلنے میں غلط فہمی کو بہت زیادہ دخل ہے، یہی وہ چیز ہے جس کے نتیجہ میں انسان نسل درنسل اسکا شکار ہوتا آیا ہے، ورنہ اگر کسی کو اس حقیقت کا پتہ ہو کہ منشیات کی وادی میں قدم رکھنے کا مطلب ذلت، اذیت، بربادی اور تباہی کی طرف جانا ہے، تو ظاہر ہے کوئی ادھر کا رخ نہیں کریگا بلکہ ہر شخص اس سے بھاگے گا لیکن یہ اس کے متعلق پھیلی ہوئی غلط فہمیاں ہیں جس نے اسے جنت کی طرح حسین اور دلکش بنا دیا ہے جس کی وجہ سے لوگ اس کی جانب کھنچے چلے آتے ہیں اور بہت سے لوگ جو اس کے ساتھ رسم وراہ پیدا کرنا عملاً مناسب نہیں سمجھتے وہ اس کے ذکر سے اپنے جذبہ دل کو تسکین پہنچاتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ منشیات خاص طور پر شراب کو مشرقی شعراء وادباء نے موضوع سخن بنایا ہے اور اس پر کثرت سے اظہار خیال کیا ہے، اتنا ہی نہیں اس سے متعلق اشیا جیسے رند، جام وسبو، پیمانہ، رقص، میخانہ، خم اور ساقی وغیرہ کا ذکر آپ کو حمد ونعتیہ کلام تک میں مل جائیگا جبکہ شراب کی حرمت کے بعد رسول اللہؐ نے اس میں استعمال کیا جانے والا برتن تک توڑ دینے کا حکم دیا تھا، اس کی حکمت غالباً یہی تھی کہ اس کا ذکر کسی حوالہ سے نہ آئے۔

اس طرح منشیات سے متعلق بہت سی غلط فہمیاں وابستہ ہیں جن میں اہم یہ ہیں کہ یہ انسان کو موج مستی کی نئی جہتوں سے روشناس کراتی ہے، اسکی مختلف صلاحیتوں میں اضافہ کرتی ہے، وصل کے پر کیف لمحوں کو طویل تر کر کے جنسی لذت کے حصول کے امکانات کو بڑھا دیتی ہیں اس کے علاوہ بہت سے مسائل ایسے ہیں جنکا یہ بہترین حل ہے۔

موج مستی کا ذریعہ:

منشیات سے متعلق یہ تصور عام ہے کہ یہ موج مستی کا بہترین ذریعہ ہے، اس طرح کہ

یہ انسان کو کیف وسرور کی اس وادی میں پہنچا دیتی ہے جس کا تصور بھی اسکے بغیر نہیں کیا جا سکتا، یہی وجہ ہے کہ خاص خاص مواقع پر جیسے کہ تہوار، شادی اور اس جیسی تقریبات پر لوگ عام طور پر منشیات استعمال کرتے ہیں تا کہ انکا لطف دوبالا ہو جائے ،نو جوان طبقہ جو عام طور پر موج مستی کا دلدادہ ہوتا ہے اسکی جستجو میں ہی منشیات کا شکار ہو جاتا ہے، جبکہ واقعہ یہ ہے کہ منشیات کے ذریعہ جو کیف وسرور حاصل ہوتا ہے وہ انتہائی مختصر اور عارضی ہوتا ہے، اسکے بعد بدنصیبی اور المیہ کا دور شروع ہوتا ہے جو انسان سے اسکی عام خوشیاں بھی چھین لیتا ہے اور ایسی زندگی دیتا ہے جو موت سے بھی بدتر ہوتی ہے۔

بہتر کارکردگی کا مظاہرہ :

منشیات کے متعلق یہ خیال انتہائی قدیم ہے کہ اسکے ذریعہ انسان اپنے آپ کو زیادہ دیر تک چاق وچوبند رکھ سکتا ہے اور تھکن کے احساس سے محفوظ رہ کر اپنی صلاحیتوں کا بہتر مظاہرہ کر سکتا ہے، اسی خیال کے تحت پرانے زمانہ میں جنگجو لوگ خاص طور پر اس طرح کی چیزیں کھاتے تھے تا کہ میدان جنگ میں داد شجاعت دے سکیں، اس سوچ نے منشیات کو کھلاڑیوں کے لئے بھی پرکشش بنا دیا، وہ بھی اسے استعمال کرنے لگے تا کہ اپنی صلاحیتوں کا شاندار اور غیر معمولی طور پر مظاہرہ کر سکیں، چنانچہ قدیم یونان میں جب اولمپک کھیلوں کا آغاز ہوا تو کھلاڑی اس میں شرکت کے موقع سے مشروم کی ایک خاص قسم کھاتے تھے تا کہ اپنی جسمانی صلاحیتوں میں اضافہ کر سکیں، موجودہ دور میں چونکہ کھیل کو غیر معمولی اہمیت حاصل ہوگئی ہے، اس میں بہتر مظاہرہ کرنے والوں کے ساتھ ہیرو جیسا برتاؤ کیا جاتا ہے اور اس پر عزت، دولت اور شہرت کی دیوی اچانک مہربان ہو جاتی ہے، اس وجہ سے نو جوان جو طبعی طور پر ایڈوینچر کو پسند کرتے ہیں وہ اس طرح کی چیزوں کی جستجو میں رہتے ہیں جو انکی اس خواہش کی تکمیل میں مدد کرتی ہو، یہی وہ چیز ہے جو انہیں بعض منشیات کے استعمال کی طرف متوجہ کر دیتی ہے، چنانچہ ایسی چیزیں استعمال کرتے ہیں جن سے وقتی طور پر تھکن کے احساس میں کمی اور طاقت اور قوتِ برداشت میں اضافہ ہو لیکن وہ اس کے مضر اثرات سے نابلد ہوتے ہیں جو انکے جسم پر مرتب ہوتے ہیں، کھیل سے وابستہ افراد عام طور پر حسب ذیل چیزیں استعمال کرتے ہیں۔

ایمفٹامائینس:AMPHETAMINES

یہ اعصابی نظام کو متحرک کرتا اور خون کی اس مقدار میں اضافہ کر دیتا ہے جو قلب کھینچتا ہے، اس طرح وہ خون کے دباؤ کو بڑھانے کے علاوہ دماغ کو یہ پیغام دیتا ہے کہ وہ مسلسل بیدار اور مستعد رہے، مذکورہ مواد کے ان اثرات نے اسے پروفیشنل کھلاڑیوں کے لئے کافی پر کشش بنا دیا ہے جو سخت مقابلہ میں حصہ لیتے ہیں، چنانچہ وہ عام طور پر کھیل کے آغاز سے قبل اس طرح کی چیزیں کھا لیتے ہیں تا کہ ذہنی طور پر چوکس رہیں، تھکن کا احساس بالکل نہ ہو اور بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کر سکیں۔

اس میں شبہ نہیں کہ اس قسم کی چیزیں وقتی طور پر مفید ہوتی ہیں لیکن انکے خطرناک اثرات میں سے یہ ہے کہ انسان اسکا عادی ہو جاتا ہے اور مطلوبہ نشاط کے لئے اسکی خوراک میں مسلسل اضافہ کرنا پڑتا ہے جسکی وجہ سے ایک دن اعصابی نظام جواب دے دیتا ہے اور پھر اسکی موت واقع ہو جاتی ہے۔

اس کے علاوہ یہ اپنے استعمال کرنے والے کو اسکی صلاحیت اور قدرت سے متعلق غلط فہمی میں مبتلا کر دیتا ہے جیسے یہ کہ وہ طویل ترین مسافت طے کر سکتا ہے یا دیر تک بہت تیز دوڑ سکتا ہے، جبکہ اس کا قلب اور پھیپھڑا اسکے ان غلط توقعات کا ساتھ نہیں دے پاتا چنانچہ وہ عموماً منزل پر پہنچنے سے پہلے ہی ڈھیر ہو جاتا ہے۔

بعض کھلاڑی خاص طور پر ریسلنگ میں شرکت کرنے والے اس خیال سے کوکین استعمال کرتے ہیں کہ وہ انہیں آخری راؤنڈ تک تھکنے نہیں دیگی اور وہ دیر تک اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کر سکیں گے، لیکن اس کا انجام بھی برا ہوتا ہے اس لئے کہ کوکین ان منشیات میں سے ہے جو انسان کو یا تو پاگل بنا دیتی ہے یا پھر موت کے گھاٹ اتار دیتی ہے۔

اوبڈرین:OBEDRIN

یہ قلب کی دھڑکن میں اضافہ کرنے کے علاوہ خون کی اس مقدار میں بھی اضافہ کر دیتا ہے جو قلب کھینچتا ہے، اس طرح خون کے دباؤ کو بڑھانے کے علاوہ خون میں شکر کی

مقدار کو بھی بڑھا دیتا ہے، علمی اور تحقیقی اعتبار سے یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ یہ چیزیں کسی بھی اعتبار سے مفید نہیں ہیں۔

ہارمون: HORMONE

بعض کھلاڑی بڑی مقدار میں ہارمون لیتے ہیں جسکا جگر پر بہت برا اثر پڑتا ہے، کینسر کے امکانات بڑھ جاتے ہیں، اس کے علاوہ یہ بانجھ پن، گنجا پن، عورتوں کے حیض اور انکی آواز میں خلل پیدا کرتا ہے۔

کھلاڑیوں میں وقتی فائدہ کے حصول کے لئے منشیات کے استعمال کے رجحان میں اضافہ اور اسکے نتیجہ میں انکی صحت بلکہ زندگی کو لاحق خطرات کو دیکھتے ہوئے یورپین اسپورٹس یونین نے 1965ء میں اس طرح کی تمام چیزوں کے استعمال کو کھلاڑیوں کے لئے ممنوع کر دیا اور اسکے پائے جانے کی صورت میں میچ کے نتیجہ کو لغو قرار دینے کا فیصلہ کیا، اسی طرح کھیل کی عالمی تنظیم اولمپک نے بھی کھلاڑیوں کے لئے ایسی تمام چیزوں کو ممنوع قرار دے دیا ہے جو نفسیاتی طور پر انہیں اسکا عادی بنادیں یا جسم اس پر انحصار کرنے لگے۔

جنسی لذت کا حصول:

منشیات کے متعلق قدیم زمانہ سے ہی یہ غلط فہمی پھیلی ہوئی ہے کہ یہ جنسی قوت میں اضافہ کرتی اور وصل کے سرور آگیں لمحات کو طویل تر کر دیتی ہے، پروفیسر انجر لیدر جو کہ لاس انجلس یونیورسیٹی میں نفسیات کے پروفیسر ہیں انہوں نے بیرو میں ۱۹۷۹ء میں منعقد ہونے والی ایک کانفرس میں کہا کہ میں طویل تجربہ کے بعد اس نتیجہ پر پہنچا ہوں کہ جنسی قوت میں اضافہ کی خواہش، مالداروں اور کھلاڑیوں میں منشیات کی جانب مائل ہونے کی اہم وجہ ہے، ہندوستان میں بھی ایک تحقیق کے مطابق وصل کے پر جوش لمحات کو فزوں تر کرنے کی خواہش لوگوں میں نشہ کا ایک قوی محرک ہے، جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے، اس طرح کہ منشیات جنسی قوت میں کم از کم پچاس فیصد تک کمی کر دیتی ہے اور اسکا مسلسل استعمال کبھی کبھی جنسی اعتبار سے مکمل طور پر ناکارہ کر دیتی ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ انسان جنسی عمل میں جو لذت محسوس

کرتا ہے اس کا تعلق عقل سے ہے، یہی وجہ ہے کہ عقلی طو پر معذور شخص جنسی عمل سے صحیح معنوں میں لطف اندوز نہیں ہوسکتا ہے اس لئے کہ عقل اس طرح کے تمام احساسات کا مرکز ہے، نشہ آور مادہ چونکہ دماغ کے ان متعلقہ خلیوں کو برباد کردیتا ہے، اس لئے نشہ کے عادی میں اس سے صحیح معنوں میں لطف اندوز ہونے کی صلاحیت باقی نہیں رہتی ہے۔

منشیات عام طور پر ابتدا میں شہوت کو بھڑکاتی اور جنسی ہیجان پیدا کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ نشہ باز جنسی امور میں آزادی چاہتے ہیں، اس مرحلہ میں ایک طرح کی جنسی جرأت اور اقدام کی خواہش ابھرآتی ہے، جبکہ اس کے بعد کے مرحلہ میں جنسی اشتعال کا گراف بتدریج نیچے کی طرف آنے لگتا ہے یہاں تک کہ جنسی عمل انکے لئے ایک دشوار کام بن جاتا ہے، اس طرح مجموعی طور پر منشیات جنسی صلاحیت پر منفی اثر ڈالتی ہیں البتہ ہر نشہ آور مادہ کے اثر انداز ہونے کا عمل ایک دوسرے سے مختلف ہے، ذیل میں ہم بعض اہم منشیات کا جائزہ اس نقطہ نظر سے لیں گے۔

شراب:

شراب کا اس کے پینے والوں پر دو طرح کا اثر ہوتا ہے عارضی اور مستقل، عارضی اثر کے تحت یہ شرم وحیا کی صفت کو زائل کر دیتی ہے جسکی وجہ سے میخوار کی حالت اس جانور کی سی ہو جاتی ہے جو اخلاق و کردار کے مفہوم سے سرے سے نا آشنا ہو، یہی وجہ ہے کہ اس مرحلہ میں نشہ باز سے مختلف طرح کے جرائم سرزد ہو جاتے ہیں، خاص طور پر جنسی جرائم جس میں اسے محرمات کی بھی تمیز نہیں رہتی کیونکہ نشہ کے زیر اثر وہ عقل وضمیر اور اخلاقی قدروں سے بے گانہ ہوتا ہے، شاید اس وجہ سے یہ خیال پھیل گیا ہے کہ شراب جنسی قوت میں اضافہ کرتی ہے۔

شراب نوشی کا مستقل اثر یہ ہوتا ہے کہ جنسی صلاحیت میں بتدریج کمی آنے لگتی ہے، کبھی کبھی یہ اسکے مکمل خاتمہ کا سبب بن جاتی ہے۔

ہیروئین:

ہیروئین کے استعمال سے انسان ایک طرح کا ہیجان اور ابال محسوس کرتا ہے لیکن یہ جنسی رغبت نہیں ہوتی، اس طرح کہ یہ جس وادی میں پہنچاتی ہے اسکا جنسی دنیا سے کوئی تعلق

نہیں ہوتا ہے، لہٰذا ہیروئین کے عادی اگر یہ دعوی کرتے ہیں کہ اس سے انکی جنسی صلاحیت میں اضافہ ہوتا ہے تو یہ سرے سے بے بنیاد ہے، حقیقت یہ ہے کہ ہیروئین کے عادی نشہ کرتے ہی اس لئے ہیں کہ جنسی عمل کے بغیر اس سے خیالی طور پر لطف اندوز ہوں، اس طرح ہیروئین کو وہ اپنی جنسی کمزوری کے مداوی کے طور پر استعمال کرتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اس کے عادی عام طور پر وہی لوگ ہوتے ہیں جو جنسی ضعف کا شکار ہوتے ہیں اور عملاً اس سے لطف اندوز ہونے کی صلاحیت نہیں رکھتے۔

ڈی لیون نے ہیروئین کے عادیوں پر 1973ء میں تحقیق کے بعد جو رپورٹ شائع کی ہے اس میں لکھا ہے کہ نشہ باز کی ملازمت سے محرومی، گرتی ہوئی صحت، ہیروئین کی تلاش میں مسلسل خواری اور اس کے لئے سرمایہ کی فراہمی یہ ساری چیزیں نشہ باز کو شدید اعصابی تناؤ کا شکار بنا دیتی ہیں جس سے اسکی جنسی کمزوری میں مزید اضافہ ہوتا ہے، 1973ء میں آزیزی نے ہیروئین کے عادیوں میں جنسی کمزوری کے اسباب پر تحقیق کے بعد جو رپورٹ مرتب کی ہے اس میں حسب ذیل چیزیں کافی اہم ہیں:

۱۔ مرد کے خصیہ میں پیدا ہونے والا ہارمون ٹسٹرون جو مردانگی کا معیار ہے، اس میں ہیروئین کے استعمال کے نتیجہ میں غیر معمولی کمی ہو جاتی ہے، طبی اعتبار سے یہ بات طے شدہ ہے کہ ہارمون ٹسٹرون ہی مرد میں جنسی خواہش کا سبب بنتا ہے، اسکے علاوہ یہ منی میں حمل قرار دینے والے جرثوموں کی تولید میں بھی اہم رول ادا کرتا ہے، لہٰذا ہیروئین کے عادی لوگوں میں اس ہارمون کی کمی کا مطلب جنسی کمزوری کے علاوہ ان کے نامرد ہونے کا بھی امکان ہے۔

۲۔ اسی طرح وہ جنسی ہارمون جو دماغ میں بنتا ہے اور خصیہ کے عمل پر براہ راست اثر انداز ہوتا ہے، ہیروئین کے استعمال کے نتیجہ میں بتدریج کمزور ہوتا جاتا ہے، اسکا مطلب یہ ہے کہ ہیروئین نہ صرف خصیہ پر اثر انداز ہو کر جنسی قوت میں کمی پیدا کرتی ہے بلکہ یہ اس جنسی ہارمون پر بھی اثر انداز ہوتی ہے جسکا تعلق دماغ سے ہے 1974ء میں پائی نے ان عورتوں پر تحقیق کی جو ہیروئین کی عادی تھیں اس کا یہ نتیجہ سامنے آیا:

60% عورتوں میں جنسی خواہش مرچکی تھی۔

45% عورتوں کا حیض بند ہو گیا۔

30% کا سینہ ڈھل گیا۔

ایک اور امریکی اسکالر وینک نے 1971ء میں ہیروئین کی عادی عورتوں پر تحقیق کیا تو پتہ چلا کہ ان میں سے اکثر بردہ فروشی کے کاروبار سے منسلک ہوگئیں تاکہ ہیروئین خریدنے کے لئے سرمایہ حاصل کرسکیں، نشہ کی عادی عورتوں کی نفسیاتی تحقیق سے معلوم ہوا کہ جنسی سرد مہری، مرد میں عدم کشش اور ایک طرح کی کراہیت نے انکے لئے اس کام کو کافی آسان بنادیا۔

اس موقع سے یہ حقیقت بھی ذہن میں رہنی چاہئے کہ ہیروئین اور افیون کی عادت کے نتیجہ میں غذا سے عدم دلچسپی پیدا ہوجاتی ہے یہ بھی جنسی کمزوری میں اہم رول ادا کرتی ہے، اس لئے کہ صحیح جنسی حالت کے لئے صحیح جسمانی صحت کا ہونا ضروری ہے۔

حشیش:

حشیش کا جنسی صلاحیت پر جو اثر پڑتا ہے اسکی راست تحقیق نہیں کی جاسکی، اس لئے کہ حشیش استعمال کرنے والے عام طور پر دیگر منشیات جیسے کہ شراب وغیرہ بھی استعمال کرتے ہیں، اس کے علاوہ حشیش کچھ اس طرح دماغ پر اثر انداز ہوتی ہے کہ اس کی وجہ سے انسان خیالی دنیا میں بہت دور تک پرواز کرنے لگتا ہے، لہٰذا ان کے اقوال کی بنیاد پر کوئی ٹھوس علمی نتیجہ اخذ کرنا دشوار ہے۔

چنانچہ حشیش کے اثرات کا پتہ چلانے کے لئے اسکا تجربہ انسان کے بجائے حیوان پر کیا گیا جسکا درج ذیل نتیجہ سامنے آیا:

☆ ان میں جنسی تعلقات کے قیام کے میلان میں غیر معمولی طور پر کمی پائی گئی۔

☆ ان حیوانوں کے مادہ منویہ میں حیا تیاتی جرثوموں کی تعداد کافی کم ہوگئی۔

☆ ان میں جنسی ہارمون بھی کافی کم ہوگیا۔

حشیش کے عادی بعض مردوں کی جب طبی جانچ کی گئی تو ان میں مردانہ ہارمون بہت ہی کم پایا گیا جس کی وجہ سے انکی چھاتیاں کافی بڑی ہوگئی تھیں، اس کے علاوہ ان کے مادہ منویہ

میں حیاتیاتی جرثوموں کی تعداد کم پائی گئی، اسی طرح حشیش کی عادی عورتوں میں حیض کی مدت عام عورتوں کے مقابلہ میں کافی کم پائی گئی۔

اس طرح حشیش کے جنس پر پڑنے والے اثرات سے متعلق کی جانے والی مختلف طبی تحقیقات کا نتیجہ یہ ہے:

☆ حشیش انسان میں وقت کے صحیح ادراک کی صلاحیت کو زائل کر دیتی ہے چنانچہ ہوسکتا ہے کہ جنسی عمل کی مدت حقیقتاً دو تین منٹ رہی ہو لیکن حشیش کا عادی اسے آدھا گھنٹہ یا اس سے زیادہ سمجھ لے اور دعوی کرے کہ اس نشہ نے اس کی جنسی صلاحیت میں اضافہ کر دیا ہے۔

☆ حشیش انسان کو خیالی دنیا میں پہنچا دیتی ہے اس لئے ہوسکتا ہے کہ حشیش استعمال کرنے کے بعد مرد یا عورت یہ محسوس کرے کہ وہ جنسی عمل سے لطف اندوز ہو رہا ہے جبکہ حقیقت سے اسکا کوئی تعلق نہ ہو۔

اس طرح حشیش سے متعلق صحیح بات یہ ہے کہ یہ جنسی صلاحیت یا رغبت میں کوئی اضافہ نہیں کرتی ہے بلکہ اس کے برعکس یہ جنسی ہارمون کو نقصان پہنچانے کی وجہ سے جنسی صلاحیت کو کمزور کر دیتی ہے۔

کوکین:

کوکین سونگھنے والے مرد و عورت یہ دعوی کرتے ہیں کہ یہ قوت باہ میں اضافہ کرتی ہے جبکہ ماہرین کی رائے اس کے برعکس ہے، چنانچہ امریکہ میں 1975ء میں مشہور اسکالر ''جامی'' نے اس پر تحقیق کے لئے کوکین کے 39 عادی افراد کی جانچ کی، اس نے پایا کہ 14 مریضوں کی جنسی صلاحیت کوکین کی وجہ سے غیر معمولی طور پر متاثر ہوگئی تھی، اپنی تحقیق میں اس نے لکھا کہ کوکین کے عادی بعض مردوں کو کبھی کبھی بہت ہی عجیب صورتحال سے گذرنا پڑتا ہے، وہ آلہ تناسل کا مسلسل اور تکلیف دہ انتشار ہے، یہ صورت حال اگر دو دن سے زیادہ رہی تو پھر مریض کی زندگی بچانے کے لئے آپریشن کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا۔

مسائل کا حل:

منشیات کی جانب میلان کی ایک اہم وجہ انسان کو درپیش بعض مشکلات بھی ہیں، اس طرح کہ جب کوئی شخص کسی وجہ سے دشواریوں اور پریشانیوں کا شکار ہوتا ہے یا اسے کوئی اہم مسئلہ درپیش ہوتا ہے، اس کی نوعیت خواہ کوئی بھی ہو جیسے غربت، بے روزگاری، کاروبار میں خسارہ، امتحان میں ناکامی، خاندانی تنازعہ، گھریلو جھگڑے، ازدواجی الجھن یا کسی دلربا کی بے وفائی، ان سے پیچھا چھڑانے کے لے انسان نشہ میں پناہ ڈھونڈتا ہے اور یہ سمجھتا ہے کہ اپنے آپ کو نشہ میں غرق کر دینا مسئلہ کا بہترین حل ہے، جبکہ حقیقت یہ ہے کہ نشہ مشکلات کو کم کرنے کے بجائے اس میں مزید اضافہ کرتا ہے اور جو بھی مسئلہ درپیش ہوا سے مزید پیچیدہ کر دیتا ہے، یہ انسان کو ان صلاحیتوں سے بھی محروم کر دیتا ہے جو اسے مشکلات پر قابو پانے اور مسائل کو حل کرنے میں مدد دیتی ہیں۔

اس کے علاوہ منشیات کے استعمال کا مقصد کبھی کبھی جسمانی اور نفسیاتی تھکن پر غلبہ ہوتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نشاط بخش ادویہ مزدوروں اور سخت کام کرنے والوں میں بہت مقبول ہیں۔

جسم کو گرم رکھنے کے لئے:

شراب کے متعلق ایک غلط فہمی یہ بھی ہے کہ یہ جسم کو گرم رکھتی ہے، یہی وجہ ہے کہ لوگ اسے سردی کو دور کرنے کے لئے استعمال کرتے ہیں، خاص طور پر وہ افراد جو سرد علاقوں میں رہتے ہیں وہ عام طور پر اس مقصد کے لئے اسے استعمال کرتے ہیں، شراب سے متعلق یہ غلط فہمی کوئی نئی نہیں بلکہ بہت ہی قدیم ہے، رسول اللہؐ کے زمانہ میں بھی بعض صحابہ نے اسکی بنیاد پر شراب پینے کی اجازت مانگی تھی لیکن آپؐ نے اسکی اجازت نہیں دی۔

عن دیلم بن فیروز الحمیری ؓ قال: قلت یا رسول اللهؐ أنا بأرض باردة ونعالج فیها عملا شدیداو انا نتخذ شرابا من هذا القمح نتقوی به علی

دیلم بن فیروز الحمیر ی نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہؐ سے عرض کیا کہ ہم سرد علاقے کے رہنے والے ہیں، وہاں ہمیں بہت سی سختیاں برداشت کرنی پڑتی ہیں، ہم

اعـمالنا وعلى برد بلادنا ،قال ﷺ هـل يسكـر؟ قلت نعم، قال ﷺ: فـاجتنبوه قلـت: ان النـاس غيـر تـاركيـه، قـالؐ ﷺ: ان لـم يتركوه قاتلوهم عليه (۱)

وہاں گیہوں سے شراب تیار کر کے پیتے ہیں تا کہ اپنے یہاں کی سردی میں کام کر سکیں، آپؐ نے دریافت فرمایا: کیا اس سے نشہ پیدا ہوتا ہے؟ میں نے کہاہاں، اس پر آپؐ نے فرمایا اس سے دور رہو، میں نے عرض کیا لوگوں کے لئے اسے چھوڑ نا مشکل ہے، آپؐ نے فرمایا: اگر وہ اسے نہ چھوڑیں تو ان سے جنگ کرو۔

شراب کے متعلق یہ خیال کہ یہ جسم کو گرم رکھتی ہے غلط فہمی ہے، حقیقت یہ ہے کہ اسکا اثر اس کے برعکس ہے، جدید طبی تحقیق نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ شراب نوشی سے جسم میں جو حرارت محسوس ہوتی ہے اسکا تعلق ظاہری احساس سے ہے ورنہ عملاً یہ جسم کے درجہ حرارت کو کم کرتی ہے، یہی وجہ ہے کہ شراب پینے کے بعد سردی میں نکلنا انتہائی خطرناک ہے، اس کا انجام بے ہوشی یا موت بھی ہوسکتا ہے، عام طور پر دیکھا گیا ہے کہ سال نو کے جشن یا کرسمس کے موقع سے لوگ شراب زیادہ مقدار میں پی لیتے ہیں اور اپنے آپ کو گرم محسوس کرتے ہوئے کھلی ہوا میں نکل پڑتے ہیں اور ٹھنڈی ہوا یا برف باری کی پرواہ نہیں کرتے، اسکا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ بعض سڑکوں پر یا پارکوں میں گر جاتے ہیں، اور جسمانی درجہ حرارت کے خطرناک حد تک کم ہو جانے کی وجہ سے مر جاتے ہیں، اس طرح خیالی گرمی کا احساس انہیں موت کی وادی میں ڈھکیل دیتا ہے۔(۲)

☆☆☆

---

(۱) سنن أبي داؤد: ۳۶۸۴، مسند الإمام أحمد: ۱۷۶۹۷

(۲) الخمر بين الطب والفقه ،بحواله فقه الاشربة وحدها: ۷۳

معاشرتی عوامل

خاندان:

خاندان انسان کی نشو ونما اور اسکے کردار کے سنورنے اور بگڑنے میں اہم رول ادا کرتا ہے، چنانچہ وہ خاندان جسکے افراد عام طور پر منشیات استعمال کرتے ہیں اور اس سلسلہ میں چھوٹوں کی موجودگی کا بھی خیال نہیں کرتے، تو وہاں پروان چڑھنے والے بچے بھی بڑے ہوکر منشیات کے استعمال کو معمول کی چیز سمجھ کر اسے استعمال کرنے لگتے ہیں۔

اسی طرح وہ بچے جو ماں باپ کے درمیان علحدگی کی وجہ سے دونوں یا کسی ایک کی شفقت سے محروم ہو جاتے ہیں وہ اپنے اندر ایک خاص طرح کی محرومی محسوس کرتے ہیں، محرومی کا یہ احساس انکے اندر منفی رجحانات کو جنم دیتا ہے جس کے زیر اثر وہ بعد میں منشیات کے استعمال کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

اس کے علاوہ وہ والدین جو اپنے بچوں کی تربیت صحیح خطوط پر نہیں کرتے، اچھی طرح انکی نگرانی نہیں کرتے اور نہ ہی انہیں غلط چیزوں سے مطلع کرتے ہیں، تو انکے بچے بھی عام طور پر منشیات کے استعمال کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔

رفقاء سوء:

دوست احباب کا انسان پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے، خاص طور پر نوجوانی کے دور میں، چنانچہ کسی کے دوستوں میں اگر کوئی منشیات کا عادی ہو تو اسکے ساتھ زیادہ میل جول رکھنے سے دوسرا بھی اسکی جانب مائل ہو جاتا ہے، شروع شروع میں یہ محض ایک نئی چیز کا تجربہ ہوتا ہے، لیکن چند مرتبہ کی تکرار کے بعد یہ ایڈونچر عادت میں تبدیل ہو جاتا ہے۔

منشیات کی دستیابی:

منشیات کی دستیابی اور اسکا بآسانی حصول بھی لوگوں میں نشہ کے رجحان میں اضافہ کا موجب بنتا ہے، خاص طور سے شراب نوشی میں زیادتی کی وجہ شراب کی عام طور پر دستیابی ہے ''ڈاکٹر اوپری لویس'' جو کہ لندن یونیورسیٹی میں نفسیات کے استاد ہیں انہوں نے اسکی جانب اشارہ کرتے ہوئے لکھا کہ شراب وہ واحد زہر ہے جسے دنیا میں بڑے پیمانہ پر استعمال کی اجازت دی گئی ہے، اسی طرح وہ معاشرہ جہاں منشیات عام طور پر دستیاب ہوں وہاں پروان چڑھنے والے اکثر افراد منشیات استعمال کرنے لگتے ہیں۔

فارغ اوقات:

اس سے مراد وہ اوقات ہیں جس میں آدمی روزمرہ کی مصروفیات خاص طور پر ان کاموں سے فارغ ہوتا ہے جس سے اسکا معاش متعلق ہو، ہمارے یہاں گاؤں اور شہر دونوں ہی جگہ بہت سے لوگوں کا معمول ہے کہ وہ ان اوقات کو کسی مفید کام میں لگانے کے بجائے چائے خانوں، پان کی دوکانوں، سبزہ زاروں یا گلیوں کے نکڑوں پر اپنے دوست احباب کے ساتھ چھوٹے چھوٹے گروپ کی شکل میں جمع ہوتے ہیں، جہاں چائے پینے، پان چبانے، سگریٹ پھونکنے، تاش یا گوٹ کھیلنے کے علاوہ آپس میں بھونڈا مذاق اور جنس مخالف پر تبصرے کا دور چلتا رہتا ہے، اس طرح کی ٹولیوں میں شامل ہونے والوں کے لئے انحراف اور بے راہ روی کے امکانات بہت بڑھ جاتے ہیں جس میں منشیات کا تجربہ سرفہرست ہے۔

شخصی عوامل

نقالی کا رجحان:

نوجوانی کا دور ایسا ہوتا ہے کہ اس میں انسان اپنے ساتھیوں اور ہمجولیوں کا اثر بہت زیادہ قبول کرتا ہے، جب وہ دیکھتا ہے کہ اسکا کوئی دوست سگریٹ پی رہا ہے یا کوئی اور نشہ آور چیز استعمال کرر ہا ہے تو اسے بھی ویسا کرنے کی خواہش پیدا ہوتی ہے، چنانچہ اسکے انجام کو جانے بوجھے بغیر وہ منشیات استعمال کر لیتا ہے اور یہ تجربہ مختلف مواقع پر دہراتا رہتا ہے، اسکا مقصد ابتدا میں دوستوں کا محض ساتھ دینا ہوتا ہے اور اس طرح انجانے میں وہ ایسی دلدل میں قدم رکھ دیتا ہے جس سے باہر نکلنا بہت مشکل ہے۔

کمزور شخصیت اور شرمیلا پن:

بعض لوگ طبعی طور پر کافی شرمیلے ہوتے ہیں، چنانچہ کسی خاص موقع پر یا محفلوں میں جب دوست احباب منشیات کے استعمال میں شرکت پر اصرار کرتے ہیں تو وہ اپنے اندر انکار کی جرأت نہیں پاتے اور دوستوں کا دل رکھنے کے لئے اس میں شریک ہوجاتے ہیں، اس طرح چند مرتبہ کی شرکت انہیں منشیات کی زلف گرہ گیر کا شکار بنا دیتی ہے، اسی طرح بعض لوگوں کی شخصیت میں ایک طرح کی کمزوری ہوتی ہے، وہ بہت جلد دوسروں سے متاثر ہو جاتے ہیں، بدخواہ دوست اور منشیات کے تاجر انکی اس کمزوری کا فائدہ اٹھاتے ہیں اور اس طرح کے لوگوں کو بہت ہی آسانی سے منشیات کی دلدل میں ڈھکیل دیتے ہیں۔

اقتصادی عوامل

جلد مالدار بننے کی خواہش:

منشیات کے کاروبار میں چونکہ آمدنی بے پناہ ہوتی ہے اسکی وجہ سے بہت سے لوگ اس سے منسلک ہو جاتے ہیں، خاص طور سے غریب اور بے روزگار نوجوان جس میں تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ بھی شامل ہیں، اس میں شبہ نہیں کہ دنیا کے تقریبا تمام ممالک میں منشیات کے کاروبار میں ملوث افراد کو انتہائی سخت سزائیں دی جاتی ہیں، جیسے سزائے موت یا طویل مدت کی قید لیکن اس کے باوجود منشیات کا کاروبار بین الاقوامی سطح پر زوروں پر ہے اور اس میدان میں بڑے بڑے مافیا سرگرم عمل ہیں، اس کی وجہ غربت، بے روزگاری اور محرومی کے علاوہ بعض نوجوانوں میں جلد اور راتوں رات مالدار بننے کی خواہش بھی ہے جس کی تکمیل کے لئے وہ ڈرگ مافیا سے منسلک ہو جاتے ہیں، مال وزر کی چمک دمک انہیں اس طرح اندھا بنا دیتی ہے کہ وہ اس راہ میں قدم قدم پر درپیش خطرات کی بھی پروا نہیں کرتے اور اس طرح وہ ایک ایسی منزل کی جانب چل پڑتے ہین جہاں اجالا موہوم اور اندھیرا یقینی ہوتا ہے۔

دواؤں کی کمپنیاں:

دواؤں کی بڑی بڑی کمپنیاں جو عام طور پر یہودیوں کے زیر تسلط ہیں انہوں نے بھی منشیات، خاص طور پر مصنوعی منشیات کے پھیلانے میں اہم رول ادا کیا ہے، یہی وجہ ہے کہ اس وقت دنیا میں اسلحوں کی کمپنیوں کے بعد دواؤں کی کمپنیاں سب سے زیادہ منافع کما رہی ہیں، یہ کمپنیاں نئی نئی دوائیں تیار کر کے ڈاکٹروں کو غلط طور پر اسکی افادیت کا قائل کرتی ہیں، ڈاکٹر اسے شفا سمجھ کر لوگوں کو دیتے ہیں، پھر کچھ دنوں کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ انہوں نے جسے شفا

سمجھ کر بانٹا تھا وہ دراصل بیماری تھی، چنانچہ برطانیہ میں 1977ء میں ڈاکٹروں نے ''الفالیوم،،جسکا شمارسکون بخش دواؤں میں ہوتا ہے کے 45 ملین نسخے لکھے جبکہ امریکہ میں یہ تعداداور بھی زیادہ ہے(۱)

معروف کمپنیوں کے علاوہ بہت سی زیرزمین کمپنیاں بھی ہیں جوخفیہ طور پراس طرح کی دوائیں تیارکر کے مارکٹ میں پہنچاتی ہیں اورعام لوگوں کی زندگیوں سے کھیل کراپنا خزانہ بھرتی ہیں،اس طریقۂ کارکا آغازانیسویں صدی میں اس وقت ہواجب 1898ء میں بائرکمپنی نے ہیروئین کی تیاری کا حق خریدااوراسے بڑے پیمانہ پر تیارکر کے مارکٹ میں پھیلایا یہ کہہ کرکہ یہ نشہ کےاثرات سے پاک ہے،اس طرح بائرکمپنی نے اس کے ذریعہ کروڑں ڈالرکمائے،عالمی ادارہ صحت نے اسکے نقصانات کو دیکھتے ہوئے 1950ء میں جب اسے ممنوع قراردیا تو برطانیہ کےڈاکٹروں کی یونین نےاس کے خلاف زبردست احتجاج کیااس غلط فہمی کےزیراثرکہ یہ مفید دواہے، چنانچہ برطانیہ میں یہ دواڈاکٹرحضرات 1968ءتک لوگوں کودیتے رہے،اس طرح دواؤں کی کمپنیوں نے زیادہ سے زیادہ منافع کمانے کی غرض سے دسیوں طرح کی نشہ آور دوائیاں تیارکیں اورڈاکٹروں کی مدد سےاسے رائج کر کے منافع کمایا۔

---

(۱) المخدرات ،خطرالداهم :۳۰۰

سیاسی عوامل

استعماریت:

منشیات کے فروغ میں استعماری طاقتوں کا بھی اہم رول رہا ہے جنہوں نے اپنے بعض عارضی مفادات کے حصول کے لئے اعلی انسانی قدروں کو پامال کرنے میں بھی کوئی عار محسوس نہ کیا اور وہ کام کر گئے جو انسانیت کے دامن پر بدنما دھبہ ہے، پہلے استعماریت کا جھنڈا لے کر اسپین اور پرتگال آگے بڑھے اور پھر انکے پیچھے برطانیہ، فرانس اور ہالینڈ آئے، افیون کی دنیا میں سب سے پہلے جس نے منظّم تجارت کی وہ پرتگالی ہیں، چنانچہ انہوں نے ہندوستان کے ساحلی علاقہ گوا اور اسکے اطراف پر قبضہ کے بعد چینی بندرگاہوں پر افیون برآمد کرنا شروع کیا اور جب اس میں کافی فائدہ ہوا تو چین پر حملہ کر کے اس کی بعض بندرگاہوں پر قبضہ کر لیا اور اپنے لئے وہاں کافی حمایت پیدا کر لی، اس طرح مجبور ہو کر چین نے انہیں ''مکاؤ،، کا علاقہ رہنے کے لئے دے دیا جہاں پرتگالیوں نے افیون کی تیاری کے لئے فیکٹری قائم کی، اس طرح یہ صنعت وہاں کافی پھلی پھولی اور انہوں نے اس سے بے پناہ منافع کمایا۔

اسکے بعد فرانسیسی اس راستہ پر آئے، چنانچہ انہوں نے افیون کی تجارت اور زراعت کو ویتنام، کمبوڈیا اور لاؤس میں کافی فروغ دیا جسکا نتیجہ ہے کہ یہ علاقے آج بھی منشیات کی تیاری کے اہم مراکز بنے ہوئے ہیں، اٹھارہویں صدی کی ابتدا میں جب برطانیہ نے ایسٹ انڈیا کمپنی کے ذریعہ بنگال پر قبضہ جمایا، تو پوست کی زراعت اور افیون کی تیاری پر کافی توجہ دی اور اسے خوب فروغ دیا 1773ء تک ایسٹ انڈیا کمپنی نے افیون کی تجارت پر مکمل طور پر قبضہ کر لیا اور اسکے ذریعہ زبردست منافع کمایا۔

امریکہ کی دریافت کے بعد جب سگریٹ نوشی کا دور شروع ہوا تو اسے افیون کے ساتھ پینے کا سلسلہ بھی شروع ہو گیا، یورپی ممالک کے لوگ خاص طور پر انگریزوں نے چین میں افیون نوشی کو کافی فروغ دیا، افیون کو سگریٹ کی طرح پینے میں چونکہ اسکے اثرات کھانے کے مقابلہ

میں جلد ظاہر ہوتے ہیں، اسکی وجہ سے افیون نوشی کا سلسلہ چین میں ان ایجنٹوں کے ذریعہ کافی پھیل گیا جنہیں ایسٹ انڈیا کمپنی والوں نے اس غرض کے لئے بھیجا تھا 1800ء میں چینی فرمانروا اپنے ملک میں افیون کی بڑھتی ہوئی لت سے کافی پریشان ہوا، اس لئے کہ تاریخ میں یہ پہلی بار ہوا تھا کہ کسی علاقے کے لوگ اتنے بڑے پیمانہ پر افیون نوشی کا شکار ہوئے ہوں، اس صورتحال کے تدارک کے لئے اس نے افیون کی درآمد پر پابندی لگادی؛ لیکن برطانیہ نے بھاری رشوت کے ذریعہ چین میں افیون پہنچانے کا سلسلہ جاری رکھا جو کہ سالانہ تین لاکھ ٹن ہوا کرتی تھی، 1836ء میں جب حکومت برطانیہ نے چین میں افیون کی تجارت کو ایسٹ انڈیا کمپنی کے علاوہ دیگر برطانوی تاجروں کے لئے بھی کھول دیا تو یہ صورتحال مزید خراب ہوگئی، چنانچہ 1838ء میں چینی حکومت نے اس معاملہ میں سختی کا فیصلہ کیا اور افیون کے تجارتی مرکز کانٹون کا محاصرہ کر کے وہاں موجود افیون کا بیس ہزار بکس جلادیئے، اس پر برطانیہ نے چین کے خلاف اعلان جنگ کر دیا اور اس کے تین بندرگاہوں ہانگ کانگ، شنگھائی اور کانٹون پر حملہ کر دیا، یہ جنگ 1839ء سے لیکر 1842ء تک چلی، برطانیہ نے چین کی پانچ بندرگاہوں پر قبضہ کرلیا، یہ تاریخ میں افیون کی پہلی جنگ کے نام سے جانی جاتی ہے، چین کو اس جنگ میں مجبور ہو کر صلح کرنا پڑا جسکے تحت کانٹون کے قریب شہر ہانگ کانگ نوّے سال کے لئے برطانیہ کے حوالہ کرنا پڑا، جہاں وہ افیون کا کاروبار کرتے رہے، لیکن انکا یہ کاروبار صرف پانچ بندرگاہوں تک محدود نہ رہا بلکہ سارے ملک میں پھیل گیا، اس طرح 1856ء تک وہاں افیون کی درآمد ساٹھ ہزار ٹن تک پہنچ گئی، چینی حکومت نے جب یورپی ممالک سے معاہدہ کے مطابق افیون کے کاروبار کو پانچ بندرگاہوں تک محدود رکھنے کا مطالبہ کیا اور اسکے لئے بعض سخت اقدام کئے تو اسکے جواب میں انہوں نے چین کے خلاف نئی جنگ چھیڑ دی، چنانچہ 1856ء میں برطانیہ اور فرانس کی فوج نے مشترکہ طور پر چین پر حملہ کر دیا، جنگ چار سال تک چلی جو تاریخ میں افیون کی دوسری جنگ کے نام سے جانی جاتی ہے، اس جنگ میں چینی کافی بے جگری سے لڑے لیکن اسکے باوجود انہیں مسلسل ہزیمت اٹھانی پڑی اور یورپی فوجیں ان کے پایۂ تخت تک جاپہنچیں، اس طرح مجبور ہو کر چین کو ہتھیار ڈالنا پڑا اور معاہدہ تین تسین پر دستخط کرنا پڑا جسکے تحت یورپیوں کو یہ جواز مل گیا کہ وہ جتنی چاہیں افیون

برآمد کریں اور سارے چین میں اسکا کاروبار کریں، اس طرح یہ کاروبار وہاں بلا روک ٹوک چلتا رہا، البتہ 1906ء سے وہاں اس میں کمی آئی اور 1917ء میں جب عالمی جنگ شروع ہوئی تو یہ تجارت تقریباً ختم ہوگئی اور اسکا دائرہ صرف ہانگ کانگ تک محدود کر دیا گیا۔(۱)

اسی طرح جاپان جس نے اپنے ملک میں منشیات پر سخت پابندی لگا رکھی تھی جب چین کے بعض علاقوں پر قبضہ کیا تو وہاں منشیات کے استعمال کو کافی فروغ دیا تا کہ اس طرح چینیوں کے حوصلوں کو توڑا جاسکے اور ان سے مقابلہ کی صلاحیت چھین لی جائے، چنانچہ اس نے مورفین ہیروئین اور کوکین وغیرہ کی تیاری کے لئے بڑی بڑی فیکٹریاں قائم کیں اور اسے بڑے پیمانہ پر چین میں فروغ دیا جسکے نتیجہ میں 1936ء میں وہاں منشیات استعمال کرنے والوں کی تعداد جو کہ نصف ملین تھی صرف تین سال میں بڑھ کر 13 ملین ہوگئی۔

مصر کے سلسلہ میں عہد ممالیک سے تعلق رکھنے والے سلطانوں میں محمد علی کا نام قابل ذکر ہے کہ اس نے اپنی بادشاہت کے باقی رکھنے اور قوم کی جانب سے کسی بھی امکانی انقلاب سے بچنے کے لئے وہاں افیون کی تجارت کو کافی فروغ دیا اور 1882ء میں جب وہاں انگریز پہنچے تو انہوں نے اسے مزید ترقی دی، جسکا نتیجہ ہے کہ مصر آج تک اسکے حصار سے نکل نہ پایا، ان کا مقصد اس سے صرف یہ تھا کہ تمام مصری نوجوانوں کو انقلابی صلاحیتوں سے محروم کر دیا جائے۔

اسرائیل نے بھی اپنے دیرینہ خواب کے راستہ میں رکاوٹ عربوں سے نمٹنے کے لئے 1966ء سے انکے درمیان منشیات کو فروغ دینے کی کوششیں شروع کر دیں، اسکے علاوہ منشیات کی تجارت میں ہونے والے بے پناہ منافع نے بھی یہودیوں کو اسکی جانب مائل کیا، چنانچہ امریکی کانگریس کی تنظیم جو منشیات کے کنٹرول کا کام کرتی ہے اس نے بھی اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ اسرائیل کے بڑے بڑے پولیس آفسران منشیات کی تجارت میں ملوث ہیں۔

1990ء میں جب عراق نے کویت پر قبضہ کیا تو اس نے بھی کویتی عوام کی مخالفت اور ان کے حوصلوں کو پست کرنے کے لئے منشیات کا سہارا لیا چنانچہ اس نے وہاں بڑے پیمانہ پر منشیات مفت تقسیم کی۔

---

(۱) المخدرات سلاح الاستعمار والرجعية

بابِ ہشتم ﴿8﴾

مُنشّیات کی عادت

ایڈکشن (عادت)

منشیات کا تعلق الکحل سے ہو یا غیر الکحل سے، وہ انسان کے لئے مضر تو ہے ہی لیکن وہ چیز جو اسکی مضرت کو سنگین سے سنگین تر بناتی ہے وہ اس میں ایڈکشن Addiction کی کیفیت کا پایا جانا ہے، یہ عادت کی ہی ایک شکل ہے اس طرح کہ عادت ہی بڑھ کر ایڈکشن کی صورت میں تبدیل ہو جاتی ہے لیکن اس کے باوجود یہ عادت سے کسی قدر مختلف ہے، عالمی ادارہ صحت نے بھی ایڈیکشن اور عادت میں فرق کیا ہے، انہوں نے ایڈکشن کو مرض قرار دیا ہے جو منشیات کے مسلسل استعمال کی صورت میں پیدا ہوتا ہے، جبکہ عادت ایک نفسیاتی تعلق کا نام ہے جو کسی چیز کے مکرر استعمال کے نتیجہ میں قائم ہوتی ہے، اسکی وجہ سے مطلوبہ چیز کی شدید خواہش ہوتی ہے لیکن جسمانی طور پر انحصار نہیں ہوتا، یہی وجہ ہے کہ اسے ترک کرنا آسان ہے، جبکہ ایڈکشن کی نوعیت اس سے جدا ہے، وہ مرض ہے، اس میں نفسیاتی اور جسمانی طور پر انحصار ہوتا ہے، اسکے علاوہ مطلوبہ خوراک میں اضافہ ہوتا رہتا ہے جسکی وجہ سے ایک بار جو اسکا شکار ہوتا ہے تو آسانی سے اسکے چنگل سے نکل نہیں پاتا۔

ایڈکشن کی تعریف:

اسکی مختلف لوگوں نے مختلف طرح سے تعریف کی ہے ان میں اہم یہ ہیں:

ایڈکشن نام ہے نشہ آور مادہ کے مسلسل استعمال کا بغیر کسی طبی ضرورت کے، اسطرح کہ انسان جسمانی، نفسیاتی یا دونوں ہی طرح سے اس پر اس حد تک انحصار کرنے لگے کہ اس کے بغیر زندگی کا تصور نہ کر پائے، یہ ایڈکشن شراب کا ہوسکتا ہے، مخدرات کا ہوسکتا ہے یا پھر سکون بخش یا خواب آور ادویہ کا ہوسکتا ہے۔(۱)

---

(۱) الطب النفسی :۲۰۳

ایڈکشن عادت کی ہی ایک قسم ہے جس میں اعصاب نشہ آور مادہ کے عادی ہوجاتے ہیں چنانچہ اسکا عادی اگر اسے استعمال نہ کرے تو وہ جسمانی اور نفسیاتی طور پر تکلیف محسوس کرنے لگتا ہے، لہٰذا وہ اسے استعمال کرتا رہتا ہے تاکہ وقتی آرام وسکون سے لطف اندوز ہوتا رہے، اس طرح ایڈکشن ایک طرح کا دائمی مرض ہے جو متعلقہ افراد پر جسمانی اور معاشی طور پر منفی اثرات ڈالتا ہے۔(۱)

ایڈکشن میں منشیات پر انحصار دو طرح کا ہوتا ہے۔

۱۔نفسیاتی انحصار:Psychological Dependence

منشیات کی نوعیت خواہ کوئی بھی ہو یہ انسان کو نفسیاتی طور پر اسیر بنالیتی ہے اس طرح کہ اسکا عادی اسے استعمال کرکے ایک عجیب طرح کی خوشی، مزہ اور راحت محسوس کرتا ہے، اسے ایسا لگتا ہے جیسے اسکے استعمال سے تھکن اتر جاتی ہو اور اسکی بے چینی میں کمی آتی ہو، یہی وہ احساس ہے جو نشہ کے عادی کو مسلسل نشہ استعمال کرنے پر مجبور کرتا ہے اور اسکی طلب اتنی شدید ہوتی ہے کہ اس سے محرومی کی صورت میں وہ خودکشی تک کرسکتا ہے۔

۲۔جسمانی انحصار:Physical Dependence

مسلسل منشیات کے استعمال کے نتیجہ میں انسان جسمانی طور پر اس پر انحصار کرنے لگتا ہے، اس طرح کہ منشیات جسمانی خلیوں کے کام میں بہت سی تبدیلی پیدا کردیتی ہے جسکی وجہ سے یہ ان خلیوں کی ایک ضرورت بن جاتی ہے، اس کے بغیر وہ کام نہیں کرپاتے، چنانچہ اس سے محرومی کی صورت میں اسکا ردعمل سامنے آتا ہے جسکا اثر انسان کے بہت سے اعضا پر پڑتا ہے، جیسے اعصاب، ہڈیاں، نظام ہضم، جلد اور تنفس کا نظام۔

منشیات پر جسمانی انحصار کی کمی یا زیادتی کا انحصار منشیات کے استعمال کی مدت اور اس کی مقدار پر ہوتا ہے اور اسی اعتبار سے اسے چھوڑنے کی صورت میں اسکا ردِعمل ہوتا ہے۔

---

(1) Howad E. Freenan ,Hand book of medicad sociology, Englewood Prerntice Hall 1965 p.127

ایڈکشن سے محرومی کے اثرات:

محرومی کے اثرات withdrawal Symptoms or Abstinence Syndrome سے مراد وہ کیفیت ہے جو نشہ کے عادی کو نشہ چھوڑنے کے نتیجہ میں طاری ہوتی ہے، خواہ یہ چھوڑنا کسی بھی وجہ سے ہو، اختیاری ہو یا اجباری، یہ اثرات دو طرح کے ہوتے ہیں، نفسیاتی اور جسمانی، نفسیاتی اثر یہ ہے کہ انسان ایک عجیب طرح کی بے چینی، بے کیفی اور مایوسی کی کیفیت سے دو چار ہوتا ہے جبکہ جسمانی طور پر وہ پٹھوں میں درد محسوس کرتا ہے، کھانے کی خواہش نہیں رہتی، وزن کم ہو جاتا ہے، دوران خون کا دباؤ کم ہو جاتا ہے، قے اور اسہال جاری ہوتا ہے، اسکے علاوہ بہت زیادہ پسینہ بہتا ہے۔

محرومی کے اثرات کی شدت نشہ کے استعمال کی مدت، خوراک کی مقدار، اسکے علاوہ نشہ کی نوعیت پر ہوتی ہے، اس کے اثرات صرف نشہ کرنے والے تک ہی محدود نہیں رہتے بلکہ خاندان اور معاشرہ پر بھی پڑتے ہیں، اس طرح کہ نشہ کی لت میں گرفتار فرد کے اندر ایک نئ شخصیت جنم لیتی ہے جسے منشیات کا متلاشی Drug seeking behaviour کہتے ہیں، یہ نئ شخصیت اتنی طاقتور ہوتی ہے کہ وہ نشہ کے لئے کچھ بھی کرنے پر مجبور کر دیتی ہے، چنانچہ وہ اپنے خاندان کی ضروریات پر نشہ خریدنے کو ترجیح دیتا ہے، وہ اپنے بیوی بچوں کے ساتھ بدسلوکی پر اتر آتا ہے جو مار پیٹ سے لے کر قتل تک پہنچ سکتا ہے، اسکے علاوہ وہ نشہ کے حصول کے لئے چوری، ڈکیتی، قتل، غرض کوئی بھی جرم بلا تکلف کر سکتا ہے۔

نشہ کی خوراک میں اضافہ:Tolerance

انسانی جسم چونکہ وقت کے ساتھ ساتھ نشہ کا عادی ہوتا جاتا ہے یہی وجہ ہے کہ مطلوبہ کیفیت کے حصول کے لئے منشیات کی خوراک بڑھانی پڑتی ہے، یعنی وقت کے ساتھ ساتھ منشیات کا عادی منشیات کی زیادہ مقدار استعمال کرنے پر مجبور ہوتا ہے، اسکا سب سے بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ جسم میں منشیات کے زہریلے اثرات بڑھ جاتے ہیں اور اس بات کا امکان رہتا ہے کہ بعض اعضا اس کے متحمل نہ ہوں مثلاً تنفس کا نظام، جسکی وجہ سے موت بھی ہو سکتی ہے۔

نشہ کی شدید خواہش:

نشہ کی لت میں گرفتار شخص پر نشہ کی خواہش اس طرح مسلط ہوجاتی ہے کہ وہ اسکے چھوڑنے کا تصور بھی نہیں کر پاتا اور اس سلسلہ میں وہ اپنے آپ کو بے بس پاتا ہے، اسکی دو اہم وجہ ہے، پہلی وجہ یہ ہے کہ نشہ اسے ایک خاص طرح کا سکون، راحت، مزہ اور خوشی فراہم کرتا ہے، دوسرے نشہ نہ کرنے کی صورت میں اسکے جو اثرات ہوتے ہیں اسے برداشت کرنا اسکے لئے بڑا ہی مشکل ہوجاتا ہے، یہ وہ اسباب ہیں جنکی وجہ سے وہ ہر حال میں منشیات حاصل کرنا چاہتا ہے، چاہے اس کے لئے اسے کچھ بھی کرنا پڑے۔

ایڈکشن کا اثر عقل اور نفسیات پر:

اس میں شبہ نہیں کہ نشہ کرنے والا شروع میں ایک طرح کا آرام اور خوشی محسوس کرتا ہے، لیکن بہت جلد یہ اثر ختم ہوجاتا ہے، اس کے بعد وہ بے چینی، قلق، بے بسی، اعصابی اور نفسیاتی تناؤ محسوس کرتا ہے، وہ ایسی آوازیں سنتا اور ایسی چیزیں دیکھتا ہے جسکا خارج میں کوئی وجود نہیں ہوتا، اس کا ذہن خوفناک خیالات کی آماجگاہ بن جاتا ہے، وہ اس قدر خوف ودہشت محسوس کرتا ہے کہ وقتی طور پر پاگل ہوسکتا ہے یا پھر ہمیشہ کے لئے مخبوط العقل۔

چنانچہ کوکین کا عادی ایک طرح کی مظلومیت محسوس کرتا ہے، اسے اوہام گھیر لیتے ہیں جس کے زیر اثر اسے ظلم وستم کے ہولناک مناظر نظر آتے ہیں، اسے ایسی آواز سنائی دیتی ہے جس میں اسے خودکشی کی جانب مائل کیا جاتا ہے یا کسی خاص شخص کو قتل کرنے کے لئے کہا جاتا ہے یا پھر چوری کی ہدایت ہوتی ہے، اسی طرح نشہ باز اپنے عمل میں تشدد کی جانب مائل ہوتا ہے حشیش کا عادی اگر زیادہ نشہ کرنے لگے تو وہ ایک خاص طرح کے جنون کا شکار ہوجاتا ہے جسکی وجہ سے اسکا ذہن خیالات پریشاں کا گڑھ بن جاتا ہے، فہم وشعور کی صلاحیت بری طرح متاثر ہوجاتی ہے جسکی وجہ سے خیالات کی دنیا میں مگن رہنے لگتا ہے، کبھی کبھی اسے لگتا ہے کہ وہ دنیا کا عظیم قائد یا عظیم بادشاہ ہے جس کے گرد لباس کی قید وبند سے آزاد حسین وجمیل دوشیزائیں محو رقص ہیں یا خوبصورت نغمے گارہی ہیں، اسے لگتا ہے کہ وہ واقعی اس دنیا میں موجود

ہے، چنانچہ وہ بھی ناچنے، گانے اور سیٹیاں بجانے لگتا ہے، جبکہ کبھی کبھی وہ ایسی گھٹیا حرکت کر بیٹھتا ہے جسکا عقل وخرد سے کوئی تعلق نہیں ہوتا، کبھی کبھی یہ کیفیت کچھ اور ہی ہوتی ہے چنانچہ وہ انتہائی خوفناک مناظر دیکھتا ہے جسکی وجہ سے اس پر خوف ودہشت طاری ہوجاتی ہے، وہ اپنے آپ کو انتہائی مظلوم و بے بس محسوس کرتا ہے اور اس کے زیر اثر چیختا ہے، آہ وبکا کرتا ہے یا بے تحاشہ روتا ہے۔

جبکہ شراب اگر بڑی مقدار میں پی لی جائے تو اس سے عقل زائل ہوجاتی ہے، نشہ کرنے والا ایک طرح کی جنونی کیفیت سے دوچار ہوجاتا ہے، یہ جنونی کیفیت کئی طرح کی ہوتی ہے جس کا انحصار شراب کی نوعیت، مقدار اور نشہ باز کی حالت وصحت وغیرہ پر ہوتا ہے۔(۱)

ایڈکشن کے نقصانات:

ایڈکشن کے نقصانات بے شمار ہیں، یہ انسان کو بتدریج اس منزل تک پہنچا دیتا ہے جہاں اسکی حیثیت ایک زندہ لاش کی ہوجاتی ہے، منشیات کی وادی میں قدم رکھنے کے بعد انسان ان پانچ چیزوں سے محروم ہوجاتا ہے جس کے بعد کھونے کے لئے اس کے پاس کچھ بھی باقی نہیں رہتا یعنی دین، نفس، عقل، عصمت اور مال، یہی وجہ ہے اسلام نے اسے غیر معمولی اہمیت دی ہے اور اس کے تحفظ وبقا کے لئے اصول وضابطے وضع کئے ہیں۔

نشہ کی وجہ سے جسم کو شدید نقصان پہنچتا ہے، زندگی کی رعنائیاں منہ موڑ لیتی ہیں، صحت برباد ہوجاتی ہے، بہت سے اعضاء جسمانی یا تو ناکارہ ہوجاتے ہیں یا اپنا کام ٹھیک طور پر انجام نہیں دیتے ہیں، سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں مفقود ہوجاتی ہیں، خطرناک قسم کی بیماریاں چمٹ جاتی ہیں، اس طرح نفس اور عقل دونوں ہی ضائع ہوجاتے ہیں، نشہ باز نشہ کی طلب کے ہاتھ اس حد تک مجبور ہوجاتا ہے کہ اس کے سامنے نشہ کی خوراک حاصل کرنے کے علاوہ کسی چیز کی اہمیت نہیں رہتی، چنانچہ وہ اپنا سارا مال ومتاع اس کے حصول کی خاطر صرف کرڈالتا ہے اور پھر

---

(۱) المخدرات آفة العصر: ۲۲۷

جب خرچ کرنے کے لئے کچھ نہیں بچتا تو عزت وعصمت کی باری آتی ہے، اس طرح وہ عصمت اور مال سے بھی محروم ہوجاتا ہے،اس طرح نشہ باز زندگی کے ہر موڑ پر ناکام ہوجاتا ہے اگر تاجر ہو تو اسکا کاروبار ختم ہوجاتا ہے، ملازم ہونے کی صورت میں ملازمت سے بر طرف کردیا جاتا ہے ازدواجی زندگی میں تلخیاں گھل جاتی ہیں، چنانچہ وہ یا تو بیوی سے علحدہ زندگی گذارتا ہے یا پھر طلاق ہوجاتی ہے، وہ اپنے بچوں کی صحیح تربیت نہیں کرپاتا جسکی وجہ سے وہ اکثر ضائع ہوجاتے ہیں، اس طرح نشہ باز بتدریج ایک ایسے ناکام اور گھٹیا انسان میں تبدیل ہوجاتا ہے جسکا معاشرہ میں کوئی مقام نہیں ہوتا ہے۔

نشہ کے نقصانات سے صرف نشہ کرنے والا ہی نہیں بلکہ اسکا خاندان، معاشرہ، تہذیب وثقافت اور معاشرت تک متاثر ہوتی ہے، اس طرح نشہ کی تباہ کاریاں بے پناہ ہیں جن میں اہم حسب ذیل ہیں:

(الف) نفسیاتی اثرات:

نشہ کا سب سے برا اثر انسانی حواس پر پڑتا ہے خاص طور پر دیکھنے، سنے اور سمجھنے کی صلاحیت پر، اسے بہت سے رنگ بکھرے ہوئے نظر آتے ہیں، چیخ وپکار کی آوازیں سنائی دیتی ہیں، اس کے علاوہ وقت اور فاصلہ کے متعلق صحیح اندازہ لگانا دشوار ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ ایسے ڈرائیور جو منشیات کے زیر اثر ڈرائیونگ کرتے ہیں وہ رفتار اور مسافت کے متعلق غلط اندازہ لگا لیتے ہیں جسکی وجہ سے حادثہ کا شکار ہوجاتے ہیں، اس کا سمجھ بوجھ، سوچ اور کردار پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے، نشہ باز کی شخصیت میں گراوٹ اور کردار میں پستی آجاتی ہے، نفسیاتی بے چینی، خوف، قلق اور اندیشہ ہائے دور ودراز اور توہمات اسکا تعاقب کرتے رہتے ہیں، اس نفسیاتی اور عقلی خلل کے نتیجہ میں نشہ باز عام طور پر اپنے آپ کو یا گردوپیش موجود افراد کو نقصان پہنچاتا ہے، کبھی خودکشی کی کوشش کرتا ہے جبکہ کبھی قتل یا عصمت دری جیسے جرائم کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے، خودکشی کا رجحان اس قسم کے افراد میں اتنا زیادہ ہے کہ ایک سروے کے مطابق 36% نشہ باز خودکشی کرلیتے ہیں۔

(ب) عضویاتی اثرات:

نشہ کا اثر انسان کے مختلف اعضا پر بھی پڑتا ہے خاص طور پر قلب، جگر، اعصاب، نظام ہضم اور نظام تنفس وغیرہ اس سے شدید طور پر متأثر ہوتے ہیں، یہ دل کے عضلات کو کمزور اور بڑا کر دیتا ہے، رگوں میں سختی پیدا کرتا ہے، جگر کے عمل میں خلل ڈالتا اور معدہ میں سوزش یا زخم پیدا کرتا ہے جسکی وجہ سے کھانے کی خواہش ختم ہو جاتی ہے اور اگر کچھ کھائیں بھی تو مسلسل قے کی وجہ سے وہ جسم کو نہیں لگتا ہے، اس طرح غذا کی قلت کی وجہ سے اسے بہت سارے امراض پکڑ لیتے ہیں۔

منشیات کے عادی عام طور پر ایک ہی انجکشن باری باری استعمال کرتے ہیں، اسکے علاوہ وہ اپنی بیویاں اور معشوقائیں بھی تبدیل کرتے رہتے ہیں جسکی وجہ سے مختلف امراض ایک سے دوسرے کو منتقل ہوتے رہتے ہیں۔

ان متعدی امراض میں سب سے خطرناک مرض ایڈز ہے، یہ لوگ کثرت سے سگریٹ پھونکتے ہیں، اس کے علاوہ انہیں عام طور پر بے ہوشی کا دورہ پڑتا ہے، اسی حالت میں قے بھی ہوتی ہے جو اکثر سانس کی نالی میں چلی جاتی ہے، اس سے پھیپھڑے پر بہت برا اثر پڑتا ہے اور تنفس کا نظام بالکل چوپٹ ہو جاتا ہے۔

معاشرتی نقصانات:

نشہ کی وجہ سے معاشرہ کو بھی شدید نقصان پہنچتا ہے، اس سے معاشرہ کی بنیادیں ہل جاتی ہیں، اس طرح کہ یہ خاندانی روابط کو ڈھیلا کر ڈالتی ہیں، انسان کی قوت کار متاثر ہو جاتی ہے جسکی وجہ سے پیداوار میں کمی آجاتی ہے، حادثات اور جرائم بڑھ جاتے ہیں، اہم معاشرتی مشکلات جو نشہ کی وجہ سے جنم لیتے ہیں وہ گھریلو جھگڑے، طلاق کی کثرت، بچوں کی کسمپرسی اور خاندانی ڈھانچے کا انہدام ہے، اس کے علاوہ یہ تشدد، عصمت دری، چوری، قتل اور خودکشی کے واقعات کے لئے بھی بڑی حد تک ذمہ دار ہے، نشہ کی وجہ سے موٹر گاڑی، ٹرین اور ہوائی جہاز کے حادثے کثرت سے ہوتے ہیں، چنانچہ ایک سروے کے مطابق فرانس میں 90% گاڑیوں

کے حادثات کا سبب نشہ ہے، انگلینڈ میں عصمت دری کے سب سے زیادہ واقعات نشہ کی وجہ سے ہوئے جبکہ تشدد کے جو واقعات امریکہ میں ہوئے ان میں سے اکثر کا تعلق نشہ سے ہے۔

اقتصادی نقصانات:

منشیات کی تجارت، نشہ اور اسکی وجہ سے پیدا ہونے والے انفرادی و اجتماعی مسائل عالمی سطح پر زبردست چیلنج ہیں، اس حد تک کہ اس نے سارے معاشی ڈھانچہ کو ہلا دیا ہے، چنانچہ اقوام متحدہ کی ایک رپورٹ کے مطابق منشیات کے رسیا دنیا میں تقریباً ۳۰۰ ملین ڈالر سالانہ نشہ پر خرچ کرتے ہیں، منشیات کی روک تھام کے لئے دنیا میں سالانہ کتنی رقم خرچ کی جاتی ہے، اسکا اندازہ اس بات سے کیا جاسکتا ہے کہ صرف امریکہ اس پر 620 ملین ڈالر خرچ کرتا ہے، اسی طرح نشہ کے عادی افراد کے علاج و معالجہ پر تقریبا 200 ملین ڈالر خرچ ہوتا ہے، اس کے علاوہ نشہ سے افراد کے کردار پر بھی گہرا اثر پڑتا ہے، اسکی شخصیت بالکل بدل جاتی ہے، وہ پہلے کی طرح قابل اعتماد نہیں رہتا اور نہ ہی اسکی پیداواری صلاحیت پہلے کی طرح ہوتی ہے، جبکہ اسکے اندر کاہلی اور لاپرواہی پیدا ہوجاتی ہے جسکی وجہ سے اس کی کارکردگی بالکل برائے نام رہ جاتی ہے۔

ایڈکشن کا اخلاق و کردار پر اثر:

منشیات کے استعمال سے شرم وحیا تقریباً رخصت ہوجاتی ہے اور انسان معاشرتی اور اخلاقی قدروں سے بے نیاز ہوجاتا ہے، یہی وجہ ہے کہ نشہ کی حالت میں وہ ایسے ناپسندیدہ الفاظ منہ سے بلا تکلف نکالتا ہے جسکے بارے میں وہ عام حالات میں سوچ بھی نہیں سکتا، اسی طرح کبھی کبھی وہ لوگوں کے سامنے ننگا ہوجاتا ہے یا فحش حرکتیں کرتا ہے یا پھر جنسی جرائم کا ارتکاب کر بیٹھتا ہے اور اس سلسلہ میں اسے بہن یا بیٹی کی بھی تمیز نہیں ہوتی ہے۔

نشہ کے عادی پر نشہ کے حصول کی دھن اس طرح سوار ہوتی ہے کہ اس کے لئے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار رہتا ہے جیسے دھوکہ دہی، چوری، قتل یا عصمت فروشی وغیرہ، یہ لوگ عام طور پر جنسی آزادی کے حامی ہوتے ہیں، وہ دوسروں کو اسکی دعوت دیتے اور خود اس پر عمل کرتے ہیں،

خاص طور پر ماتحتوں کو اس راستہ پر ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں، وہ اپنی بیوی کو بدکاری کے راستہ پر چلنے کی دعوت دیتا ہے یا کھل کر اسکا مطالبہ کرتا ہے تا کہ اس راستہ سے وہ سرمایہ حاصل کر سکے جس کی اسے نشہ کی خریداری کے لئے ضرورت ہوتی ہے، جبکہ کبھی کبھی اس طرح کے لوگ اپنی بہن یا بیٹی کو اس شخص کے حوالہ کرنے سے دریغ نہیں کرتے جو انہیں نشہ کی خوراک فراہم کرتا ہو، بعض اپنے متعلقین کو بھی نشہ کی عادت ڈال دیتے ہیں تا کہ وہ انکے ہر اچھے یا برے مطالبے کو بلا چوں و چرا تسلیم کرتے جائیں۔

اس طرح نشہ باز بتدریج عام انسانوں سے مختلف ہوتا جاتا ہے اور اگر اس کی ساری نہیں تو کم از کم اکثر حرکات شاذ اور غیر معروف نوعیت کی ہوتی ہیں، جن میں جنسی معاملہ سرفہر ست ہے، چنانچہ اکثر نشہ باز فطرت کے خلاف ہم جنس پرستی کی طرف مائل ہوتے ہیں، عالمی سطح پر کئے جانے والے ایک سروے کے مطابق نشہ بازوں کی اکثریت ہم جنس پرستی کا شکار ہوتی ہے، یہ لوگ شاذ جنسی عمل میں لذت محسوس کرتے ہیں، چاہے ہم جنس کے ساتھ ہو یا غیر ہم جنس کے ساتھ، اس کی وجہ سے یہ مختلف طرح کے جنسی امراض کا شکار ہو جاتے ہیں جس میں ایڈز سرفہرست ہے اسکے علاوہ یہ صحت عامہ کو بھی شدید خطرات سے دوچار کر دیتے ہیں۔

ایڈکشن کی علامتیں اور اسکا علاج

عالم انسانیت کو درپیش سنگین مسائل میں سے ایک منشیات کا مسئلہ ہے، اسکا بہترین حل یہی ہے کہ لوگوں کو اس سے دور رکھا جائے لیکن تمام تر احتیاط اور کوششوں کے باجود اگر کوئی بدنصیب اسکی زلف گرہ گیر کا شکار ہو جائے، تو اسے اس سے نجات دلانا بہت اہم ہے تا کہ اس طرح کے افراد معاشرہ کے لئے بوجھ یا خسارہ بننے کے بجائے، دوبارہ معمول کی زندگی کی طرف واپس آئیں اور اپنی ذمہ داریاں ادا کریں۔

منشیات کے عادی کے علاج میں سب سے اہم مسئلہ شناخت کا ہے، یہ شناخت جتنی جلد ہو جائے علاج اتنا ہی آسان ہوتا ہے، اس لئے کہ عادت اگر پرانی اور پختہ ہو جائے تو اسے چھڑانا اتنا ہی دشوار اور مشکل ہو جاتا ہے، منشیات کے عادی کی اہم علامتیں درج ذیل ہیں:

۱۔ روز وشب کے معمولات میں اچانک تبدیلی، خیالی دنیا میں کھو جانا یا ڈرا ڈرا سا رہنا۔

۲۔ مزاج میں چڑچڑاپن اور غصہ، بہت جلد مشتعل ہو جانا یا معمولی باتوں کے لئے جھگڑ پڑنا۔

۳۔ کسی چیز پر توجہ مرکوز نہ کر پانا، تعلیم میں انحطاط اور وقت یا فاصلہ کے اندازہ میں غلطی کرنا۔

۴۔ گھر سے اکثر غائب رہنا، رات دیر گئے واپسی، تنہائی پسندی اور دن کے وقت اونگھنا۔

۵۔ وضع قطع اور شکل وصورت سے لاپرواہی اور زندگی میں انتشار۔

۶۔ اسکول، کالج یا کام کی جگہ سے اکثر غائب رہنا، پھر اسے مکمل طور پر خیر باد کہہ دینا۔

۷۔ ہمیشہ پیسے کا مطالبہ، اسکے لئے طرح طرح کے حیلے بہانے اور دوستوں سے قرض۔

۸۔ کھانے سے بے رغبتی یا وقت پر کھانا نہ کھانا۔

۹۔ غیر معمولی پیاس، نینداور روشنی سے الرجی۔

۱۰۔ چہرہ زرد ہو جانا، آنکھوں کا حلقہ پھیل جانا، وزن میں کمی اور بہت زیادہ پسینہ آنا۔

۱۱۔بعض دوستوں کے ساتھ زیادہ وقت گذارنا، خاص طور پر نئے دوستوں کے ساتھ اور پرانے دوستوں سے دوری یا قطع تعلق۔

۱۲۔اپنے گھر سے یا رشتہ داروں کے گھروں سے بعض قیمتی اشیا کی گم شدگی۔

۱۴۔کسی نشہ آور مادہ کا سامان میں پایا جانا یا ان چیزوں کی موجودگی جنکی نشہ کے وقت ضرورت پڑتی ہے جیسے پائپ اور انجکشن وغیرہ۔

نشہ کا علاج:

نشہ کی عادت پرانی ہو یا نئی، اسکا پتہ چلنے کے بعد سب سے اہم سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اسکا علاج کس طرح کیا جائے؟ نشہ کا مرض انسان کے حواس پر اس طرح چھا جاتا ہے کہ یہ اسے اندر سے توڑ کر رکھ دیتا ہے، اس حد تک کہ اسکی نظر میں منشیات کے علاوہ کسی چیز کی قدر و قیمت باقی نہیں رہتی ہے، اس لئے اسکا علاج دشوار ہونے کے علاوہ صبر آزما بھی ہوتا ہے، اس طرح کے علاج میں درج ذیل چیزوں کی رعایت بہت ضروری ہے:

۱۔ایسے شخص کو لعنت و ملامت بالکل نہ کریں بلکہ اس کے ساتھ ہمدردی کا رویہ اختیار کریں تاکہ مشکل حالت سے نکلنے میں اسے ذہنی طور پر مدد ملے۔

۲۔نرمی اور محبت سے اسکے ساتھ گفتگو کریں اور نشہ سے متعلق معلومات حاصل کریں، اگر وہ تفصیل بتانے میں ٹال مٹول کرے تو اس پر چراغ پا ہونے کے بجائے ڈپلومیسی سے کام لیں۔

۳۔استعمال کئے جانے والے نشہ سے متعلق تفصیل معلوم کریں جیسے اسکا نام، خوراک کی مقدار اور مدت وغیرہ۔

۴۔خون، پیشاب اور لعاب کی طبی جانچ کرائیں تاکہ اس بات کا اندازہ لگایا جاسکے کہ جسم میں نشہ کا زہر کس حد تک پھیل چکا ہے۔

۵۔اُن حالات اور اسباب کا پتہ لگائیں جو نشہ کے محرک بنے۔

علاج کا آغاز:

نشہ کے مریض کے علاج کا مرحلہ انتہائی نازک ہوتا ہے اس لئے کہ اس دور میں

مریض شدید داخلی کشمکش سے گذر رہا ہوتا ہے، لہٰذا یہ بہت ضروری ہے کہ پورا خاندان اس کے ساتھ تعاون کرے، ایسے شخص کو سب سے پہلے طبی مراکز سے رجوع کریں جو نشہ کی عادت چھڑانے کے لئے قائم کئے گئے ہیں یا پھر کسی مناسب ڈاکٹر کی نگرانی میں اسکا علاج کرائیں، اسے برے دوستوں سے دور کریں اور اچھا دوست فراہم کریں تا کہ وہ دوبارہ نشہ کی جانب مائل نہ ہو، اس کے علاوہ اسے کسی کام میں مصروف رکھیں تا کہ اسکا ذہن نشہ کی جانب مائل نہ ہو، اس سلسلہ میں دینی اجتماعات وغیرہ بھی کافی مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

ہندوستان میں نشہ کے علاج کے لئے قائم کئے جانے والے معروف طبی مراکز کے پتے یہ ہیں۔

معروف طبی مراکز:

Andhra Pradesh

1.Ashi Jariti 10-4-5/9/2,IInd Floor
Hyderabad-500028

Bihar

2.Nishedhalya K-188 Kanaker Bagh
Patna 800020
3.Disha Near Rajpur pul, East Boring ,canal
Road PATNA 80001
4.Preventation of Drug Addiction counselling
centre (Kayakalap) sachivalaya colony
Kankar bagh Patna 800020

Goa

5.Ashi Goa Daman and Diu Baranch Asha
Mahal
Taleigao,Goa -403 303
6.Asha Bhavan, 33,Damodem Tivim
P.O Bardez, Goa -403 5025
7.Goa State Branch,
Asha Mahal ,Telegoa
Goa -403 003

Gujarat

8.Naya Rasta Prerana, Mangal Prabhat Trust
Building ,Opp xavier's. High school Ahmedabad
9.Naya Jeevan
Municipal Bal Bhavan Behind paldi Bus stand
Paldi, Ahmedabad-7
10.Ashi-Jilla Panchayat compound
Bhartra, Ahmedabad
11.Nasha Baridi Mandal Bechardas
Hospital, Fordan Road, chakla
Ahmedabad
12.Nasha Bandi Mandal
Surat, Gujarat
13.Nasha Bandi Mandal
Rajkot ,Gujarat
14.De-addiction cum Rehabiliation
centre ,Mangal Prabhat Trust
Building, Mirzapur, Ahmedabad
15.Nashabandi Mandal
Bechardas Hospital Jorden Road
chikla, Ahmedabad

Haryana

16.Counselling centre for Drug
Addicts,Bal Bhavan Near Bus stand
Ambala, Haryana
17.Counselling centre for Drug Addicats
Red cross Bhavan, Near Market
sector- 14,faridabad, Haryana
18.Counselling centre for Drug
Addicts Bal Bhavan, Sector-iv, Gurgaon
Haryana
19.Counselling center for
Drug Addeicts, Bal Bhawan
Kurkshotra Haryana.

20.Counselling centre for
Drug Addicts 231,sector-9 Panchkula 109
Haryana
21.Counselling centre for
Drug Addicts ,Bal Bhavan
Barnala Road, sirsa (Haryana)
22.Red cross counselling centre
for Drug Addicts, Railway Road, Hissar
Haryana
23.Counselling centre for Drug Addicts
Red corss Road Karnal
Haryana
24.Jagriti kendra,Ashi Red cross Bhawan
Rohtak(Haryana)
25.Drug De-addiction centre
Red cross Bhavan
sector-14,Faridabad
Haryana

Karnatka

26.CAIM Treatment and Recovery center ,12km
Bannerghatta Road, Hulimaru village
Bangalore - 560001
27.Crest counselling centre 70 Ist floor ,3rd cross
vivekanand Ghar Bangalore 560,001
28.CAIM Treatment & Recovery
centre ,12 Km Bannerghatta
Road Halimaru village
Bangalore 560001

Kerala

29.Bodhi Hospital
Deaddiction center
Nanthencode Trivandrum 695003

Madhya Paradesh

30.Narjeen,De-addiction center
Gandhi Bhavan ,shyamala Hill,
Bhopal-462002
31.Vyasan Mukti Paramarsh kendra,131/12,
Maharana pratap Nagar secto-2
Bhopal-462002
32.Narjeevan Deaddiction and Rehabilitation center
Gandhi Bhavan Shyamala Hills
Bhopal 462002
33.Navyug Paramarsh kendra
107/3,Shakti Nagar
Bhopal-462003
34.Nasha Mukti Paramarsh
Kendra ,64,Prem Nagar
Gwalior(MP)
35.Jagriti
28,Patna Bhakhal Patni Bazar
Ujjain (M.P)
36.Indian Red society M.P state branch
9,Bibliyani Indore(M.P.)

Mahrashtra

37. Muktangan De-addiction & counselling center
Alanda Road ,yerarada Pune 110064
38.Apaniaya Deaddiction
and Rehibilitation centre ,75, Bhula Bhai
Desai Road Mumbay 400026
39.Lions club of Andheri
Raj Mahal Building ,Floor Andheri(East)
Mumbay-400026
40.Lions club of Gharkopar
lions community Hall
Garodia (East)Mumbay -400007
41.Lions club of Mumbay (East)

Debash Mansion 6,walton Road
Appollo Reclamation
Mumbay-490038
42.Lions club of Mumbay(East)
Subash Mansion 6,Malton Road
Appollo Reclamation Mumbay-490038
43.Muktangan
De- addiction & counselling centre
Alanda Road, yaravada
Pune-410064
44.Seva coucselling centre,Godaveri
Kripa, plot No.169,Gr.floor
Road No.5, Shivaji park
Mumbay-400016.
45.Manas counselling centre
1 Manas clinic Thakar
Niwas ,1st floor opp. Pradhan Traders
Near Thane Rly.station Thane(W)-400602.
46.Manasti yuva Shakti Pratisthan ,Stree-hit
wardhni Building, Near Tilak Bhavan
Kakoaheb Gadgil Marg
Dadar ,Mumbay -400025.

Manipur

47.New life ,Sangaiprous
Airport Road Imphal (Manipur)
48.Awakening House
Manipur Rural Institute
Tera Bazar
Imphal(Manipur)

Mizoram

49.Faith Home (Rinna In)P.O.chiing chhip
Aizwal,796061 (Mizoram)
50.Synod Rescue Home cum
counselling centre C/o syhod office

P.O Aizwal-796001(Mizoram)
51. Social Guidance Agency
counselling and Deaddiction.centre
S.K Roy's Building chrammary west
Aizwal-796007(Mizoram)
52.Faith Home (Rinna in)
P.O. chhing chhip Aizwal(Mizoram)
53.Social Guidance Agency
counselling & De-addiction centre.S.K. Roy's
Building ,chranmary west
Aizwal -796007(Mizoram)

Nagaland

54.Bethesda Youth welfare
counselling centre
P.O. No.39,circular Rd.Dimapur
(Nagaland)
55.Batherda Youth welfare counselling centre
P.O.No,9 circular Road
Dimapur (Nagaland)

Orissa

56.counselling centre for Drug Addicts
At/p.o.Nayagarh-762069.
(Distt.puri)Orissa
57.Counselling centre for
Yoath and social Devealopment,65,Satya Nagar
Bhubaneshwar-751007.
(Orissa)

Panjab

58.Narjivni Guidence centre
B-16,Model Town
Patiala (Panjab)

Rajasthan

59.Opium De-addiction and counselling centre

c/o shana Hostel kutchery Road
Barmer(Rajasthan)
60.Manakalao
De-addiction centre
opium De- addiction Treatment
Training & Reserch trust
P.O. Manakalo
Distt Jodhpur (Rajasthan)
61.Opium Deaddiction and counselling centre,
Subhash Nagar Bhilwara(Rajasthan)
62.Opium De-addiction and counselling centre
Near Bus Stand
Jalore(Rajasthan)
63.Opium De-addiction and counselling centre
Rajdadi-Ji-Ka Nahara
Inside Sojati Gate Jodhpur (Rajasthan)
64.Opium De-addiction and counselling centre
c/o shyam Bhavan Near Hotel Havell
Dhiba pada (Jaisalmer (Rajasthan)

Sikkim

65.ASHI Sikkim Branch
Kazi Road Gangtak
(Sikkim)

Tamil Nadu

66.Arogyam No. 187
Kutchery Road Mylapore
Chennai-600004(T.N.)
67.concern counselling centre,8
venkaraswami street,Panchradi
P.O. chitput Chennai-600031(T.N)
68.T.T.K.Hospital
T.T.Rangnathan clinical Research Foundation
IV,Main Road Indra Nagar Chennai 60020(T.N)

Tripura

69.Jagirriti counselling centre
Preagati Road warishnan Nagar
Agartala(Tripura)

Uttar Pardesh

70.Nercentna,B.B. Ravindra puri,
varanasi-5.(U.P)
71.Narchetna 1/18, Shastri Nagar
Ghazipur(U.P)
72.Narchetna svemi viveknand
Hospital , Bhelupur crossing
Varanasi(U.P.)
73.Jagriti counselling centre,Rani Hotel
Building Begum Bridge
Meerut-250001.(U.P.)
74.Prabhat counselling centre
1-14Lawyer colony Agra(U.P)
75.Nav chetna swim Vivakanad Hospital Bhelpur
crossing Varanasi(U.P.)
76.Nav chetna 8-x
Ravindra puri Varanasi(U.P.)
77.Prabhat De-addiction centre
1-14 Lawyer colony Agra(U.P.)

West Bengal

78.Nabayan 39-c Sadanand Road
Colkata -700026
79.Vivak vidhan counselling center
25/1-A D.H Road Behala
Colkata-34.
80.Day Care Counselling Center
Eliot Road Plot No.13
Colkata-700017.
81.IPER Antil Drug Centre

27, Circus Avenue
Colkata-700017
82.Disaree 14,Parasibagan
Lane Calcutta-700009
83.Vivek Vidhan Counselling Centre
25/I.A. D.H.Road,Behala
Colkata-700034
84.Drug Counselling Centre
7,Bipin Pal Road
Colkata-700026

UTS - Chandigarh

85.YMCA Drug Counselling Centre,
Sector-11-B,
Chandigarh-160 011.(U.T.)
86.Tujanvan
Scr-31st floor,sec 34c
Chandigarh 160022

Pandicherry

87.Arunodayam
H.No.185, Mahatma Gandhi Road
Pandicherry.
88.Centre for Treatment & Counselling
of Alchohalics Anglo French Textile
Compound,Paodicherry

New Delhi

89. Drug De-addiction -cum
Rehabilitation centre
Rz-72/5,A Mohan Nagar New Delhi
90.Dr.Vidya Sagar
Kaushalaya Devi Memorial Trust
Nehru Nagar New Delhi.
91."I ILag Ghar"Association for social Health in
India

H.No.7783/1 chamellon Rd.
New Delhi
92.Iandian centre for De-addiction &
Rehabilitation
centre ,Near local Spoken copmlex
community centre ,DDA
Slum & J.J.colony Kalkaji, New Delhi
93.Jamia counselling centre
Jamia Millia jamia nagar
New Delhi -110025
94."Jagriti"
15/31-32,Trilokpuri Delhi
95."Jagriti"Goenka Road
Near Roshanara Road, Delhi
96.Mirand House counselling Delhi University
Delhi- 110007
97.Roshi Ianformation Education and
counselling
centre for preventation of Drug Abuse
c/o Home Economic Education
society ,J-Block ,South Ext .Fart1,Ring Road
New Delhi
98.Roshni c/o sikh women Association DDA
Building,Tilak vihar New Delhi
99.Mahashwara 4021,pocket iv sector D,
Vasant Kunj, New Delhi
100.Abhay De-addiction cum Rehablition centre
Aruna colony Majnu Ka Tilla Delhi
101.Ashiana Drug De-addiction centre NDMC poly
clinic Saheed Bhagat Singh, Marg New Delhi
102.Abhay -1counselling centre ,c3 Block Mkt.
vasant vihar New Delhi-110017

103.Abhay conunselling centre for Drug
De-addiction community Hall ,Holly
Family Hospital Okhla
New Delhi-110025
104."Jagrti"2055Kali Masjid,
Turkaman Gate Delhi -110006
105."Jagrti"4,Deen Dayal
Upadhyaya Marg
New Delhi-110002
106."Jagriti"Near Filmasten chamelion Road
Delhi -110005.
107."Jagriti B-9/65 DDA flats Inderlok
Delhi-110035.
108.Ashiana counselling centre ,70,vaishali
Pitampura, Delhi
109.Ankush counselling centre
,D-1/21,Janakpuri
Delhi

باب نہم ﴿9﴾

مُنشِّیات کے سدِّ باب کے لئے کی جانے والی کوششیں

منشیات کے سدِّ باب کے لئے کی جانے والی کوششیں

منشیات کی روک تھام اور عالم انسانیت کو اس سے درپیش خطرات کے سد باب کے لئے انیسویں صدی کے وسط تک کوئی بین الاقوامی قانون موجود نہیں تھا، ہر ملک اس سے اپنے طور پر نمٹتا تھا، یہی وجہ ہے کہ بعض ممالک نے جہاں اپنی قوم کو اس سے دور رکھنے کے لئے سخت ترین اقدامات کئے ہیں بعض نے مادی فوائد کے لئے اسے رواج دیا، خاص طور پر استعماری ممالک جس میں پرتگال ،فرانس اور برطانیہ سرفہرست ہیں ،انہوں نے دنیا میں منشیات کو پھیلانے کے لئے خطرناک مافیا کا جو کردار ادا کیا ہے وہ تاریخ کا سیاہ باب ہے ،بہرحال منشیات سے متعلق بین الاقوامی سطح پر قانون سازی کا محرک امریکہ بنا اس طرح کہ وہاں خانہ جنگی (1861-1865ء) کے دوران زخمی ہونے والے سپاہیوں کو تکلیف میں کمی کے لئے مورفین فراہم کی گئی جسکے بعد یہ نشہ کے لئے استعمال کی جانے لگی اور لوگ اسے کثرت سے استعمال کرنے لگے، امریکہ نے اسکی سنگینی کو محسوس کرتے ہوئے افیون اور اس کے مشتقات سے درپیش خطرات کو روکنے کے لئے ایک بین الاقوامی کانفرنس منعقد کرنے کا فیصلہ کیا ،یہ کانفرنس 1909ء میں شنگھائی میں منعقد ہوئی جس میں تیرہ ممالک کے نمائندے شریک ہوئے ، بعد میں یہ کانفرنس Opium commission کے نام سے معروف ہوئی ،اس کانفرنس کے بعد بین الاقوامی سطح کے درج ذیل معاہدے ہوئے جنکا مقصد منشیات کے چیلنج سے نمٹنا ہے:

لاہائی ایگریمنٹ (ہالینڈ) 1912ء

جینوا ایگریمنٹ 1925ء

جینوا ایگریمنٹ 1931ء

جینوا ایگریمنٹ 1936ء

پروٹوکول پیرس	1948ء
پروٹوکول نیویارک	1953ء
اقوام متحدہ، نیویارک	1961ء
پروٹوکول اقوام متحدہ، سوئیزرلینڈ	1971ء
فینا ایگریمنٹ	1988ء

منشیات کے سدباب کے لئے تمام ممالک میں مستقل شعبہ قائم ہے جو وزارت داخلہ کے تحت کام کرتا ہے، اس کے علاوہ ایسی کئی تنظیمیں عالمی سطح پر قائم ہیں جنکا کام منشیات کے پھیلاؤ کو روکنا ہے، ان میں قابل ذکر یہ ہیں:

۱۔کمیٹی برائے منشیات:

یہ فنی ماہرین پر مشتمل تنظیم ہے جو اقوام متحدہ کے تحت کام کرتی ہے، اسکا قیام 1946ء میں عمل میں آیا، یہ کمیٹی ہی اس بات کا فیصلہ کرتی ہے کہ کن چیزوں کو منشیات کی فہرست میں درج کیا جائے۔

۲۔شعبہ منشیات:

یہ ادارہ کمیٹی برائے منشیات کے سکریڑی کے طور پر کام کرتا ہے۔

۳۔ادارہ برائے عالمی نگرانی:

یہ ادارہ منشیات سے متعلق ہونے والے معاہدہ 1961ء کے تحت قائم کیا گیا، اس کا کام منشیات سے متعلق سرگرمیوں پر بین الاقوامی سطح پر نظر رکھنا ہے۔

۴۔اقوام متحدہ فنڈ:

اس کا قیام 1995ء میں عمل میں آیا، یہ ممبر ممالک کو منشیات کے سدّ باب کے لئے مالی مدد فراہم کرتا ہے، اس کے علاوہ ایسے غریب ممالک جو معاشی طور پر منشیات کی زراعت پر کسی حد تک انحصار کرتے ہیں انہیں اس کی زراعت نہ کرنے سے جو مالی نقصان ہوسکتا ہے یہ اس کی پابجائی کے لئے سرمایہ فراہم کرتا ہے۔

۵۔انٹرپول:

اس کا قیام 1923ء میں عمل میں آیا، اسکا مقصد جرائم کی روک تھام میں ممبر ممالک کی مدد کرنا ہے، 1970ء میں اس میں ایک نیا شعبہ قائم کیا گیا جسکا کام بین الاقوامی سطح پر منشیات کے خاتمہ کے لئے کام کرنا اوراس سے متعلق مجرموں کے پکڑنے میں ممبر ممالک کی مدد کرنا ہے۔

۶۔ FHO اور WHO :

مذکورہ تنظیموں کے علاوہ اقوام متحدہ کے اور کئی ادارے ہیں جو بالواسطہ طور پر منشیات کے سدّ باب کے لئے کی جانے والی کوششوں میں تعاون کرتے ہیں جیسے غذا اور زراعت سے متعلق ادارہ FAO اسی طرح ادارہ عالمی صحت WHO وغیرہ۔

اقوام متحدہ کی جانب سے 26 جون کو ہر سال منشیات کے خلاف عالمی دن کے طور پر منایا جاتا ہے، اس موقع سے اقوام متحدہ کے جنرل سکریٹری دنیا کو منشیات سے درپیش خطرات کا مقابلہ کرنے کی دعوت دیتے ہیں، اسکے علاوہ منشیات کے خلاف لوگوں میں بیداری پیدا کرنے کے لئے خصوصی پروگرام منعقد کئے جاتے ہیں۔(۱)

منشیات سے متعلق آخری جامع معاہدہ 1961ء میں ہوا، 1971ء میں اس میں بعض جزوی تبدیلیاں کر کے اسے مزید مؤثر اور کارکرد بنانے کی کوشش کی گئی ہے، ان معاہدات کا مقصد بین الاقوامی سطح پر منشیات کی زراعت، تجارت اور نقل وترویج پر پابندی لگانا ہے، اسکے لئے اقوام متحدہ ممبر ممالک کی کارکردگی پر نظر رکھتا ہے اور اس سلسلہ میں کوتاہی یا غفلت کی صورت میں اس پر سرزنش بھی کرتا ہے، اس طرح منشیات کے سدباب کے لئے بین الاقوامی سطح پر زبردست کوششیں جاری ہیں، اسکے نقل وحمل اور ترویج واشاعت پر تمام ممالک میں سخت ترین سزائیں دی جاتی ہیں جن میں سزائے موت بھی شامل ہے، اس کے باوجود یہ لعنت بدستور پھل پھول رہی ہے، منشیات کے مسئلہ کی سنگینی کا اندازہ اقوام متحدہ کی اس رپورٹ سے کیا جاسکتا ہے جس کے مطابق دنیا میں اس وقت 180 ملین افراد مختلف طرح کے منشیات کے عادی ہیں، گویا دنیا کی آبادی کا 3% نشہ کی لعنت میں گرفتار ہے، اسکی تفصیل یہ ہے:

---

(۱) المخدرات ،التجارة المشروعة وغير مشروعة

133 ملین گانجا

20 ملین نشاط انگیز ممنوعہ ٹابلیٹس

14 ملین کوکین

13 ملین افیون اور اسکے مشتقات جیسے ہیروئین، مورفین وغیرہ۔(۱)

منشیات کی تجارت سے ہونے والے بے پناہ فائدوں نے اسے اتنا پرکشش بنا دیا ہے کہ لوگ اس راستہ میں درپیش موت کے امکانی خطروں کی بھی پرواہ نہیں کرتے، اس سے بڑے بڑے مافیا جڑے ہوئے ہیں، ان مافیا تنظیموں کی طاقت اور وسعت کا اندازہ اس بات سے کیا جا سکتا ہے کہ ''پابا،، جسکا شمار منشیات کی فہرست میں درج دواؤں میں ہوتا ہے اور جو غریبوں کی ہیروئین کے نام سے معروف ہے، اسکی تیاری اور ترویج سے جڑا ہوا مافیا جو میمنار میں سرگرم ہے اس کے پاس مسلح فوجیوں کی تعداد 20,000 ہے یہ تنظیم مذکورہ مواد برطانیہ، فرانس، آئرلینڈ، ملیشیا، ہانگ کانگ اور بنکاک کو برآمد کرتی ہے، اس کے پاس 50,000 سے زیادہ فیکٹریاں ہیں ان میں سے ہر ایک کی صلاحیت روزانہ ایک لاکھ سے زیادہ ٹابلیٹ تیار کرنے کی ہے، حکومت میمنار نے جب بیرونی دباؤ کے تحت اس تنظیم پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تو اس نے اپنے قائد ''وی ہسیو کانج،، کی قیادت میں حکومت کے خلاف جنگ چھیڑ دی، یہ جنگ چار سال تک جاری رہی اور بالآخر حکومت کو مجبور ہو کر 1990ء میں بعض شرائط پر صلح کرنی پڑی، اس کے بعد اس تنظیم کا قائد ''وی ہیسو کانج،، مزید طاقتور ہو گیا، تھائی لینڈ کی حکومت نے اسے غائبانہ طور پر موت کی سزا سنائی ہے اور امریکہ کی جانب سے اسے پکڑوانے پر دو ملین ڈالر کا انعام ہے لیکن اس کے باوجود وہ اپنے کام میں مصروف ہے، اس لئے کہ جدید ترین اسلحہ سے لیس فوج ہر وقت اس کے دفاع کو تیار رہتی ہے۔(۲)

---

(۱) اخبار "الخليج،، -23-01-2001 الشارقة

(۲) اخبار، "الاتحاد" 24-02-2001 ابو ظبی

منشیات کا چیلنج اور اسلام

منشیات کا مسئلہ ان چند عالمی مسائل میں سے ایک ہے جسکی سنگینی وقت کے ساتھ ساتھ بڑھتی ہی جارہی ہے، اس کے سدّ باب کے لئے اب تک جتنی بھی کوششیں کی گئی ہیں، ان میں سے کسی کو بھی کوئی خاص کامیابی نہیں ملی ہے اور یہ بدستور انسانی سماج کے لئے رستا ہوا ناسور بنا ہوا ہے، اسلام جو کہ جامع نظام حیات ہے اس میں اس مسئلہ کا حل موجود ہے، اگر اس کی تعلیمات سے صحیح انداز میں استفادہ کیا جائے تو اس لعنت کا خاتمہ ہوسکتا ہے، اس سلسلہ میں اسلامی تعلیمات میں درج ذیل چیزیں قابل ذکر ہیں :

۱۔ منشیات کی حرمت

۲۔ دنیاوی اور اُخروی سزا

۳۔ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر

۴۔ عبادات

منشیات کی حرمت :

اسلام نے منشیات کی تمام قسموں کو حرام کیا ہے خواہ وہ الکحل پر مشتمل ہوں یا نہ ہوں، اسی طرح وہ مصنوعی ہوں یا طبعی، اس کے علاوہ منشیات کی فہرست میں درج مضرادویہ بھی حرام ہوں گی؛ کیونکہ یہ ان چیزوں کو نقصان پہنچاتی ہیں جنکا تحفظ شریعت کا بنیادی مقصد ہے، یعنی دین، نفس، مال، عقل اور نسل، لہٰذا ہر وہ چیز جو کسی بھی اعتبار سے ان چیزوں کے ضیاع کا ذریعہ بنے یا اسے نقصان پہنچائے حرام ہوگی۔

منشیات کے خلاف عالمی سطح پر کی جانے والی کوششوں کو خاطر خواہ کامیابی نہ ملنے کی اہم

وجہ یہ ہے کہ یہ صرف غیر الکحلی منشیات سے متعلق ہیں شراب کو اس سے مستثنیٰ رکھا گیا ہے، حالانکہ شراب کی تباہ کاریاں دیگر منشیات سے کسی طرح کم نہیں ہیں، اس کے بارے میں عالمی ادارہ صحت نے جو رپورٹ شائع کی ہے اس کے مطابق 2000ء میں شراب کی وجہ سے سات لاکھ پچھتر ہزار افراد موت کا شکار ہوئے اور ساڑھے انیس ملین معذور ہو گئے۔

شراب کی تباہ کاریوں کا احساس اب مغربی ممالک کو بھی ہونے لگا ہے، چنانچہ اس کے تدراک کے لئے 1995ء میں پیرس میں یورپی برادری کی میٹنگ ہوئی اور پھر اس کے بعد اسکاٹ لینڈ میں دوسری میٹنگ ہوئی جس میں کینیڈا اور امریکہ کے بشمول 51 ممالک شریک ہوئے، اس میٹنگ میں شراب کی وجہ سے معاشرہ کو ہونے والے نقصانات کا جائزہ لیا گیا اور اس کے تدارک کے طریقہ پر غور کیا گیا۔(۱)

اسلام نے نہ صرف یہ کہ منشیات کی تمام قسموں کو حرام قرار دیا ہے بلکہ اس سے متعلق کسی بھی طرح کے تعلق کو ممنوع قرار دیا ہے، چنانچہ منشیات کی کاشت، تیاری، نقل وحمل، تجارت، اس کا حساب وکتاب یہاں تک کہ ایسی محفل میں شرکت تک حرام ہے جہاں منشیات استعمال کی جاتی ہوں۔

دنیاوی اوراخروی سزا:

انگور سے تیار شدہ شراب خواہ کسی بھی مقدار میں پی جائے اس کی سزا حد ہے جو کہ 80 کوڑا ہے، اس کے علاوہ دیگر نشہ آور مادہ کے استعمال سے اگر نشہ آجائے تو اس کی سزا تعزیر ہے جو حالات کے اعتبار سے کم یا زیادہ ہوسکتی ہے یہ تو دنیاوی سزا ہے، اُخروی سزا اس کے علاوہ ہے جس کی تفصیل اس سے قبل ذکر کی جا چکی ہے، لہذا دنیاوی سزا سے اگر کوئی شخص بچ بھی جائے جب بھی آخرت میں سزا کا خوف انسان کو منشیات سے دور رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

امر بالمعروف ونہی عن المنکر :

امر بالمعروف اور نہی عن المنکر، مسلم معاشرہ کو برائیوں سے محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے، اس کی اسی اہمیت کی وجہ سے قرآن میں خاص طور پر اسکی تاکید کی گئی ہے۔

---

(۱) اخبار ''البیان'' دبئی 18-02-2001

وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ. (۱)

تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جولوگوں کو اچھائیوں کی طرف بلائے اور برائیوں سے روکے۔

كُنتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ. (۲)

تم لوگوں کے درمیان بہترین امت ہواس لئے کہ تم اچھائی کا حکم دیتے ہو اور برائی سے روکتے ہو۔

وَالْمُؤْمِنُونَ وَالْمُؤْمِنَاتُ بَعْضُهُمْ أَوْلِيَاءُ بَعْضٍ يَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ .(۳)

مومن مرداور مومن عورتیں ایک دوسرے کے دوست ہیں، وہ ایک دوسرے کواچھائیوں کا حکم دیتے ہیں اور برائیوں سے روکتے ہیں۔

عن النبیﷺ قال: مثل القائم فی حدود الله والواقع فيها كمثل قوم، استهموا على سفينة، فاصاب بعضهم أعلاها وبعضهم اسفلها. فكان الذی فی أسفلها اذا استقوا من الماء مروا على فوقهم فقالو :لو انا خرقنا فی نصيبنا خرقا ولم نؤذ من فوقنا ؟ فان تركوهم وما ارادوا هلكوا جميعا وإن أخذوا على ايديهم نجوا ونجوا جميعا. (۴)

نبی کریمؐ نے فرمایا: اللہ کے حدود پر قائم رہنے والوں اور اس میں واقع ہونے والوں کی مثال ایسی ہی ہے جیسے کوئی قوم کشتی میں سفر کر رہی ہو،اس میں کچھ لوگ اوپری منزل پر ہوں اور کچھ نیچے ، نیچے والے اپنی پانی کی ضروریات اوپر سے لاکر پوری کرتے ہیں، نیچے والوں کے دل میں یہ خیال آیا کہ اگر وہ کشتی میں نیچے سوراخ کر کے پانی حاصل کر لیں تو اوپر جانے کی زحمت سے بچ جائیں گے ،اب اگر اوپر والے انہیں ایسا کرنے دیں تو ظاہر ہے سب ہلاک ہوجائیں گے اور اگر اس سے روک دیں تو سب بچ جائیں گے۔

---

(۱) سورة آل عمران :۱۰۴
(۲) سورة آل عمران :۱۱۰
(۳) سورة التوبة :۷۱
(۴) سنن الترمذی :۲۱۷۴

عن قيس بن أبي حازمؓ قال: قال أبوبكر ، بعد أن حمدالله وأثنى عليه: يا ايها الناس! انكم تقرؤون هذه الآية وتضعو نها في غير موضعها.'' يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُواْ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْ لاَ يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا اهْتَدَيْتُمْ ،، (۱)

قیس بن ابی حازم نے بیان کیا کہ ابوبکرؓ نے اللہ کی حمد وثنا کے بعد فرمایا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو'' اے ایمان والوتم اپنی فکر کرو اس لئے کہ دوسرے کی گمراہی تمہیں نقصان نہیں پہنچائے گی اگر تم سیدھے راستے پر گامزن رہے''اوراس کا غلط مطلب اخذ کرتے ہو۔

وإنما سمعنا رسول اللهﷺ يقول! "ان الناس اذا رأوا الظالم فلم يأخذوا على يد يه، أوشک ان يعمهم الله بعقاب ،، وإني سمعت رسول اللهﷺ. يقول:"مامن قوم يعمل فيهم بالمعا صي، ثم يقدرون على أن يغيروا ولا يغيرون ، الا يوشک أن يعمهم الله بعقاب"(۲)

میں نے رسولﷺ سے سنا ہے کہ لوگ اگر ظلم کو دیکھ کر اسکا ازالہ کرنے کی کوشش نہ کریں تو وہ اللہ کے عمومی عذاب کے مستحق ہونگے ، میں نے رسول اللہﷺ سے یہ بھی سنا ہے کہ کوئی ایسی قوم نہیں ہے جس میں گناہ کا ارتکاب کیا جاتا ہواور وہ اس کے ازالہ پر قادر ہوں پھر بھی ایسا نہ کریں تو ان پر اللہ کا عمومی عذاب نازل ہوگا۔

مسلم معاشرہ کی یہ اجتماعی ذمہ داری ہے کہ وہ برائیوں اور شر وفساد کو اپنے یہاں پھیلنے سے روکیں اور اس کے ازالہ کے لئے ہر ممکن ذرائع سے استفادہ کریں جیسے وعظ ونصیحت، تعلیم وتربیت اور دیگر قانونی کاروائیاں ،اس سلسلہ میں والدین اور خاندانی بزرگوں کا کردار بڑا ہی اہم ہے،اس طرح کہ وہ بچوں کی صحیح خطوط پر تربیت کے علاوہ ان کی داخلی وخارجی سرگرمیوں پر نظر رکھ کر انہیں منشیات کے خطرات سے محفوظ رکھ سکتے ہیں۔

اس طرح امر بالمعروف ونہی عن المنکر مسلم معاشرہ میں منشیات کے پھیلاؤ کو روکنے میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے۔

---

(۱) سورة المائدة:۱۰۵ (۲) سنن أبي داؤد :۴۳۳۸

تعلق باللہ اور عبادات:

اسلام میں عبادت کا ایک خاص نظام ہے جو انسان کو ذہنی سکون اور اطمینان قلب کی نعمت عطا کرنے کے علاوہ اس میں نظم وضبط پیدا کرتا ہے، یہ احتساب آخرت کے تصور کو تقویت دیتا ہے جس سے نفس پر قابو پانے میں مدد ملتی ہے اور انسان مادہ پرستی کے شر سے محفوظ رہتا ہے جو بہت سی برائیوں کی جڑ ہے، اس کے علاوہ یہ بندہ کا تعلق خالق حقیقی سے مضبوط کرتا ہے جس کی وجہ سے انسان کے لئے یہ آسان ہوجاتا ہے کہ سخت ترین حالات میں بھی صراط مستقیم پر قائم رہے اور مایوس ہونے یا کوئی غلط راستہ اختیار کرنے کے بجائے اللہ پر بھروسہ رکھے، اس کا دل اس یقین سے معمور رہتا ہے کہ مشکلات کی رات کتنی ہی اندھیری اور طویل ہو، اسے ہر حال میں گذر جانا ہے اور ایک روشن صبح کی آمد یقینی ہے۔''إنّ مع العسر یُسرا'' لہٰذا وہ اپنے مسئلہ کے حل کے لئے حقیقی مشکل کشا اللہ تعالی سے رجوع کرتا ہے، خود رسول اللہؐ کا یہ طریقہ تھا کہ جب بھی آپ ﷺ کو کوئی مشکل درپیش ہوتی تو آپ اس کے حل کے لئے دعاؤں کا سہارا لیتے؛ چنانچہ احادیث میں ایسی بہت سی دعائیں منقول ہیں:

عن أبی هریرةؓ ،أنَّ النبیﷺ کان إذا أهمه الأمر رفع راسه إلی السَّماء فقال:''سبحان الله العظیم'' وإذا اجتهد فی الدّعاء قال :''یاحیّ یا قیّوم . (۱)

ابو ہریرہؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہؐ کو جب بھی کوئی اہم معاملہ درپیش ہوتا تو آپؐ آسمان کی جانب سر اٹھاتے اور فرماتے: سبحان اللہ العظیم اور جب بھی دعا میں زیادہ کوشش کرتے تو فرماتے: یاحی یا قیوم۔

اللّٰهمّ برحمتک أرجو فلا تکلنی إلی نفسی طرفة عین واصلح لی شأنی لاالٰه الاانت. (۲)

اے اللہ تیری رحمت کا خواستگار ہوں ؛ لہٰذا مجھے میرے نفس کے سپرد نہ کر، چاہے ایک لمحہ کے لئے، میرے حالات کو درست فرمادے، تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے۔

---

(۱) الأذکار للنووی :۱۰۲ (۲) الأذکار للنووی:۱۰۲

اس کے علاوہ نماز کی پابندی اور مسجد سے ربط و تعلق سے جہاں وقت کی حفاظت ہوتی ہے وہیں یہ انسان کو غلط راستوں کی طرف متوجہ ہونے سے روکتا ہے۔

إنّ الصلٰوة تنهیٰ عنِ الفحشاء والمنکر (۱) نماز انسان کو فواحش و منکرات اور دیگر برائیوں سے بچاتی ہے۔

اس طرح اسلام میں عبادتوں کا نظام بھی انسان کو منشیات سے محفوظ رکھنے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

---

(۱) سورۃ العنکبوت :۲۹

باب دہم ﴿10﴾

مُنَشِّیات سے بچاؤ کا طریقہ

منشیات سے بچاؤ کا طریقہ

کہا جاتا ہے کہ پرہیز علاج سے بہتر ہے، منشیات کے معاملہ میں یہ سو فیصد صحیح ہے، اس لئے کہ کبھی کبھی اس کا ایک دو تجربہ ہی ہمیشہ کے لئے جان کا روگ بن جاتا ہے، ایسا روگ کہ زندگی کی ساری بازی ہارنے کے بعد بھی انسان اس سے ربط وتعلق توڑنا نہیں چاہتا۔

گو ہاتھ میں جنبش نہیں آنکھوں میں تو دم ہے
رہنے دو ابھی ساغر ومینا میرے آگے

یہی وجہ ہے کہ منشیات کے سدّ باب میں پرہیز کو عالمی سطح پر کافی اہمیت دی جاتی ہے، انگریزی میں اس کے لئے Prevention کا لفظ مستعمل ہے، اصطلاح میں اس سے مراد وہ احتیاطی تدبیریں ہیں جو لوگوں کو منشیات سے دور رکھنے کے لئے اختیار کی جاتی ہیں، اس کے تحت بہت سی چیزیں آتی ہیں جیسے خاندان، مذہب، تعلیمی ادارے، انجمنیں، میڈیا اور علمی تحقیقات وغیرہ، البتہ اس سلسلہ میں سب سے اہم کردار خاندان اور مذہبی عوامل کا ہے۔

خاندان:

خاندان معاشرہ کی بنیادی اکائی ہے،. یہ بچوں کے بگڑنے یا سنورنے میں انتہائی اہم کردار ادا کرتا ہے، لہٰذا یہ منشیات سے بچاؤ اور اس سے روک تھام میں بھی اہم کردار ادا کرسکتا ہے، اس طرح کہ ہر خاندان بچوں کی تربیت صحیح خطوط پر کرنے کا اہتمام کرے، انہیں غلط اور برے کام جیسے چوری، جعلسازی، خاص طور پر منشیات کی تباہ کاریوں اور اس کے بدترین انجام سے واقف کرائے، اس کے علاوہ یہ بات بھی ان کے ذہن نشین کرائی جائے کہ منشیات کے استعمال کے علاوہ نقل وحمل اس کی تجارت یہاں تک کہ اس سے متعلق افراد کے ساتھ کسی بھی طرح کے تعاون کا انجام انتہائی برا ہے، ہر خاندان کو اس کے علاوہ درج ذیل چیزوں کا خیال رکھنا چاہئے۔

☆ ٹیلی ویژن:

ٹی وی پر آجکل جس طرح کے پروگرام آرہے ہیں اگراس میں مفید اور مضر کا تناسب دیکھا جائے تو یہ 25% اور 75% کا ہے اور المیہ یہ ہے کہ 25% پروگرام جسے بس غیر مضر کہا جاسکتا ہے لوگ اس کے بجائے عام طور پر اس 75% کی جانب مائل ہوتے ہیں جو ہر طرح نقصاندہ ہے، اس طرح واقعہ یہ ہے کہ ٹی وی کی حیثیت اس سرچشمہ کی ہوگئی ہے جس سے ہمہ وقت فواحش ومنکرات کا سیلاب امنڈتا رہتا ہے، اس سلسلہ میں مشکل یہ ہے کہ بہت ہی کم خاندان ایسے ہیں جو اس کے شر سے محفوظ ہیں، ورنہ یہ بلاتفریق ہر گھر میں موجود ہے، خاندان والے اگراس سے پیچھا نہیں چھڑاسکتے تو کم ازکم ان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ صرف ایسے پروگرام بچوں کو دیکھنے دیں جو انکی عمر کے اعتبار سے مناسب ہوں، انہیں ایسے پروگرام ہرگز نہ دیکھنے دیں جس میں منشیات کے استعمال پر مشتمل مناظر ہوں، اس لئے کہ یہ بچوں میں موجود فطری تجسس کو ہوا دیں گے اور پھر ہوسکتا ہے کہ وہ جانکاری کے لئے اسکا تجربہ کرنے کی کوشش کریں اور اس راستہ پر چل پڑیں جسے کوئی اپنے جگر گوشہ کے لئے پسند نہیں کرتا۔

☆ گھریلو ماحول:

خاندان کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنے افراد کے درمیان شفقت ومحبت اور تعاون وہمدردی کی فضا قائم رکھیں، شریک حیات کے انتخاب کے وقت ان چیزوں کو پیش نظر رکھیں اور ہر ممکن کوشش کریں کہ میاں بیوی کے درمیان الفت ومحبت اور ایثار وقربانی کے جذبہ سے بھرپور رشتہ پروان چڑھے، بچوں کے معاملہ میں والدین ایسے رویہ سے احتیاط کریں جس سے ان پر منفی اثر پڑسکتا ہو جیسے ہر وقت ان کے پیچھے لگا رہنا، انتہائی سختی یا نرمی، تحقیر آمیز رویہ، اور ان سے لاپرواہی یا بے اعتنائی وغیرہ، خاندانی جھگڑے خاص طور پر والدین کی آپسی ناچاقی سے جہاں تک ہوسکے بچوں کو دور رکھیں اس لئے کہ اسکا ان کے سلوک وکردار پر بہت ہی گہرا اثر پڑتا ہے۔

☆ بیرون ممالک قیام:

بعض مواقع پر بچوں کو اعلیٰ تعلیم یا کام کے لئے دوسرے ممالک بھیجنا پڑتا ہے جہاں کا

ماحول، تہذیب وتمدن اورطرز زندگی کبھی کبھی ہماری تہذیب وثقافت کے بالکل مغایر ہوتی ہے، لہذا یہ بہت ضروری ہے کہ بچوں کو اپنے دین ومذہب اور تہذیب وثقافت کی اہمیت سے واقف کرایا جائے اور یہ چیز اس طرح انکے ذہن نشیں کرادی جائے کہ وہ اس سے کسی بھی حالت میں دست بردار نہ ہوں، اسی طرح ان میں دوراندیشی، احتیاط اور صبر کا مادہ پیدا کرنا بھی ضروری ہے تا کہ وہ ہر پیش آنے والے چیلنجوں کا خوش اسلوبی سے سامنا کرنے کے قابل ہوں اور جس مقصد سے گئے ہیں اس پر نظر رکھیں۔

☆ساتھیوں کا انتخاب:

خاندان کے لئے یہ بھی ضروری ہے کہ وہ دوستوں کے انتخاب میں بچوں کا تعاون کریں، انہیں اچھے اور برے دوستوں کی خصوصیات سے واقف کروائیں، دوستوں کے ساتھ جو بھی اجتماعی سرگرمیاں ہوں اس پر نظر رکھیں، بچوں کے تمام دوستوں کے کردار، خاندانی پس منظر اور لوگوں کے درمیان انکی حیثیت عرفی کے بارے میں معلومات حاصل کریں، اسی طرح پڑوس اور محلّہ کے بچوں کے کردار وعمل سے بھی آگاہی ضروری ہے تا کہ وہ اچھے اور برے عناصر کے درمیان تمیز کرنے کے قابل ہوں اور اس حساب سے دیگر بچوں کے ساتھ میل جول رکھنے یا نہ رکھنے سے متعلق بچوں کی رہنمائی کرسکیں۔

بچوں کو برے ساتھیوں سے بچانا اور ان سے دور رکھنا انتہائی ضروری ہے، اس لئے کہ انکا اچھا خاصہ وقت ساتھیوں کے ساتھ گذرتا ہے اور اس موقع سے یہ عام طور پر خاندان یا معاشرہ کی نظروں سے دور ہوتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ برے ساتھی اچھے بچوں کو بھی برے راستے پر لے جانے میں آسانی سے کامیاب ہوجاتے ہیں، منشیات سے متعلق جو تحقیقات سامنے آئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ نشہ کے تجربہ کا سب سے بڑا محرّک برے دوست اور ساتھی رہے ہیں۔

دین ومذہب:

دین ومذہب کا انسان کی زندگی پر بہت گہرا اثر پڑتا ہے خاص طور پر اسلام کا اس لئے کہ یہ ایک فطری اور حق مذہب ہے اس کے اندر جو جذب وکشش اور انسان کو اندر سے بدل

دینے کی غیر معمولی صلاحیت موجود ہے وہ کسی اور مذہب میں نہیں ہے، اسلام سے حقیقی وابستگی اور اسکی تعلیمات پر عمل بھی منشیات سے بچاؤ میں اہم کردار ادا کرسکتا ہے، اسلام میں ایسی بہت سی چیزیں ہیں جو اس سلسلہ میں تعاون کرتی ہیں، البتہ درج ذیل کافی اہم ہیں۔

ا۔ اسلام نے منشیات کی تمام قسموں کو حرام کیا ہے اور اسکے استعمال یا اس سے متعلق کسی بھی طرح کے تعاون کو گناہ کبیرہ قرار دیا ہے۔

۲۔ عبادتیں خاص طور پر نماز روزہ کا اہتمام، منشیات کی برائی سے بچانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے اس طرح کہ یہ تعلق مع اللہ کو مضبوط کرنے کے علاوہ جوابدہی کے تصور کو تقویت دیتا ہے جو غلط راستے پر جانے سے روکتا ہے۔

مسجد:

اسلامی سوسائٹی میں مسجد کی حیثیت محور کی ہے جس کے گرد مسلمانوں کی زندگی گھومتی ہے، اس سے ربط وتعلق جہاں انسان میں صلاح وتقوی کی خصوصیت کو ابھارتا ہے وہیں نیک اور اچھے لوگوں سے تعلق استوار کرنے کے مواقع فراہم کرتا ہے، اس سے وقت کی حفاظت ہوتی ہے جو بہت سے لہو ولعب سے بچانے کا ذریعہ بنتا ہے، اس کے علاوہ جمعہ کے خطبے اور دیگر وعظ وارشاد کی مجلسوں سے استفادہ کا موقع انسان میں خیر وصلاح کو قبول کرنے کی صلاحیت کو بڑھاتا ہے اور برائیوں سے نفرت پیدا کرتا ہے، اس طرح مسجد سے تعلق منشیات سے بچاؤ میں اہم رول ادا کرتا ہے۔

تعلیمی ادارے:

خاندان کے بعد انسان کے کردار وعمل پر سب سے گہرا اثر تعلیمی اداروں کا پڑتا ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ تعلیمی ادارے ہی عام طور پر افراد کا مستقبل طے کرتے ہیں، تعلیمی ادارے بچوں کو منشیات کے خطرات سے آگاہ کرکے انہیں اس سے دور رکھنے میں اہم کردار ادا کرسکتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ اقوام متحدہ کے سترہویں عمومی جلسہ 1990ء میں تمام ممالک کو یہ ہدایت دی گئی کہ وہ اپنے یہاں تعلیمی اداروں کے ذریعہ بچوں کو منشیات کے خطرات سے واقف کروائیں، اس

سلسلہ میں اس نے تعلیمی پروگرام طے کرنے میں فنی تعاون کی بھی پیش کش کی، اس کام کے لئے بہت سی عالمی تنظیموں نے جس میں سرفہرست اقوام متحدہ کے علاوہ یونسکو، ادارہ عالمی صحت، فنڈ برائے بہبودی اطفال وغیرہ نے تعلیمی اداروں میں ایسی تعلیم کے لئے خاص طور پر فنڈ مختص کئے تا کہ اس کے ذریعہ بچوں اور اساتذہ کو منشیات کے خطرات سے آگاہ کیا جائے، اس کے علاوہ وہ ممالک جہاں منشیات کا کاروبار کافی فروغ پا چکا ہے جیسے کولمبیا، ویتنام، فنز ویلا، بیرو، پاکستان اور افغانستان وغیرہ ان کو مجموعی طور پر کروڑوں ڈالر، اس غرض کے لئے فراہم کیا گیا کہ وہ تعلیمی اداروں کو منشیات کے پھیلاؤ کو روکنے میں ایک موثر ادارہ کے طور پر استعمال کریں، ہر مرحلہ پر بچوں کی صحیح رہنمائی کی جائے؛ تا کہ وہ پریشانی، ناکامی یا حالات کے دباؤ کے تحت منفی جذبات کا شکار ہو کر منشیات کی جانب مائل نہ ہوں۔

اہم مراجع

کتب تفسیر:

الق‍رآن الكريم

الجامع لأحكام القرآن (تفسير قرطبى)

احكام القرآن للجصاص

جامع البيان عن تأويل آي القرآن(تفسير طبرى)

تفسير المنار،محمد رشيد رضا،مكتبة القاهرة

تفسير بيضاوي

کتب حدیث اور متعلقات:

صحيح البخاري

صحيح مسلم

سنن الترمذي

سنن أبي‌داؤد

سنن النسائي

سنن ابن ماجة

سنن الدارمي

السنن الكبرى للبيهقي

مسند الامام احمد

مسند الحميدى

مسند الديلمى

مؤطا الامام مالک

كنز العمال

المستدرک على الصحيحين في الحديث

مصنف ابن أبي شيبة

مصنف عبدالرزاق
مرقاة المفاتيح
فتح البارى شرح صحيح البخارى
نيل الا ؤطار شرح منتقى الأخبار من أحاديث سيد الأخيار
عون المعبود شرح سنن ابيداؤد
شرح النووى على صحيح مسلم
شرح المنتقى على المؤطا
شرح الزرقاني على المؤطا
سبل السلام شرح بلوغ المرام من أدلة الأحكام
التر غيب والتر هيب من الحديث الشريف
(مكتبة الحديث الشريف ، ساتوان ایڈیشن، شركة العريس ، لبنان)

فقہ حنفی:

ردا المحتار على الدرالمختار
بدائع الصنائع في تر تيب الشرائع
المبسوط
تكملة فتح القدير
البحرالرائق شرح كنز الدقائق
تبيين الحقائق شرح كنز الد قائق
الغرة المنيفة في تحقيق مسائل الامام أبى حنيفة
فتح القدير
فتح الغفار المعروف بمشكاة الانوارفى اصول المنار
الا شباه والنظائر لا بن نجيم
مختصر الطحاوى
الفتاوى الهندية
شرح العناية على الهداية

فقہ مالکی:

بداية المجتهد ونهاية المقتصد
حاشية الدسوقي على الشرح الكبير

المدونة الکبری

التاج والا کلیل شرح مختصر خلیل

البیان والتحصیل

الکافی فی فقه اهل المدینة

شرح منح الجلیل علی مختصر العلامة خلیل

فقہ شافعی:

حاشیة سلیمان بن محمد البحیرمی علی الاقناع

حا شیة الباجوری علی شرح ابن قاسم الغزی

المهذب

نهایة المحتاج علی شرح المنهاج

مغنی المحتاج الی معرفة الفاظ المنهاج

الاحکام فی اصول الاحکام

المجموع شرح المهذب

روضة الطالبین

الاشباه والنظائر للسیوطی

الا حکام السلطانیة

تحفة المحتاج شرح المنهاج

حاشیة الجمل علی شرح المنهاج

فقہ حنبلی:

المغنی

کشاف القناع علی متن الاقناع

الشرح الکبیر علی متن المقنع

الا نصاف في معرفة الراجح من الخلاف

فقہ ظاہریہ وزیدیہ :

البحر الزخار الجامع لمذاهب علماء الامصار

المحلی بالآ ثار لابن حزم

لغات:

القاموس المحيط

المصباح المنير

(مکتبة الفقه الاسلامی ،چھٹا ایڈیشن ،شر کة العریس، لبنان)

متفرقات:

المخدرات: امبرا طورية الشيطان — د. هانی عرموش

دار النفا ئس ،لبنان — ۱۹۹۳م

انماط تعاطی المخدرات فی مجتمع الامارات — د. هاشم عبد الله سر هان

المجمع الثقافی ،ابوظبی ، امارات — ۱۹۹۶م

الاسلام والمخدرات — د. سلوی علوی

مکتبة وهبة، القاهرة — ۱۹۸۶م

المسکرات والمخدرات والمکیفات — د. عبدالمجید سید احمد منصور

دارالنشر ریاض،السعودية — ۱۹۸۹م

القانون في الطب — ابن سینا

مؤسسة عز الدين ،بيروت

تذکرة أولی الالباب والجامع للعجب العجائب

دارالفکر للطباعة ،القاهرة — ۱۹۵۲م

الخمر بين الطب والفقه — د. محمد علی البار

مطبعة دار التراث

دائرة المعارف البر يطانية

الطب النفسی — دری حسن عزت

دارالقلم ،کویت — ۱۹۸۶م

المخدرات آفة العصر — ابراهیم عبد الله الرحمن الشرقاوی

مطبعة الخط ، کویت

المسکرات آثارها وعلاجها فی الشريعة الاسلامية

فقه الاشربة وحدها — عبد الوهاب عبد السلام

دارالسلام ، القاهرة

الجر يمة والعقوبة فی الفقه الاسلامی — محمد ابو زهرة

دارالفكر العربى

المخدرات خطرالداهم | د. محمد على البار

دار القلم ،دمشق | ١٩٨٨م

الأذكار للنووى

العقوبة فى الفقه الاسلامى | د. احمد فتحى

مطبعة دار العلم

المخدرات سلاح الاستعمار والرجعية | حسن فتح الباب سمير عياد

دارالكاتب العربى للطباعة والنشر | ١٩٦٧م

المخدرات ، التجارة المشروعة وغير المشروعة | محمد عباس منصور

دار نهضة ،مصر | ١٩٩٥

1.Opium History ,Martin Both London ,1996

2.Addiction From Boilogy to Drug Policy. Avram Goldstein ,M.D US Library of congress in publication Data 1994.

3.Oxford Advanced Learners Dictionary of Current English, A.S Hornby, Oxford University Press.1987

4.The Origin and use of cannabis in Estern Asia .Hui _Lin Li 1979

5.Hand book of medicad sociology . Howard E. Freenan Englewood Prentice Hall 1965

6. USA Today 4th May 1994

7. USA Today 20th May 1993

8. www.mmorning.com

9. www.teada.state.tx.us